چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَۃُ القُراٰن
عَلٰی
کَنزِ العِرفَان

جلد سوم

پارہ 11 تا 15

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

DAWAT-E-ISLAMI

چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن
علٰی
کنز العرفان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

نام کتاب	:	معرفۃ القرآن علی کنز العرفان (جلد سوم)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ، ستمبر 2015ء
تعداد	:	5000 (پانچ ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکزالاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میر پور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
مدینۃ الاولیاء (ملتان)	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

’’مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان‘‘ سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَۃُ الْقُرْاٰن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1 قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تاکہ حتَّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متنِ قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔

2 مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتَّی الامکان متنِ قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ’’**اَلْمُصْحَف**‘‘ فاؤنٹ استعمال کیا گیا ہے۔

3 قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ’’مِمَّا‘‘ میں ’’مِنْ‘‘ اور ’’مَا‘‘ کو اور ’’اَنْفُسَهُمْ‘‘ میں ’’اَنْفُس‘‘ اور ’’هُمْ‘‘ کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔

4 بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ’’فِي الْاَرْضِ‘‘ کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔

5 صیغہ خواہ منفی ہو جیسے ’’لَمْ تُنْذِرْ‘‘ اور ’’لَا يَعْلَمُوْنَ‘‘ اور ’’لَنْ تَفْعَلُوْا‘‘ یا دوسرا جیسے ’’كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ‘‘، مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے ’’فَتَابَ عَلَيْهِ‘‘ بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تاکہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔

6 ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ’’كَلَامَ اللّٰهِ‘‘ کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے ’’وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ‘‘ میں مذکور ’’و‘‘ حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے ’’اور

(حالانکہ)'' البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتَّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے ''بِمُؤْمِنِيْنَ'' میں حرف ''ب'' اور ''مُؤْمِنِيْنَ'' کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر ''صِرَاطُ الْجِنَان فِی تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن'' میں چھپا ہوا ''کَنْزُ الْعِرْفَان فِی تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن'' لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 قرآن پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آ رہی ہیں۔

12 عنوانات صفحے کی سائیڈ میں لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ عنوان بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

13 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے ''بِهٰذَا مَثَلًا'' اور اس کا ترجمہ ''اس مثال کے ساتھ''

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہلِ خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

اَبُو الصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِرِی

يَعْتَذِرُوْنَ

11

منافقوں کی بہانے بازی کی پیشگی خبر اور انہیں جواب

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ

يَعۡتَذِرُوۡنَ	اِلَيۡكُمۡ	اِذَا	رَجَعۡتُمۡ	اِلَيۡهِمۡ
وہ (منافق) بہانے بنائیں گے	تمہاری طرف (تم سے)	جب	تم لوٹ کر جاؤ گے	ان کی طرف

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے۔

قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

قُلۡ	لَّا تَعۡتَذِرُوۡا	لَنۡ نُّؤۡمِنَ	لَكُمۡ	قَدۡ	نَبَّاَنَا	اللّٰهُ
تم کہو	بہانے نہ بناؤ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے	تمہارا	بیشک	ہمیں بتادیں	اللّٰه (نے)

تم فرماؤ: بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللّٰه نے ہمیں

مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ

مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ	وَ	سَيَرَى	اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ	ثُمَّ
تمہاری بعض خبریں	اور	عنقریب دیکھے گا	اللّٰه اور اس کا رسول تمہارے کام	پھر

تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللّٰه اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر

تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا

تُرَدُّوۡنَ	اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ (1)	فَيُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا
تمہیں لوٹایا جائے گا	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو

تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں

جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقوں سے اعراض کی ہدایت

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾	سَيَحۡلِفُوۡنَ (2)	بِاللّٰهِ	لَكُمۡ	اِذَا	انۡقَلَبۡتُمۡ
تم کرتے تھے	اب قسمیں کھائیں گے	اللّٰه کی	تم سے (تمہارے سامنے)	جب	پلٹ کر جاؤ گے

تمہارے اعمال بتادے گا ○ اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے

1 ...... عالم الغیب اللّٰه تعالیٰ کا وصفِ خاص ہے یعنی اللّٰه تعالیٰ نے جن مقربینِ بارگاہ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللّٰه تعالیٰ کی عطا سے وہ غیب جانتے ہیں یا غیب پر مطلع ہیں یا غیب پر خبردار ہیں لیکن انہیں عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس لفظ کا استعمال اللّٰه تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ 2 ...... اس آیت میں منافقوں کے عتاب و ملامت سے بچنے کے لئے قسمیں کھانے کی خبر دی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ منافق و گمراہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! مومنوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ

اِلَيۡهِمۡ	لِتُعۡرِضُوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاَعۡرِضُوۡا	عَنۡهُمۡ	اِنَّهُمۡ
ان کی طرف	تاکہ تم منہ پھیرلو	ان سے	تو تم منہ پھیرلو	ان سے	بیشک وہ

اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ

رِجۡسٌ ۫ وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾

رِجۡسٌ	وَّ	مَاۡوٰىهُمۡ	جَهَنَّمُ	جَزَآءًۢ	بِمَا	كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾
ناپاک (ہیں)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	بدلہ	(اس) کاجو	وہ کام کرتے تھے

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○

يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ

يَحۡلِفُوۡنَ	لَكُمۡ	لِتَرۡضَوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاِنۡ
وہ قسمیں کھاتے ہیں	تم سے (تمہارے سامنے)	تاکہ تم راضی ہوجاؤ	ان سے	تو اگر

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ تو اگر

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾

تَرۡضَوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَرۡضٰى	عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿۹۶﴾
تم راضی ہوجاؤ	ان سے	تو بیشک	اللہ	راضی نہیں ہوگا	نافرمانی کرنے والے لوگوں سے

تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بیشک اللہ تو نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا ○

دیہاتی منافق کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّ نِفَاقًا وَّ اَجۡدَرُ

اَلۡاَعۡرَابُ [1]	اَشَدُّ	كُفۡرًا	وَّ	نِفَاقًا	وَّ	اَجۡدَرُ
دیہاتی (منافق)	زیادہ سخت (ہیں)	کفر	اور	منافقت (میں)	اور	(اس کے) زیادہ لائق (ہیں)

دیہاتی (منافق) کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں

1 ...... یعنی دیہات میں رہنے والے منافق کفر اور منافقت میں شہر میں رہنے والوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ علم کی مجالس اور علماء کی صحبت سے دور رہتے ہیں، قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت نہیں سنتے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض، سنن اور احکام اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائے ہیں ان سے جاہل رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہالت شدت پیدا کرتی ہے لہٰذا جو شخص بلاوجہ شدت کا عادی ہے وہ علم سے دور ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک گروہ ایسی شدت کی طرف مائل ہے کہ سب کو مشرک قرار دیتا ہے، یہ شدت بھی جہالت کی علامت ہے۔

دیہاتی منافقوں کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی بدخواہی

اَلَّا یَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَ

اَلَّا یَعْلَمُوْا	حُدُوْدَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ
کہ وہ بے خبر رہیں	(ان) احکام (سے)	جنہیں	نازل کیا	اللہ (نے)	اپنے رسول پر	اور

کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور

اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ

اللّٰهُ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۹۷﴾	وَ	مِنَ الْاَعْرَابِ	مَنْ	یَّتَّخِذُ
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	قرار دیتا ہے، سمجھتا ہے

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو کچھ اللہ کی

مَا یُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ یَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآىٕرَ ؕ عَلَیْهِمْ

مَا	یُنْفِقُ	مَغْرَمًا[1]	وَّ	یَتَرَبَّصُ	بِكُمُ	الدَّوَآىٕرَ	عَلَیْهِمْ
(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے	تاوان	اور	انتظار کرتا ہے	تم پر	گردشوں (کا)	انہی پر

راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بری گردش

مخلص ایمان والے دیہاتیوں کی اچھی سیرت اور ان کا صلہ

دَآىٕرَةُ السَّوْءِ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ

دَآىٕرَةُ السَّوْءِ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۹۸﴾	وَ	مِنَ الْاَعْرَابِ[2]	مَنْ
بری گردش (ہے)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

انہی پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو

یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ

یُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	یَتَّخِذُ	مَا	یُنْفِقُ
ایمان رکھتا ہے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	ٹھہراتا ہے	(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے

1 ...... یہاں منافقت کی مزید دو علامات بیان کی گئی ہیں، (1) منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو ٹیکس اور تاوان کی طرح سمجھتے ہیں اس لئے کبھی خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے۔ (2) وہ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کو اپنے عمل سے ٹیکس کی طرح سمجھتے اور یونہی کئی لوگ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2 ...... امام مجاہد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرِّن ہیں اور کلبی نے کہا کہ وہ اسلم، غفار اور جُہینہ کے قبیلے ہیں۔

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ

قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ (1)	اَلَاۤ	اِنَّهَا	قُرْبَةٌ
اللہ کے ہاں نزدیکیوں	اور	رسول کی دعاؤں (کا ذریعہ)	سن لو	بیشک وہ	قرب (کا ذریعہ ہیں)

اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے)

لَّهُمْ ؕ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

لَّهُمْ	سَیُدْخِلُهُمُ	اللّٰهُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
ان کے لیے	عنقریب داخل کرے گا انہیں	اللہ	اپنی رحمت میں	بیشک	اللہ	بخشنے والا

قرب کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ ع وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾	وَ	السّٰبِقُوْنَ (2)	الْاَوَّلُوْنَ	مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ	وَ
مہربان (ہے)	اور	سبقت لے جانے والے	سب سے پہلے	مہاجرین اور انصار میں سے	اور

مہربان ہے ○ اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْهُمْ	بِاِحْسَانٍ	رَّضِیَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	پیروی کی ان کی	بھلائی کے ساتھ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور

رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا

رَضُوْا	عَنْهُ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	تَحْتَهَا
وہ راضی ہیں	اس سے	اور	اس نے تیار کر رکھے ہیں	ان کیلئے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں

مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت

ع ۱/۲

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی نیت کرنا شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعائے مبارک ساری کائنات سے منفرد اور جداگانہ چیز ہے کیونکہ یہاں آیت میں قربِ الٰہی کے ساتھ حضورِ پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کا حصول ایک مقصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (2)...... سابقین مہاجرین سے مراد وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور سابقین انصار سے مراد بیعتِ عقبہ اولیٰ، بیعتِ عقبہ ثانیہ اور بیعتِ عقبہ ثالثہ ==

مدینۂ منورہ اور اس کے ارد گرد منافق موجود ہونے کی خبر اور ان کی سزا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ

وَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۰۰﴾	ذٰلِكَ	اَبَدًا	فِيْهَاۤ	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ
اور	بڑی کامیابی (ہے)	یہی	ہمیشہ	ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں

بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

مِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ؕۛ وَ

وَ	مُنٰفِقُوْنَ	مِّنَ الْاَعْرَابِ	حَوْلَكُمْ	مِمَّنْ
اور	منافقین (ہیں)	دیہاتیوں میں سے	تمہارے آس پاس (ہیں)	(کچھ ان میں) سے جو

تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور

مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؔۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ

نَعْلَمُهُمْ	نَحْنُ	لَا تَعْلَمُهُمْ (2)	عَلَى النِّفَاقِ	مَرَدُوْا	مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ (1)
جانتے ہیں انہیں	ہم	تم نہیں جانتے انہیں	منافقت پر	وہ اڑ گئے	(کچھ) مدینہ والوں میں سے

کچھ مدینہ والے (بھی) وہ منافقت پر اڑ گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ج

اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾	يُرَدُّوْنَ	ثُمَّ	مَّرَّتَيْنِ (3)	سَنُعَذِّبُهُمْ
بڑے عذاب کی طرف	انہیں پھیرا جائے گا	پھر	دو مرتبہ	عنقریب ہم عذاب دیں گے انہیں

عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا ○

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اپنی خطا کا اقرار کرنے والوں کو قبول توبہ کی بشارت

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا

وَ	اٰخَرُوْنَ	اعْتَرَفُوْا	بِذُنُوْبِهِمْ	خَلَطُوْا
اور	(کچھ) دوسرے (لوگ ہیں)	انہوں نے اعتراف کیا	اپنے گناہوں کا	انہوں نے ملا دیا

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے

وقفِ منزل ۚ

== میں شرکت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں۔

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ صرف جگہ سے نہیں کیا جا سکتا جیسے مدینہ منورہ میں رہنے کے باوجود کچھ لوگ منافق اور لائقِ مذمت ہی رہے، ہاں اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر جگہ کی فضیلت بھی کام دیتی ہے۔ (2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منافقین کا حال جاننے کی یہ نفی اس وقت کی ہے جب آپ کو اس کا علم عطا نہیں ہوا تھا، بعد میں اس کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ (3)...... دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں ==

عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ	اللّٰهُ	عَسَى	سَيِّئًا(2)	اٰخَرَ	وَّ	عَمَلًا صَالِحًا(1)
کہ وہ توبہ قبول فرمائے گا ان کی	اللہ	قریب ہے	برا (عمل)	دوسرا	اور	ایک اچھا عمل

ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

صَدَقَةً(3)	مِنْ اَمْوَالِهِمْ	خُذْ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ
زکوٰۃ	ان کے مالوں سے	وصول کرو	مہربان (ہے)	بخشنے والا	اللہ	بیشک

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو

تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ

عَلَيْهِمْ	صَلِّ	وَ	بِهَا	تُزَكِّيْهِمْ	وَ	تُطَهِّرُهُمْ
ان پر (ان کے حق میں)	دعا کرو	اور	اس کے ذریعے	پاکیزہ کردو انہیں	اور	تم ستھرا کردو انہیں

جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾	سَمِيْعٌ	اللّٰهُ	وَ	لَّهُمْ	سَكَنٌ	صَلٰوتَكَ	اِنَّ
جاننے والا (ہے)	سننے والا	اللہ	اور	ان کے لئے	سکون (کا ذریعہ ہے)	تمہاری دعا	بیشک

بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

وَ	عَنْ عِبَادِهٖ	التَّوْبَةَ	يَقْبَلُ	هُوَ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا
اور	اپنے بندوں سے	توبہ	قبول کرتا ہے	وہی	اللہ	کہ	کیا انہیں معلوم نہیں

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

معافی پانے والوں کے بارے میں مزید احکام

دعائے رسول دلوں کا چین ہے

اللہ تعالیٰ ہی توبہ و صدقات قبول فرماتا ہے

= رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔

1 ...... یہاں اچھے عمل سے مراد قصور کا اعتراف اور توبہ کرنا ہے، یا سابقہ غزوات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حاضر ہونا، یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال مراد ہیں، اس صورت میں یہ آیت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہوگی۔ 2 ...... یہاں برے عمل سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

3 ...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ کفارہ ہے جو ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر والی آیت میں ہوا۔ =

اطاعت گزاروں کو ترغیب اور گناہگاروں کو ترہیب

يَاۡخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

يَاۡخُذُ (1)	الصَّدَقٰتِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
لیتا ہے	صدقات	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

خود صدقات (اپنے دستِ قدرت میں) لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيۡمُ ﴿١٠٤﴾ وَ قُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَ رَسُوۡلُهٗ

الرَّحِيۡمُ ﴿١٠٤﴾	وَ	قُلِ	اعۡمَلُوۡا	فَسَيَرَى	اللّٰهُ	عَمَلَكُمۡ	وَ	رَسُوۡلُهٗ
مہربان (ہے)	اور	تم کہو	تم کام کرو	تواب دیکھے گا	اللہ	تمہارے کام	اور	اس کا رسول

مہربان ہے ○ اور تم فرماؤ: تم عمل کرو، اب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ

وَ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	وَ	سَتُرَدُّوۡنَ	اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَ الشَّهَادَةِ
اور	ایمان والے (دیکھیں گے)	اور	عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے

توبہ کی قبولیت موقوف کیے جانے والوں کا بیان

فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٠٥﴾ وَ اٰخَرُوۡنَ مُرۡجَوۡنَ

فَيُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا	كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٠٥﴾	وَ	اٰخَرُوۡنَ	مُرۡجَوۡنَ (2)
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کام کرتے تھے	اور	(کچھ) دوسرے	انہیں مؤخر کر دیا گیا

پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا ○ اور اللہ کا حکم آنے تک

لِاَمۡرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمۡ وَ اِمَّا يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَ اللّٰهُ

لِاَمۡرِ اللّٰهِ	اِمَّا	يُعَذِّبُهُمۡ	وَ	اِمَّا	يَتُوۡبُ عَلَيۡهِمۡ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا حکم (آنے) تک	یا	وہ عذاب دے گا انہیں	اور	یا	توبہ قبول کرلے گا ان کی	اور	اللہ

کچھ دوسروں کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یا تو اللہ انہیں عذاب دے گا اور یا ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور اللہ

═ دوسرے قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو اُن کے ذمہ واجب تھی، انہوں نے توبہ کی اور زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے لینے کا حکم دیا۔

1...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ 2...... غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے دس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے سات نے ندامت و شرمندگی کی وجہ سے خود کو مسجد کے ستونوں سے بندھوا لیا تھا۔ ان کے اعترافِ جرم اور توبہ کی قبولیت کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہوا جبکہ بقیہ تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے چونکہ اُن کی طرح ستونوں سے بندھ کر اپنی توبہ اور ندامت کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے ان کی توبہ ═

مسجد ضرار بنانے والے منافقوں کے بد ترین مقاصد

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ

عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	مَسْجِدًا [1]	ضِرَارًا	وَّ
علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنائی	مسجد	نقصان پہنچانے	اور

علم والا حکمت والا ہے ○ اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور

كُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ

كُفْرًا	وَّ	تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	اِرْصَادًا	لِّمَنْ
کفر کرنے	اور	مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے	اور	انتظار کرنے (کے لئے)	(اس) کا جو

کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ

حَارَبَ	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَيَحْلِفُنَّ	اِنْ
جنگ کرچکا	اللہ اور اس کے رسول (سے)	پہلے	اور	ضرور وہ قسمیں کھائیں گے	نہیں

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ

اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾

اَرَدْنَاۤ	اِلَّا	الْحُسْنٰى	وَ	اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾
ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی (کا)	اور	اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ○

مسجد ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت

مسجد قبا اور اس کے نمازیوں کی فضیلت و تعریف

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

لَا تَقُمْ	فِيْهِ	اَبَدًا	لَمَسْجِدٌ [2]	اُسِّسَ	عَلَى التَّقْوٰى
تم کھڑے نہ ہونا	اس (مسجد) میں	کبھی	بیشک (وہ) مسجد	(جس کی) بنیاد رکھی گئی	پرہیز گاری پر

(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے

= کی قبولیت کو مؤخر کر دیا گیا۔ اس آیت میں انہی تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کا ذکر ہے۔

1 ...... یہ آیت منافقوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت میں تفریق ڈالنے کیلئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے نام پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جاسکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے دشمنی کی جاسکتی ہے لہٰذا ایسی مسجدوں سے بھی دور رہا جائے جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نقص نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جہاں مسلمانوں =

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ	اَحَقُّ	اَنْ تَقُوْمَ	فِيْهِ	فِيْهِ	رِجَالٌ
پہلے دن سے	زیادہ حقدار (ہے)	کہ تم کھڑے ہو	اس میں	اس میں	(وہ) مرد (ہیں)

پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو

يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

يُحِبُّوْنَ	اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
(جو) پسند کرتے ہیں	کہ وہ پاک ہو جائیں	اور	اللّٰه	محبت فرماتا ہے

خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللّٰه خوب پاک ہونے والوں سے

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ	عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ
خوب پاک ہونے والوں (سے)	تو کیا جو شخص	بنیاد رکھے	اپنی عمارت (کی)	اللّٰه سے ڈرنے پر

محبت فرماتا ہے ○ تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللّٰه سے ڈرنے

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

وَ	رِضْوَانٍ	خَيْرٌ	اَمْ	مَّنْ	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ
اور	(اس کی) رضا (پر)	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جس نے	بنیاد رکھی	اپنی عمارت (کی)

اور اس کی رضا پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	فَانْهَارَ	بِهٖ	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	وَ	اللّٰهُ
گرنے والی ایک کھائی کے کنارے پر	پھر وہ گر پڑے	اس کے ساتھ	جہنم کی آگ میں	اور	اللّٰه

ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے

== کو باطل تعلیم دے کر لڑایا جاتا ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے مراد مسجدِ قبا ہے اور مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے۔

1...... دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ 2...... آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے ==

مسجدِ ضرار بنانے کے نتائج و اثرات

لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا یَزَالُ بُنۡیَانُهُمُ الَّذِیۡ بَنَوۡا

لَا یَهۡدِی	الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾	لَا یَزَالُ	بُنۡیَانُهُمُ	الَّذِیۡ	بَنَوۡا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	ہمیشہ رہے گی	ان کی عمارت	جسے	انہوں نے بنایا

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اُن کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ اُن کے دلوں میں

رِیۡبَةً فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ اِلَّاۤ اَنۡ تَقَطَّعَ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ

رِیۡبَةً	فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ	اِلَّاۤ	اَنۡ	تَقَطَّعَ	قُلُوۡبُهُمۡ	وَ	اللّٰهُ
کھٹکتی	ان کے دلوں میں	مگر	یہ کہ	ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں	ان کے دل	اور	اللہ

کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ

عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ

ع۲

عَلِیۡمٌ	حَکِیۡمٌ ﴿۱۱۰﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اشۡتَرٰی (1)	مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	اَنۡفُسَهُمۡ
علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	اللہ (نے)	خرید لیں	ایمان والوں سے	ان کی جانیں

علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں

اللہ نے مسلمانوں کا جان و مال جنت کے بدلے خرید لیا ہے

وَ اَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوۡنَ

وَ	اَمۡوَالَهُمۡ	بِاَنَّ	لَهُمُ	الۡجَنَّةَ	یُقَاتِلُوۡنَ
اور	ان کے مال	(اس کے) بدلے کہ	ان کے لیے	جنت (ہے)	وہ جہاد کرتے ہیں

اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَیَقۡتُلُوۡنَ وَ یُقۡتَلُوۡنَ ۟ وَعۡدًا عَلَیۡهِ حَقًّا

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	فَیَقۡتُلُوۡنَ	وَ	یُقۡتَلُوۡنَ	وَعۡدًا	عَلَیۡهِ	حَقًّا
اللہ کی راہ میں	تو قتل کرتے ہیں	اور	قتل کئے جاتے ہیں	وعدہ (ہے)	اس (کے ذمۂ کرم) پر	سچا

جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ ہے،

= دین کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنیاد باطل و نفاق کے ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے پر رکھی۔

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے والوں کو جنت عطا فرمانا اُن کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے اس چیز کو خریدے جو نہ ہماری بنائی ہوئی ہے اور نہ ہماری پیدا کی ہوئی کیونکہ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی اور مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔

کامل ایمان والوں کے اوصاف

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	الْاِنْجِيْلِ	وَ	الْقُرْاٰنِ	وَ	مَنْ	اَوْفٰى
توریت میں	اور	انجیل	اور	قرآن (میں)	اور	کون	زیادہ پورا کرنے والا (ہے)

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ

بِعَهْدِهٖ	مِنَ اللّٰهِ	فَاسْتَبْشِرُوْا	بِبَيْعِكُمُ	الَّذِيْ	بَايَعْتُمْ
اپنے وعدے کو	اللہ سے	تو خوشیاں مناؤ	اپنے سودے پر	وہ جو	تم نے سودا کیا

اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے

بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

بِهٖ	وَ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾	اَلتَّآئِبُوْنَ	الْعٰبِدُوْنَ
اس کے ساتھ	اور	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	(وہ) توبہ کرنے والے	عبادت کرنے والے

اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،

الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

الْحٰمِدُوْنَ	السَّآئِحُوْنَ	الرّٰكِعُوْنَ	السّٰجِدُوْنَ	الْاٰمِرُوْنَ
حمد کرنے والے	روزہ رکھنے والے	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	حکم دینے والے

حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	النَّاهُوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	الْحٰفِظُوْنَ [1]	لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
نیکی کا	اور	روکنے والے	برائی سے	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اللہ کی حدوں کی

حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

1 ......اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جن احکام کا پابند کیا وہ عبادات اور معاملات پر مشتمل ہیں، ان میں سے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا انہیں بجالانا اور جن سے منع کیا ان سے رک جانا حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنا ہے۔ عام الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد دونوں کو پورا کرنے والے حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ یہ نہیں کہ حقوقُ اللہ میں مگن ہو کر حقوقُ العباد چھوڑ دیں اور حقوقُ العباد میں مصروف ہو کر حقوقُ اللہ سے غافل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں یہ افراط و تفریط بکثرت پائی جاتی ہے اور یہ دین سے جہالت کی وجہ سے ہے۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۲) مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِیْنَ (۱۱۲)	مَا كَانَ	لِلنَّبِیِّ [1]	وَ	الَّذِیْنَ
اور	خوشخبری سنا دو	ایمان والوں (کو)	(لائق) نہیں ہے	نبی کے	اور	ان لوگوں کے جو

اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنا دو ○ نبی اور ایمان والوں کے

اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَنْ	یَّسْتَغْفِرُوْا	لِلْمُشْرِكِیْنَ	وَلَوْ	كَانُوْۤا
ایمان لائے	کہ	وہ مغفرت کی دعا مانگیں	مشرکوں کے لئے	اگرچہ	وہ ہوں

لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ

اُولِیْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

اُولِیْ قُرْبٰى	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ [2]	لَهُمْ	اَنَّهُمْ
قرابت والے، رشتہ دار	(اس کے) بعد	جبکہ	واضح ہو چکا	ان کے لئے	کہ وہ

رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے لئے واضح ہو چکا ہے کہ وہ

چچا کے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی توجیہ اور اوصاف ابراہیمی

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ (۱۱۳) وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا

اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ (۱۱۳)	وَ	مَا كَانَ	اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ	لِاَبِیْهِ	اِلَّا
جہنم والے (ہیں)	اور	نہیں تھا	ابراہیم کا مغفرت کی دعا کرنا	اپنے باپ (یعنی چچا) کی	مگر

دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کرنا صرف

عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ

عَنْ مَّوْعِدَةٍ [3]	وَّعَدَهَاۤ	اِیَّاهُ	فَلَمَّا	تَبَیَّنَ	لَهٗۤ
ایک وعدے (کی وجہ) سے	اس نے کر لیا تھا وہ وعدہ	اس سے	پھر جب	واضح ہو گیا	اس کے لئے

ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کر لیا تھا پھر جب ابراہیم کے لئے یہ بالکل واضح ہو گیا

(1)...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللّٰہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرما دی۔ (2)...... کسی مشرک کا مرتے وقت تک مسلمان نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ کافر مرا لہٰذا اس پر اسلام کے احکام جاری نہیں ہوتے اگرچہ حقیقتِ حال کی خبر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے جیسے کسی کا مرتے وقت تک مسلمان رہنا اس کے اسلام پر مرنے کی علامت ہے اگرچہ اس کے خاتمہ کا حال ہمیں معلوم نہیں، یہی اس آیت کریمہ کا مقصد ہے۔ (3)...... اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزر سے ==

ممنوع عمل پر گرفت سے متعلق ایک قانون

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اَنَّهٗ	عَدُوٌّ	لِّلّٰهِ (1)	تَبَرَّاَ	مِنْهُ	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
کہ وہ (چچا)	دشمن (ہے)	اللہ کا	تو وہ بیزار ہو گیا	اس سے	بیشک	ابراہیم

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیم

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لَاَوَّاهٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾	وَ	مَا كَانَ (2)	اللّٰهُ
ضرور بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت برداشت کرنے والا (تھا)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)

بہت آہ وزاری کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا تھا ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ

لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

لِيُضِلَّ	قَوْمًا	بَعْدَ	اِذْ	هَدٰىهُمْ	حَتّٰى
وہ گمراہ کردے	کسی قوم (کو)	(اس کے) بعد	جب	اس نے ہدایت دی انہیں	یہاں تک کہ

کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اسے گمراہ کردے جب تک

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

يُبَيِّنَ	لَهُمْ	مَّا	يَتَّقُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
وہ بیان فرمادے	ان کے لئے	(وہ چیز) جس سے	وہ بچتے رہیں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو

انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

قدرت اور شانِ الٰہی کا بیان

عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ

عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيٖ
جاننے والا (ہے)	بیشک	اللہ	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	وہ زندہ کرتا ہے

جانتا ہے ○ بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ زندہ کرتا ہے

==اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا کیا تھا۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بے دین لوگ اگرچہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں ان سے بیزار اور کنارہ کش ہونا سنتِ ابراہیمی ہے۔ 2 ...... آیت کا معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا ممانعت سے پہلے اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں شریعت==

وَ يُمِيۡتُ ؕ وَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّ لَا

وَ	يُمِيۡتُ	وَ	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	مِنۡ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا
اور	موت دیتا ہے	اور	نہیں	تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ

اور وہ مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ

نَصِيۡرٍ ﴿١١٦﴾ لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ

نَصِيۡرٍ ﴿١١٦﴾	لَقَدۡ	تَّابَ اللّٰهُ (1)	عَلَى النَّبِيِّ	وَ	الۡمُهٰجِرِيۡنَ	وَ
کوئی مددگار	ضرور بیشک	اللہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا	نبی پر	اور	(ان) مہاجرین	اور

مددگار ○ بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور

الۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِيۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

الۡاَنۡصَارِ	الَّذِيۡنَ	اتَّبَعُوۡهُ	فِيۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ (2)	مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا
انصار (پر)	جنہوں نے	پیروی کی اس (نبی) کی	مشکل کی گھڑی میں	(اس کے) بعد	کہ

انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ

كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ

كَادَ يَزِيۡغُ	قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ	مِّنۡهُمۡ	ثُمَّ	تَابَ عَلَيۡهِمۡ
قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے	ایک گروہ کے دل	ان میں سے	پھر	وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر

قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔

اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١١٧﴾ ۙ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ

اِنَّهٗ	بِهِمۡ	رَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿١١٧﴾	وَّ	عَلَى الثَّلٰثَةِ
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)

بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ○ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)

غزوہ تبوک کے مجاہدین پر رحمت الٰہی

تین صحابہ کی بے قراری اور انہیں قبولیت توبہ کی بشارت

=کی طرف سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔

1 ...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ہیں اور آپ پر رحمتِ الٰہی یوں متوجہ ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معصوم ہونے کے باوجود بکثرت توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمائی گئی جو آپ کے درجات کی بلندی اور مسلمانوں کیلئے تعلیم کا ذریعہ تھی اور مہاجرین و انصار پر یوں متوجہ ہوئی کہ بہت سے معاملات میں انہیں توبہ کی توفیق دی گئی اور اس توبہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول بھی فرمایا۔ 2 ...... مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک ہے جسے غزوۂ عسرت=

الَّذِیْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ

الَّذِیْنَ	خُلِّفُوْا(1)	حَتّٰۤى	اِذَا	ضَاقَتْ	عَلَیْهِمُ	الْاَرْضُ
جنہیں	مؤخر کر دیا گیا (تھا)	یہاں تک کہ	جب	تنگ ہو گئی	ان پر	زمین

جن کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود

بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَیْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ

بِمَا رَحُبَتْ	وَ	ضَاقَتْ	عَلَیْهِمْ	اَنْفُسُهُمْ	وَ
اپنی وسعت کے باوجود	اور	تنگ ہو گئیں	ان پر	ان کی جانیں	اور

ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور

ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیْهِ ؕ ثُمَّ

ظَنُّوْۤا	اَنْ	لَّا	مَلْجَاَ	مِنَ اللّٰهِ	اِلَّاۤ	اِلَیْهِ	ثُمَّ
انہوں نے یقین کر لیا	کہ	نہیں	کوئی پناہ	اللہ سے	مگر	اسی کی طرف	پھر

انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی ناراضگی سے (بچنے کیلئے) اس کے سوا کوئی پناہ نہیں

تَابَ عَلَیْهِمْ لِیَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

تَابَ عَلَیْهِمْ	لِیَتُوْبُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	تاکہ وہ توبہ پر قائم رہیں	بیشک	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تاکہ وہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

ع ۸ ۱۴ ۳

الرَّحِیْمُ ﴿١١٨﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا

اللہ سے ڈرنے اور سچوں کے ساتھ ہونے کا حکم

الرَّحِیْمُ ﴿١١٨﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	كُوْنُوْا
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	ہو جاؤ

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ

=بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں تمام تر مشکلات اور تنگیوں کے باوجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔

(1)...... پیچھے رہ جانے والے یہ تین انصاری صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم تھے۔ ان کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر تین سخت آزمائشیں آئیں (1) وسیع و عریض زمین ان پر ایسی تنگ ہو گئی کہ انہیں کہیں چین نہ ملتا تھا۔ (2) وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے=

مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِیۡنَةِ وَ مَنۡ

مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ (1)	مَا كَانَ	لِاَهۡلِ الۡمَدِیۡنَةِ (2)	وَ	مَنۡ
سچوں کے ساتھ	(مناسب) نہیں تھا	مدینہ والوں کے لئے	اور	جو

ہو جاؤ○ اہلِ مدینہ اور ان کے اِرد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے

حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ یَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَ

حَوۡلَهُمۡ	مِّنَ الۡاَعۡرَابِ	اَنۡ	یَّتَخَلَّفُوۡا	عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ	وَ
ان کے ارد گرد (رہتے ہیں)	دیہاتیوں میں سے	کہ	وہ پیچھے رہ جائیں	اللّٰہ کے رسول سے	اور

مناسب نہیں تھا کہ وہ اللّٰہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور

لَا یَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ

لَا	یَرۡغَبُوۡا	بِاَنۡفُسِهِمۡ	عَنۡ نَّفۡسِهٖ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمۡ
نہ	(یہ کہ) وہ عزیز سمجھیں	اپنی جانوں کو	ان کی جان سے	یہ	(اس) لئے کہ وہ

نہ یہ کہ اُن کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے ہے کہ

لَا یُصِیۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخۡمَصَةٌ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ

لَا یُصِیۡبُهُمۡ	ظَمَاٌ	وَّ	لَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا	مَخۡمَصَةٌ	فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	وَ
نہیں پہنچتی انہیں	پیاس	اور	نہ	تکلیف	اور	نہ	بھوک	اللّٰہ کی راہ میں	اور

اللّٰہ کے راستے میں انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور

لَا یَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا یَّغِیۡظُ الۡكُفَّارَ وَ لَا یَنَالُوۡنَ

لَا یَطَـُٔوۡنَ	مَوۡطِئًا	یَّغِیۡظُ	الۡكُفَّارَ	وَ	لَا یَنَالُوۡنَ
وہ قدم نہیں رکھتے	کسی جگہ (پر)	جو غصہ دلائے	کافروں (کو)	اور	وہ حاصل نہیں کرتے

جہاں کفار کو غصہ دلانے والی جگہ پر قدم رکھتے ہیں اور جو کچھ دشمن سے

== کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی وجہ سے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔(3) ان کا معاملہ اللّٰہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جانے پر انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہماری پناہ وہی ہے۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللّٰہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان کیا تا کہ انہیں اس کی قدر ہو اور آئندہ توبہ پر قائم رہیں۔

1 ......اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ==

مِنۡ عَدُوٍّ نَّيۡلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ

مِنۡ عَدُوٍّ	نَّيۡلًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمۡ	بِهٖ	عَمَلٌ صَالِحٌ (1)	اِنَّ
دشمن سے	کوئی چیز	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے	اس کے بدلے	نیک عمل	بیشک

حاصل کرتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُضِيۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾ۙ وَلَا يُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَةً صَغِيۡرَةً

اللّٰهَ	لَا يُضِيۡعُ	اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	لَا يُنۡفِقُوۡنَ	نَفَقَةً	صَغِيۡرَةً
اللّٰہ	ضائع نہیں فرماتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	وہ خرچ نہیں کرتے	کوئی خرچ	چھوٹا

اللّٰہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ خرچ کرتے ہیں

وَّلَا كَبِيۡرَةً وَّلَا يَقۡطَعُوۡنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمۡ

وَّ	لَا	كَبِيۡرَةً	وَّ	لَا يَقۡطَعُوۡنَ	وَادِيًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمۡ
اور	نہ	بڑا	اور	وہ طے نہیں کرتے	کوئی وادی	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے

اور جو وادی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے

لِيَجۡزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحۡسَنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

لِيَجۡزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحۡسَنَ	مَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ
تاکہ بدلہ عطا فرمائے انہیں	اللّٰہ	سب سے بہتر	جو	وہ کام کرتے تھے	اور

تاکہ اللّٰہ ان کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ عطا فرمائے ○ اور

علمِ دین حاصل کرنے کا حکم اور اس کا بنیادی مقصد

مَا كَانَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لِيَنۡفِرُوۡا كَآفَّةً ؕ فَلَوۡلَا نَفَرَ

مَا كَانَ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	لِيَنۡفِرُوۡا	كَآفَّةً (2)	فَلَوۡلَا	نَفَرَ
(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں

═ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رقت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) 2 ...... یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار اور اعراب سے قرب وجوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا قصد کیا تو اس مقصد کیلئے اس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا سب نیکیاں ہیں، وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ═

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	مِّنْهُمْ	طَآىٕفَةٌ	لِّيَتَفَقَّهُوْا (1)	فِي الدِّيْنِ	وَ
ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت	تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور

ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

لِيُنْذِرُوْا	قَوْمَهُمْ	اِذَا	رَجَعُوْۤا	اِلَيْهِمْ	لَعَلَّهُمْ
تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ

جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ

ع ۱۵ ۵

يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ

کفار سے جنگ کرنے کے آداب

يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَاتِلُوا	الَّذِيْنَ
بچ جائیں، ڈر جائیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جہاد کرو	ان لوگوں سے جو

ڈر جائیں ○ اے ایمان والو! ان کافروں سے جہاد کرو جو

يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ؕ

يَلُوْنَكُمْ (2)	مِّنَ الْكُفَّارِ	وَ لْيَجِدُوْا	فِيْكُمْ	غِلْظَةً (3)
تمہارے قریب رہتے ہیں	کافروں میں سے	اور چاہئے کہ وہ پائیں	تم میں	سختی

تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں

الربع

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَاۤ

قرآنی آیات سے متعلق منافقوں کا طرزِ عمل

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذَا مَاۤ
اور	جان لو	کہ	اللّٰه	پرہیز گاروں کے ساتھ (ہے)	اور	جب

اور جان رکھو کہ اللّٰه پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب

=کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ (پچھلے صفحے کا حاشیہ) 2 ...... یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہو گا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔

1 ...... علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے در پیش ہیں=

ایمان والوں اور منافقوں پر قرآن مجید کا اثر

اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ

اُنۡزِلَتۡ	سُوۡرَةٌ	فَمِنۡهُمۡ	مَّنۡ	يَّقُوۡلُ
اتاری جاتی ہے	کوئی سورت	تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہنے لگتا ہے

کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ

اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا

اَيُّكُمۡ	زَادَتۡهُ	هٰذِهٖۤ	اِيۡمَانًا (1)	فَاَمَّا
تم میں کون (ہے)	اضافہ کیا اُسے	اس (سورت نے)	ایمان (میں)	پس بہرحال

اس سورت نے تم میں کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	فَزَادَتۡهُمۡ	اِيۡمَانًا	وَّ	هُمۡ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	تو اس نے اضافہ کیا انہیں	ایمان (میں)	اور	وہ

جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں تو اس نے اضافہ کیا اور وہ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۝۱۲۴ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۝۱۲۴	وَ	اَمَّا	الَّذِيۡنَ	فِيۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ (2)
خوشیاں منا رہے ہیں	اور	بہرحال	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

خوشیاں منا رہے ہیں ○ اور جن کے دلوں میں مرض ہے

فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا

فَزَادَتۡهُمۡ	رِجۡسًا	اِلٰى رِجۡسِهِمۡ	وَ	مَاتُوۡا
تو اس نے بڑھا دیا انہیں	ناپاکی (میں)	ان کی ناپاکی پر	اور	وہ مر گئے

تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ کفر کی حالت میں

═ان کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔ (2)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہاد تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دُور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہوں۔ (3)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سختی میں جرأت و بہادری، قتال پر صبر اور قتل یا قید کرنے میں شدت وغیرہ ہر قسم کی مضبوطی و سختی داخل ہے۔

(1)...... جب قرآنِ پاک کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین آپس میں مذاق اڑانے کے طور پر کہتے ہیں "اس سورت نے تم میں کس کے ایمان یعنی تصدیق═

منافقوں کی آزمائش اور ان کا حال

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿١٢٥﴾ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ

وَ	هُمۡ	كٰفِرُوۡنَ ﴿١٢٥﴾	اَوَلَا يَرَوۡنَ (1)	اَنَّهُمۡ
اور (جبکہ)	وہ	کفر کرنے والے (تھے)	اور کیا وہ نہیں دیکھتے	کہ انہیں

مر گئے ○ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ

يُفۡتَنُوۡنَ	فِىۡ كُلِّ عَامٍ	مَّرَّةً	اَوۡ	مَرَّتَيۡنِ	ثُمَّ
آزمایا جاتا ہے	ہر سال میں	ایک مرتبہ	یا	دو مرتبہ	پھر

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر (بھی)

بارگاہ رسالت سے منافقوں کا فرار

لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٢٦﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ

لَا يَتُوۡبُوۡنَ	وَ	لَا	هُمۡ	يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٢٦﴾	وَ	اِذَا مَاۤ	اُنۡزِلَتۡ
نہ وہ توبہ کرتے ہیں	اور	نہ	وہ	نصیحت مانتے ہیں	اور	جب	اتاری جاتی ہے

نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور جب کوئی سورت

سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰىكُمۡ

سُوۡرَةٌ	نَّظَرَ	بَعۡضُهُمۡ	اِلٰى بَعۡضٍ	هَلۡ	يَرٰىكُمۡ
کوئی سورت	(تو) دیکھنے لگتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کیا	دیکھ رہا ہے تمہیں

نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی

مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ

مِّنۡ اَحَدٍ	ثُمَّ	انۡصَرَفُوۡا	صَرَفَ	اللّٰهُ	قُلُوۡبَهُمۡ
کوئی ایک	پھر	وہ پلٹ جاتے ہیں	پلٹ دیئے ہیں	اللہ (نے)	ان کے دل

دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں

=اور یقین میں اضافہ کیا ہے؟" اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے جو قرآن کی ایک آیت کا بھی مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔

2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی جن کے دلوں میں شک اور نفاق کا مرض ہے تو قرآن کی سورت کے نزول سے ان کے کفر پر مزید کفر چڑھ گیا کہ انہوں نے جب کبھی کسی سورت کے نزول کا انکار کیا یا اس کا مذاق اڑایا تو ان کے پہلے کفر کے ساتھ مزید کفر بڑھ گیا، وہ منافقین اپنے کفر پر قائم رہے یہاں تک کہ حالتِ کفر میں مر گئے۔

1 ...... مومن ہر مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کا نتیجہ یا آزمائش سمجھتا ہے جبکہ کافر کی نگاہ صرف موسم کی خرابیوں اور دنیاوی اسباب=

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف اور امت پر شفقت

بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدۡ جَآءَكُمۡ

بِاَنَّهُمۡ	قَوۡمٌ	لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ﴿۱۲۷﴾	لَقَدۡ	جَآءَكُمۡ
(اس) لئے کہ وہ	لوگ	سمجھتے نہیں	ضرور بیشک	تشریف لے آیا تمہارے پاس

کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ○ بیشک تمہارے پاس

رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ

رَسُوۡلٌ (1)	مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	عَزِيۡزٌ	عَلَيۡهِ	مَا عَنِتُّمۡ
عظیم رسول	تمہاری جانوں میں سے	گراں ہے	اس پر	تمہارا مشقت میں پڑنا

تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے،

حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾

حَرِيۡصٌ	عَلَيۡكُمۡ	بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ	رَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۱۲۸﴾ (2)
بہت حریص (ہیں)	تمہاری (بھلائی) پر	مسلمانوں پر	بہت مہربان	رحم فرمانے والا

وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ○

ایمان سے منہ پھیرنے پر کفار و منافقین کو تنبیہ

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ

فَاِنۡ	تَوَلَّوۡا	فَقُلۡ	حَسۡبِىَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو	مجھے کافی ہے	اللہ	نہیں	کوئی معبود

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

اِلَّا	هُوَ	عَلَيۡهِ	تَوَكَّلۡتُ	وَ	هُوَ	رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۱۲۹﴾
مگر	وہی	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	وہ	بہت بڑے عرش کا مالک (ہے)

کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ○

ع٥

=پر ہوتی ہے اور یہ منافقین والا حال آج کی بہت بڑی تعداد کا ہے کہ سیلاب، زلزلہ اور اس طرح کی کسی بھی آفت و مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ صرف سائنسی توجیہات میں تولنا شروع کر دیتے ہیں۔

1 ......اس آیت مبارکہ میں سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یعنی میلاد مبارک کا بیان، اخلاقِ حمیدہ، اوصافِ جلیلہ اور فضیلت و شرف کا بیان ہے، اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص271 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی=

آیات:109 | رکوع:11

سُوۡرَةُ يُوۡنُس مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

قرآن حکمت والی کتاب ہے

انبیاءِ کرام ڈر سنانے اور خوشخبری دینے والے

الٓرٰ ۚ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ① اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ				
الٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ①	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا (1)	اَنۡ
حروف مقطعات	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	کیا لوگوں کو تعجب ہے	(اس بات پر) کہ
الٓرٰ، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۝ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ				

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ					
اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلٰى رَجُلٍ	مِّنۡهُمۡ	اَنۡ	اَنۡذِرِ	النَّاسَ
ہم نے وحی کی	ایک مرد کی طرف	ان میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	لوگوں (کو)
ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف یہ وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ					

وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ						
وَ	بَشِّرِ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَنَّ	لَهُمۡ	قَدَمَ صِدۡقٍ (2)
اور	خوشخبری دو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہ	ان کے لئے	سچ کا مقام (ہے)
اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس						

===عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اپنے دوناموں رؤوف اور رحیم سے مشرف فرمایا۔ یہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔

1 ...... جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو اہلِ عرب منکر ہوگئے اور ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے،“ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 2 ...... ”قَدَمَ“ سے اس کی جگہ یعنی مقام مراد ہے اور مفسرین نے ”قَدَمَ صِدۡقٍ“ کے معنیٰ یہ بیان فرمائے ہیں: بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اجر اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ===

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت و شانِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ۝٢ اِنَّ

عِنْدَ رَبِّهِمْ	قَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ۝٢	اِنَّ
ان کے رب کے پاس	کہا	کافروں (نے)	بیشک	یہ	ضرور کھلا جادوگر (ہے)	بیشک

سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا: بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ۝ بیشک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ
تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا

اسْتَوٰی	عَلَی الْعَرْشِ	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ	مَا
اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا	عرش پر	وہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	نہیں

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی

مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

مِنْ شَفِیْعٍ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ (1)	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ
کوئی شفاعت کرنے والا	مگر	اس کی اجازت کے بعد	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے

حشر و نشر کا بیان اور دوبارہ پیدا کرنے کا اہم مقصد

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

فَاعْبُدُوْهُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣	اِلَیْهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا	وَعْدَ اللّٰهِ
تو تم عبادت کرو اس کی	تو کیا تم سمجھتے نہیں	اسی کی طرف	تم سب کو لوٹنا (ہے)	اللہ کا وعدہ

تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ۝ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شفاعت۔

(1) ...... یہاں بت پرستوں کے اس قول کہ ”بت اُن کی شفاعت کریں گے“ کا رد ہے، انہیں بتایا گیا کہ شفاعت اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور اجازت یافتہ صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اور دیگر جنتی شفاعت فرمائیں گے اور اِن شفاعت کرنے والوں کے سردار اور آقا و مولیٰ حضور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہوں گے۔

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِيَ

حَقًّا	اِنَّهٗ	يَبۡدَؤُا	الۡخَلۡقَ	ثُمَّ	يُعِيۡدُهٗ	لِيَجۡزِيَ
سچا	بیشک وہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تاکہ بدلہ دے

ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	بِالۡقِسۡطِ (1)	وَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	انصاف کے ساتھ	اور

ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَهُمۡ	شَرَابٌ	مِّنۡ حَمِيۡمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لئے	مشروب (ہے)	کھولتے پانی سے	اور

کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی

عَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ

عَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ	بِمَا	كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ
دردناک عذاب (ہے)	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ وہی ہے جس نے

سورج اور چاند کے احوال سے قدرتِ الٰہی کی دلیل

الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ

الشَّمۡسَ	ضِيَآءً (2)	وَّ	الۡقَمَرَ	نُوۡرًا	وَّ	قَدَّرَهٗ	مَنَازِلَ
سورج (کو)	روشن	اور	چاند (کو)	نور	اور	مقرر کیں اس کے لئے	منزلیں

سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دیں

(1)..... اس سے مراد یہ ہے کہ نیکوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی، یا یہ مراد ہے کہ نیکوں نے دنیا میں انصاف کیا کہ جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ان پر عمل کیا اور جن سے روکا گیا اس سے باز رہے۔ یہ عربی ترکیب کے اعتبار سے فرق ہے۔ (2)..... ضیاء سے مراد ذاتی روشنی اور نور سے مراد دوسرے سے حاصل کی ہوئی روشنی ہے۔ جب اس روشنی کا تعلق سورج سے ہو تو اسے ضیاء اور چاند سے ہو تو اسے نور کہتے ہیں۔

قدرتِ الٰہی کی مزید نشانیاں

لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا

لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِيْنَ	وَ	الْحِسَابَ(1)	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	اِلَّا
تا کہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور	حساب	نہیں پیدا کیا	اللہ (نے)	یہ	مگر

تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٥

بِالْحَقِّ	يُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ۝٥
حق کے ساتھ	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	علم رکھتے ہیں

پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ۝

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

اِنَّ	فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ
بیشک	رات اور دن کی تبدیلی میں	اور	جو کچھ	پیدا کیا	اللہ (نے)

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے

حشر پر ایمان نہ لانے والوں کی صفات اور ان کا انجام

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝٦ اِنَّ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَّقُوْنَ ۝٦ (2)	اِنَّ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	ڈرتے ہیں	بیشک

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ بیشک

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	وَ	رَضُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وہ لوگ جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	اور	انہوں نے پسند کر لیا	دنیا کی زندگی کو

وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ علمِ ریاضی، علمِ ہیئت، علمِ فلکیات وغیرہ بڑے مفید علم ہیں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت معلوم ہوتی ہے نیز حسنِ نیت کے ساتھ ان کا سیکھنا ثواب کا کام ہے۔ (2)...... دن رات، آسمان و زمین اور مخلوقاتِ الٰہی میں قدرتِ ربانی کی نشانیاں پرہیز گاروں کے لئے ہیں کیونکہ ان چیزوں میں غور کرکے ایمان و عرفان صرف خوفِ خدا رکھنے والوں کو میسر ہوتا ہے جبکہ بہت سے کافر یہ چیزیں دیکھ کر سرکش ہو جاتے ہیں جیسے آج اکثر سائنس دانوں نے سائنس میں ترقی کرکے خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہی انکار کر دیا۔

وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝۷ لا اُولٰٓئِكَ

وَاطْمَاَنُّوْا	بِهَا	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ اٰيٰتِنَا	غٰفِلُوْنَ ۝۷ [1]	اُولٰٓئِكَ
اور مطمئن ہو گئے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں سے	غافل (ہیں)	یہ لوگ

اور اس پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ۝ ان لوگوں کا

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مَاْوٰىهُمُ	النَّارُ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	(اس کا) بدلہ جو	وہ کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

ٹھکانہ ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ج

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	يَهْدِيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِاِيْمَانِهِمْ
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	رہنمائی کرے گا ان کی	ان کا رب	ان کے ایمان کے سبب

اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹	دَعْوٰىهُمْ [2]	فِيْهَا
بہتی ہوں گی	ان کے نیچے	نہریں	نعمتوں کے باغات میں	ان کی دعا (ہوگی)	ان میں

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (وہ) نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ۝ ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ج وَ

سُبْحٰنَكَ	اللّٰهُمَّ	وَ	تَحِيَّتُهُمْ	فِيْهَا	سَلٰمٌ	وَ
تو پاک ہے	اے اللہ	اور	ان کا (ملاقات کے وقت) دعائیہ کلمہ	اس میں	سلام (ہو گا)	اور

اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول ”سلام“ ہو گا اور

اہلِ ایمان کے دل کی اطمینان

اہلِ جنت کی دعا اور سلام

1 ......یہاں آیتِ مبارکہ میں کفار کے اعتقاد کے اعتبار سے ان کے یہ احوال بیان فرمائے گئے ہیں لیکن عملی طور پر مسلمان بھی ان میں سے بہت سی چیزوں میں ملوث ہیں جیسے دلوں سے قیامت کے حساب کتاب اور عذابِ الٰہی کا خوف نکل جانا، دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرنا اور اسی کیلئے کوشش کرنا اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جانا، قرآن اور احکاماتِ الٰہیہ سے غفلت، دلوں کا سخت ہونا، شدید وعیدیں سن کر بھی گناہوں سے باز نہ آنا، یہ سب چیزیں ہمارے اندر اِس آیت کی روشنی میں افعالِ کفار کا عکس نہیں دِکھا رہیں تو اور کیا ہے؟ 2 ......یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت=

ع-۲

بددعا کا جلد قبول نہ ہونا رحمتِ الٰہی ہے

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠ ﴿۱۰﴾ ع وَ

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ[1]	اَنِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾	وَ
ان کی دعا کا خاتمہ	(یہ ہوگا) کہ	تمام تعریفیں	اللّٰہ کے لئے	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)	اور

ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللّٰہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور

لَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

لَوْ	یُعَجِّلُ[2]	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ	الشَّرَّ	اسْتِعْجَالَهُمْ
اگر	جلدی فرماتا	اللّٰہ	لوگوں کے لئے	عذاب (کی)	(جیسے) ان کا جلدی طلب کرنا

اگر اللّٰہ لوگوں پر عذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی

بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ

بِالْخَیْرِ	لَقُضِیَ	اِلَیْهِمْ	اَجَلُهُمْ	فَنَذَرُ
بھلائی کو	(تو) ضرور پوری کردی جاتی	ان کی طرف	ان کی مدت	تو ہم چھوڑ دیتے

جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کردی جاتی تو جو لوگ

تکلیف و راحت کے وقت کافر کا حال

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

الَّذِیْنَ	لَا یَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ
ان لوگوں کو جو	امید نہیں رکھتے	ہماری ملاقات (کی)	ان کی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں	اور

ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ○ اور

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا

اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	الضُّرُّ	دَعَانَا	لِجَنْۢبِهٖۤ	اَوْ	قَاعِدًا
جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	تکلیف	وہ دعا کرتا ہے ہم سے	اپنی کروٹ پر	یا	بیٹھے ہوئے

جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے

=وسرور اور انتہادرجہ کی لذت حاصل ہوگی۔

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے کلام کی ابتداء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا اور اس کے دوران جو چاہیں گے آپس میں کلام کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمدِ الٰہی جنت میں بھی ہوگی۔ 2 ......ہماری تمام دعائیں قبول نہ ہونا بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے کہ ہم کبھی برائی کو بھلائی سمجھ لیتے ہیں، نیز غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہئے بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنی چاہئے، نہ معلوم کون سی گھڑی=

اَوْ قَآىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ

اَوْ	قَآىِٕمًا	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُ	ضُرَّهٗ	مَرَّ
یا	کھڑے ہوئے	پھر جب	ہم دور کر دیتے ہیں	اس سے	اس کی تکلیف	وہ چل پڑتا ہے

اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

كَاَنْ	لَّمْ یَدْعُنَاۤ	اِلٰى ضُرٍّ (1)	مَّسَّهٗ	كَذٰلِكَ
گویا کہ	اس نے پکارا نہیں تھا ہمیں	کسی تکلیف کی طرف	(جو) پہنچی اسے	اسی طرح

گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے

زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ

زُیِّنَ	لِلْمُسْرِفِیْنَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ	لَقَدْ
خوشنما بنا دیئے گئے	حد سے بڑھنے والوں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ○ اور بیشک

سابقہ قوموں کا حال اور ان کا انجام

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ

اَهْلَكْنَا	الْقُرُوْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	لَمَّا	ظَلَمُوْا	وَ
ہم نے ہلاک کر دیا	زمانے والوں (کو)	تم سے پہلے	جب	انہوں نے ظلم کیا	اور

ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا ؕ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	وَ	مَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ	اور	وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔

= قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بد دعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بد دعا کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی چیزوں سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔

1 ...... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا کہ جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل شخص کا ہے جبکہ عقلمند =

سابقہ قوموں کے جانشین

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓىٕفَ

كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾	ثُمَّ	جَعَلْنٰكُمْ	خَلٰٓىٕفَ
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	جرم کرنے والی قوم (کو)	پھر	ہم نے بنایا تمہیں	جانشین

ہم یونہی مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں ○ پھر ہم نے ان کے بعد

فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ

فِی الْاَرْضِ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	لِنَنْظُرَ [1]	كَیْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ
زمین میں	ان کے بعد	تاکہ ہم دیکھیں	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور

تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ ○ اور

قرآن مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب

اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍۙ قَالَ الَّذِیْنَ

اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ
جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جو

جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی

لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُؕ

لَا یَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	ائْتِ بِقُرْاٰنٍ	غَیْرِ هٰذَاۤ	اَوْ	بَدِّلْهُ
امید نہیں رکھتے	ہم سے ملاقات (کی)	قرآن لے آؤ	اس کے علاوہ	یا	تبدیل کردو اسے

امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسے تبدیل کردو۔

قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْۚ

قُلْ	مَا یَكُوْنُ [2]	لِیْۤ	اَنْ	اُبَدِّلَهٗ	مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ
تم کہو	(کوئی حق) نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں تبدیل کردوں اسے	اپنی طرف سے

تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کردوں۔

=مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے اور راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے اور تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔ اسے سامنے رکھ کر ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کس گروہ کے پیچھے ہیں اور ہمارے اندر کس گروہ کی علامات پائی جارہی ہیں۔

1 ...... اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا اور جب مشرکین عمل کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ کو علم ہوگا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جیسا امتحان لینے والا لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اسے ہر چیز کا ہمیشہ سے علم ہے۔ 2 ...... اس=

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ

اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	یُوْحٰۤى	اِلَیَّ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ
نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	بیشک میں	ڈرتا ہوں

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ

اِنْ	عَصَیْتُ	رَبِّیْ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾	قُلْ	لَّوْ
اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (سے)	تم کہو	اگر

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ

شَآءَ	اللّٰهُ	مَا تَلَوْتُهٗ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَاۤ اَدْرٰىكُمْ
چاہتا	اللہ	(تو) میں تلاوت نہ کرتا اس کی	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	نہ وہ خبردار کرتا تمہیں

اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے

بِهٖ ﱠ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

بِهٖ	فَقَدْ	لَبِثْتُ	فِیْكُمْ	عُمُرًا	مِّنْ قَبْلِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾
اس سے	تو بیشک	میں گزار چکا	تم میں	ایک عمر	اس سے پہلے	تو کیا تمہیں عقل نہیں

خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

سب سے بڑے ظالم لوگ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ

فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ
تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو

= آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کفار کے ساتھ اسلام کی قطعی چیزوں میں سے کسی چیز پر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے اسلام کی کوئی قطعی چیز چھوڑ دیں جیسے ان کی خوشی کیلئے سود کی اجازت دیں، یا پردے کو ختم کر دیں، یا نمازوں میں کمی کر لیں۔

بتوں کی عبادت اور انہیں شفیع ماننے کا رد

بِاٰيٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ

بِاٰيٰتِهٖ	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ
اس کی آیتوں کو	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	جرم کرنے والے	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ○ اور (یہ مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَضُرُّهُمْ	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہ نقصان دے سکتا ہے انہیں	اور	نہ نفع پہنچا سکتا ہے انہیں	اور

ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان دے سکے اور نہ نفع دے سکے اور

يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ

يَقُوْلُوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	شُفَعَآؤُنَا[1]	عِنْدَ اللّٰهِ	قُلْ	اَتُنَبِّـُٔوْنَ	اللّٰهَ
وہ کہتے ہیں	یہ (بت)	ہمارے سفارشی (ہیں)	اللہ کے ہاں	تم کہو	کیا تم خبر دیتے ہو	اللہ (کو)

یہ کہتے ہیں کہ یہ (بت) اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

بِمَا	لَا يَعْلَمُ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِي الْاَرْضِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
(اس بات) کی جو	وہ نہیں جانتا	آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	پاکی ہے اسے	اور

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ان کے شرک سے

لوگوں میں مذہبی اختلاف کا بیان

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ

تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	مَا كَانَ	النَّاسُ	اِلَّاۤ
وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	اور	نہیں تھے	سب لوگ	مگر

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور سب لوگ

[1]...... مشرکین شفاعت کے چکر میں بتوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ دونوں چیزیں ہی غلط تھیں۔ ایک تو شرک اور دوسرا ان بتوں کو شفاعت کرنے والا ماننا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اذن نہیں دیا گیا اور یہیں سے مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق ہو گیا کہ مسلمان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو اپنا شفیع مانتے ہیں لیکن ان کی عبادت نہیں کرتے اور پھر جن ہستیوں کو شفیع مانتے ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شفاعت کا اختیار بھی دیا ہے جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو گویا مشرکوں نے دو کام کئے اور دونوں غلط یعنی شرک اور نااہلوں کی شفاعت کا عقیدہ جبکہ مسلمانوں=

أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

أُمَّةً وَّاحِدَةً	فَاخْتَلَفُوْا	وَ	لَوْ	لَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ
ایک امت	پھر وہ مختلف ہوگئے	اور	اگر	نہ	ایک بات	پہلے ہوچکی ہوتی

ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ

مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	فِيْمَا	فِيْهِ
تیرے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کردیا جاتا	ان کے درمیان	جس میں	اس میں

پہلے نہ ہوچکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ (1)	لَوْلَآ	أُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ
وہ اختلاف کرتے ہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی

فیصلہ ہوگیا ہوتا ○ اور کہتے ہیں، اس نبی پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ

مِّنْ رَّبِّهٖ	فَقُلْ	اِنَّمَا الْغَيْبُ	لِلّٰهِ	فَانْتَظِرُوْا	اِنِّيْ
اس کے رب کی طرف سے	توتم کہو	غیب توصرف	اللہ کے لئے (ہے)	توتم انتظار کرو	بیشک میں

کیوں نہیں اترتی؟ تم فرماؤ: غیب توصرف اللہ کے لیے ہے، توتم انتظار کرو بیشک میں بھی

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَآ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

تمہارے ساتھ انتظار کررہا ہوں ○ اور جب ہم لوگوں کو انہیں

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

کفار کا طرزِ عمل اور انہیں تنبیہ

ع۲

=نے عقیدۂ شفاعت رکھا لیکن ویسا جیسا ان کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا۔

1 ......اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف مضبوط دلیل قائم ہوتی ہے اور وہ جواب دینے سے عاجز ہوجاتے ہیں تو اس دلیل کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یوں کہتے ہیں کہ دلیل لاؤ، تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابلے میں اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی۔ اس کی کچھ جھلک بعض اوقات ان افراد میں بھی نظر آتی ہے جو خود کو اہلِ علم مسلمانوں میں شمار کرنے کے باوجود مسلمانوں کے عقائد و=

رَحۡمَةً مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُمۡ اِذَا لَهُمۡ

رَحۡمَةً	مِّنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتۡهُمۡ	اِذَا	لَهُمۡ
رحمت (کا مزہ)	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی انہیں	(تو) اسی وقت	ان کا (کام)

تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اسی وقت ان کا کام

مَّكۡرٌ فِىۡۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسۡرَعُ

مَّكۡرٌ	فِىۡۤ اٰيَاتِنَا	قُلِ	اللّٰهُ	اَسۡرَعُ
سازش کرنا (ہو جاتا ہے)	ہماری آیتوں کے بارے میں	تم کہو	اللہ	سب سے جلد کرنے والا (ہے)

ہماری آیتوں کے بارے میں سازش کرنا ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ: اللہ سب سے جلد

مَكۡرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكۡتُبُوۡنَ مَا تَمۡكُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

مَكۡرًا	اِنَّ	رُسُلَنَا	يَكۡتُبُوۡنَ (1)	مَا	تَمۡكُرُوۡنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ
خفیہ تدبیر	بیشک	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لکھ رہے ہیں	جو	تم سازش کرتے ہو	وہی (ہے)

خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر و فریب کو لکھ رہے ہیں ○ وہی ہے

الَّذِىۡ يُسَيِّرُكُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا كُنۡتُمۡ فِى الۡفُلۡكِ ۚ

الَّذِىۡ	يُسَيِّرُكُمۡ	فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ	حَتّٰٓى	اِذَا	كُنۡتُمۡ	فِى الۡفُلۡكِ
جو	چلاتا ہے تمہیں	خشکی اور دریا میں	یہاں تک کہ	جب	تم ہوتے ہو	کشتیوں میں

جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو

وَجَرَيۡنَ بِهِمۡ بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوۡا بِهَا

وَ	جَرَيۡنَ	بِهِمۡ	بِرِيۡحٍ طَيِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوۡا	بِهَا
اور	وہ لے کر چلیں	ان کو	خوشگوار ہوا کے ساتھ	اور	وہ خوش ہو گئے	اس (ہوا) سے

اور وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں

طوفان تھم جانے کے بعد لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ

= نظریات پر انتہائی شاطرانہ طریقے سے وار کرتے اور علمی گرفت ہونے پر لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا مدمقابل کی دلیل فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(1) ...... کِرَامًا کَاتِبِیۡنَ فرشتے اعمالِ کفار پر بھی مقرر ہیں جو ان کے ہر قول و عمل کو لکھتے ہیں۔ البتہ گناہ لکھنے والا فرشتہ تو لکھتا رہتا ہے اور نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس پر گواہ رہتا ہے وہ کچھ نہیں لکھتا کیونکہ ان کی نیکی نیکی نہیں۔

جَآءَتۡهَا رِيۡحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الۡمَوۡجُ مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ

جَآءَتۡهَا	رِيۡحٌ عَاصِفٌ	وَّ	جَآءَهُمُ	الۡمَوۡجُ	مِنۡ كُلِّ مَكَانٍ
(پھر) آگئی ان (کشتیوں) پر	سخت تیز ہوا	اور	آنے لگیں ان پر	موجیں، لہریں	ہر جگہ سے

پھر ان پر شدید آندھی آنے لگتی ہے اور ہر طرف سے لہریں ان پر آتی ہیں

وَّظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ اُحِيۡطَ بِهِمۡ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

وَّ	ظَنُّوۡۤا	اَنَّهُمۡ	اُحِيۡطَ	بِهِمۡ	دَعَوُا	اللّٰهَ
اور	انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ	گھیر لیا گیا ہے	ان کو	(اس وقت) وہ پکارنے لگے	اللہ (کو)

اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے

مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ لَئِنۡ اَنۡجَيۡتَنَا

مُخۡلِصِيۡنَ	لَهُ	الدِّيۡنَ	لَئِنۡ	اَنۡجَيۡتَنَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	ضرور اگر	تو نے نجات دے دی ہمیں

دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں، (اے اللہ!) اگر تو ہمیں اس (طوفان) سے

مِنۡ هٰذِهٖ لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّاۤ اَنۡجٰهُمۡ

مِنۡ هٰذِهٖ	لَنَكُوۡنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيۡنَ ﴿٢٢﴾	فَلَمَّاۤ	اَنۡجٰهُمۡ
اس (طوفان) سے	ضرور ہم ہو جائیں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	اللہ نے بچالیا انہیں

نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ انہیں بچالیتا ہے

اِذَا هُمۡ يَبۡغُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ بِغَيۡرِ الۡحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِذَا	هُمۡ	يَبۡغُوۡنَ (1)	فِى الۡاَرۡضِ	بِغَيۡرِ الۡحَقِّ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
(تو) اس وقت	وہ	زیادتی کرنے لگتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اے	لوگو

تو اس وقت وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو!

(1)...... مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور خوشحالی کے وقت بھول جانا حقیقت میں کافروں کا طریقہ ہے، افسوس کہ آج کل مسلمان بھی عملی اعتبار سے اس میں مبتلا ہیں۔

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ٚ ثُمَّ

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	مَّتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	ثُمَّ
تمہاری زیادتی (کاوبال) صرف	تمہاری جانوں پر (ہے)	(تم اٹھالو) دنیا کی زندگی سے فائدہ	پھر

تمہاری زیادتی صرف تمہارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر

اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

اِلَیْنَا	مَرْجِعُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہماری طرف	تمہیں لوٹنا (ہے)	تو ہم خبر دے دیں گے تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے

تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے تو اس وقت ہم تمہیں بتادیں گے جو تم کیا کرتے تھے ○

دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی مثال

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا[1]	كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگی کی مثال صرف	پانی کی طرح (ہے)	ہم نے اتارا اسے	آسمان سے

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ

فَاخْتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الْاَرْضِ	مِمَّا	یَاْكُلُ	النَّاسُ	وَ
تو گھنی ہو کر نکلیں	اس کے سبب	زمین سے اگنے والی چیزیں	جن سے	کھاتے ہیں	آدمی	اور

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور

الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ

الْاَنْعَامُ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذَتِ	الْاَرْضُ	زُخْرُفَهَا	وَازَّیَّنَتْ
جانور	یہاں تک کہ	جب	پکڑلی	زمین (نے)	اپنی خوبصورتی	اور خوب آراستہ ہوگئی

جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑلی اور خوب آراستہ ہوگئی

1 ...... اس آیت میں بہت بہترین طریقے سے دل میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ دنیاوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے، اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہوتا ہے اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہوجاتا ہے تو اچانک اس کو موت آپہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا

وَ	ظَنَّ	اَهْلُهَاۤ	اَنَّهُمْ	قٰدِرُوْنَ	عَلَیْهَاۤ	اَتٰىهَاۤ	اَمْرُنَا	لَیْلًا
اور	سمجھے	اس کے مالک	کہ وہ	قادر ہیں	اس(فصل)پر	(تو) آیا اس پر	ہمارا حکم	رات

اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت

اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ

اَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنٰهَا	حَصِیْدًا	كَاَنْ	لَّمْ تَغْنَ	بِالْاَمْسِ
یا	دن (میں)	تو ہم نے کر دیا اسے	کاٹی ہوئی	گویا کہ	وہ(وہاں) نہ تھی	کل

ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	غور و فکر کرتے ہیں

ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○

وَاللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

وَ	اللّٰهُ	یَدْعُوْۤا [1]	اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	وَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ
اور	اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

جنت کی طرف دعوت

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۵﴾ [2]	لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوا	الْحُسْنٰى	وَ
سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	بھلائی (ہے)	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور

نیک بندوں کے لئے بشارتیں

1 ...... دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد اس آیت میں باقی رہنے والے گھر جنت کی طرف دعوت دی گئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس گھر کی طرف بلاتا ہے جس میں ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے سلامتی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہے۔ 2 ...... اس آیت میں صراطِ مستقیم سے مراد دینِ اسلام ہے۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت تو عام ہے کہ سب کو بلایا جا رہا ہے مگر اس کی ہدایت خاص ہے کہ وہ کسی کسی کو ملتی ہے۔

گناہگاروں کے لئے وعیدیں

زِيَادَةٌ ؕ وَ لَا يَرۡهَقُ وُجُوۡهَهُمۡ قَتَرٌ وَّ لَا ذِلَّةٌ ؕ

زِيَادَةٌ (1)	وَ	لَا يَرۡهَقُ	وُجُوۡهَهُمۡ	قَتَرٌ	وَّ	لَا	ذِلَّةٌ
مزید (بھی)	اور	نہیں چھائی ہوگی	ان کے چہروں (پر)	سیاہی	اور	نہ	ذلت

اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ سیاہی چھائی ہوگی اور نہ ذلت۔

اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٦﴾ وَ الَّذِيۡنَ كَسَبُوا

اُولٰٓئِكَ	اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٦﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	كَسَبُوا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جنھوں نے	کمائیں

یہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور جنھوں نے برائیاں

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ بِمِثۡلِهَا ۙ وَ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا

السَّيِّاٰتِ	جَزَآءُ سَيِّئَةٍ	بِمِثۡلِهَا (2)	وَ	تَرۡهَقُهُمۡ	ذِلَّةٌ	مَا
برائیاں	(تو) برائی کا بدلہ	اس کے برابر (ہے)	اور	چھائی ہوگی ان پر	ذلت	نہیں (ہوگا)

کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں

لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ

لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ عَاصِمٍ	كَاَنَّمَاۤ	اُغۡشِيَتۡ	وُجُوۡهُهُمۡ
ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	گویا	ڈھانپ دیئے گئے	ان کے چہرے

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے

قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٧﴾

قِطَعًا	مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا	اُولٰٓئِكَ	اَصۡحٰبُ النَّارِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٧﴾
ٹکڑوں (سے)	اندھیری رات (کے)	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

1 ...... بھلائی والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے، اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور اس پر زیادت سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ 2 ...... اس قید سے اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ نیکی اور گناہ میں فرق ہے کیونکہ نیکی کا ثواب ایک سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس بھی زیادہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے اور گناہ کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا گناہ ہو اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عدل ہے۔

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

وَ يَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ

وَ	يَوۡمَ	نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا	ثُمَّ	نَقُوۡلُ	لِلَّذِيۡنَ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے ان سب کو	پھر	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنھوں نے

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے

اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَ شُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا

اَشۡرَكُوۡا	مَكَانَكُمۡ	اَنۡتُمۡ	وَ	شُرَكَآؤُكُمۡ	فَزَيَّلۡنَا
شرک کیا	اپنی جگہ (ٹھہرے رہو)	تم	اور	تمہارے شریک	تو ہم علیحدگی کر دیں گے

فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے

بَيۡنَهُمۡ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى

بَيۡنَهُمۡ	وَ	قَالَ (1)	شُرَكَآؤُهُمۡ	مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾	فَكَفٰى
ان کے درمیان	اور	کہیں گے	ان کے شریک	تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے	تو کافی ہے

جدا کر دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے: تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے ○ تو ہمارے

بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ

بِاللّٰهِ	شَهِيۡدًۢا	بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمۡ	اِنۡ	كُنَّا	عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ
اللہ	گواہی (کے لئے)	ہمارے اور تمہارے درمیان	بیشک	ہم تھے	تمہاری عبادت سے

اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔ بیشک ہم تمہاری عبادت سے

حشر میں اعمال کی جانچ اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی

لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ

لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾	هُنَالِكَ (2)	تَبۡلُوۡا	كُلُّ نَفۡسٍ	مَّاۤ	اَسۡلَفَتۡ
ضرور بے خبر	وہاں	جانچ لے گی	ہر جان	جو (عمل)	اس نے پہلے کیا (یا) آگے بھیجا

بے خبر تھے ○ وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا

(1)...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بتوں کو قوتِ گویائی دے گا اور وہ اپنے پجاریوں کی مخالفت کریں گے۔ (2)...... یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے، مضر یا مفید، مقبول یا مردود اور مشرکوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹایا جائے گا جو اُن کا رب ہے اور اپنی ربوبیت میں سچا ہے اور مشرک جن بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہراتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے یا جو جھوٹی باتیں مثلاً بتوں کا ان کی شفاعت کرنا گھڑتے تھے وہ سب باطل اور بے حقیقت ثابت ہوں گی۔

وَ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ

وَ	رُدُّوْٓا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	وَ	ضَلَّ
اور	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا سچا مولیٰ (ہے)	اور	غائب ہو جائیں گے

اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کے سارے گھڑے ہوئے (شریک)

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾	قُلْ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ
ان سے	جو	وہ گھڑتے تھے	تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

ان سے غائب ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ

اَمَّنْ	يَّمْلِكُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	مَنْ	يُّخْرِجُ	الْحَيَّ
یا کون	مالک ہے	کان	اور	آنکھوں (کا)	اور	کون	نکالتا ہے	زندہ (کو)

یا کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے

مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ

مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ	وَ	مَنْ	يُّدَبِّرُ
مردہ سے	اور	نکالتا ہے	مردہ (کو)	زندہ سے	اور	کون	تدبیر کرتا ہے

سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور کون تمام کاموں کی

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ

الْاَمْرَ	فَسَيَقُوْلُوْنَ	اللّٰهُ	فَقُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾	فَذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ
ہر کام (کی)	تو اب وہ کہیں گے	اللہ	تو تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو یہ	اللہ

تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے: "اللہ"۔ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ○ تو یہ اللہ ہے

مشرکوں کا فکری تضاد اور انہیں تنبیہ

ع ۳ ۸ النصف

(1) یعنی جو اِن چیزوں کو سر انجام دیتا ہے اور آسمان وزمین، زندگی و موت سب کا مالک ہے اور رزق و عطا پر قدرت رکھتا ہے وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا سچا رب ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے نہ کہ یہ ناکارہ، خود ساختہ، بناوٹی بت اور جب ایسے واضح اور قطعی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے تو اس کے ماسوا سب معبود باطِل محض ہیں اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو پھر تم حق قبول کرنے سے کیوں اعراض کر رہے ہو؟

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى

رَبُّكُمُ الْحَقُّ	فَمَاذَا	بَعْدَ الْحَقِّ	اِلَّا	الضَّلٰلُ	فَاَنّٰى
تمہارا سچا رب (ہے)	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے	گمراہی (کے)	تو کہاں

جو تمہارا سچا رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں

تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾	كَذٰلِكَ (1)	حَقَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ
تم پھیرے جارہے ہو	اسی طرح	ثابت ہوچکی	تیرے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے

پھیرے جاتے ہو؟ ○ یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات

فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ

فَسَقُوْۤا	اَنَّهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾	قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ
نافرمانی کی	کہ وہ	ایمان نہیں لائیں گے	تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے

ثابت ہوچکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

مَّنْ	يَّبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	قُلِ	اللّٰهُ
(کوئی ایسا ہے) جو	ابتداء کرے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹادے اسے	تم کہو	اللہ

کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کرکے دوبارہ بنادے؟ تم فرمادو: اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

يَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾
ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تو کہاں	تم اوندھے جارہے ہو

پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے کے بعد دوبارہ بنادے گا تو تم کہاں اوندھے جارہے ہو؟ ○

توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دو تمثیلات

1 ......یعنی جس طرح یہ مشرکین حق سے گمراہی کی طرف پھیر دیئے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی میں اُس کا جو حکم اور قضا تھی وہ ان لوگوں پر ثابت ہوچکی جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی بجائے اس کی نافرمانی کی اور اس سے کفر کیا۔ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کی تصدیق کریں گے نہ اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کریں گے۔ نوٹ: اس آیت میں رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مراد ہے ”لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ“ یعنی ہم ان سے دوزخ بھریں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ

قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ	مَّنْ	یَّهْدِیْۤ	اِلَى الْحَقِّ	قُلِ
تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	تم کہو

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے؟ تم فرماؤ:

اللّٰهُ یَهْدِیْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ یَّهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ

اللّٰهُ	یَهْدِیْ	لِلْحَقِّ	اَفَمَنْ	یَّهْدِیْۤ	اِلَى الْحَقِّ	اَحَقُّ
اللہ	راستہ دکھاتا ہے	حق کا	تو کیا جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	(وہ) زیادہ حق دار (ہے)

اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے، تو کیا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے

اَنْ یُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا یَهِدِّیْۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّهْدٰى ۚ

اَنْ	یُّتَّبَعَ	اَمَّنْ	لَّا یَهِدِّیْۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّهْدٰى
کہ	اس کی پیروی کی جائے	یا وہ جسے	راستہ دکھائی نہیں دیتا	مگر	یہ کہ	اسے راستہ دکھایا جائے

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ (بت) جسے خود راستہ دکھائی نہ دے جب تک اسے راستہ دِکھا نہ دیا جائے

فَمَا لَكُمْ ۟ كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ مَا یَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا

فَمَا	لَكُمْ	كَیْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَا یَتَّبِعُ	اَكْثَرُهُمْ	اِلَّا
تو کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم فیصلہ کرتے ہو	اور	نہیں پیروی کرتی	ان کی اکثریت	مگر

تو تمہیں کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ○ اور ان کی اکثریت تو صرف وہم و گمان پر

ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظَنًّا	اِنَّ	الظَّنَّ (۱)	لَا یُغْنِیْ	مِنَ الْحَقِّ	شَیْـًٔا	اِنَّ	اللّٰهَ
گمان (کی)	بیشک	گمان	فائدہ نہیں دیتا	حق سے (کا)	کچھ	بیشک	اللہ

چلتی ہے۔ بیشک گمان حق کا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ

مشرکوں کی اکثریت وہم و گمان کی تابع ہے

(1)...... یہاں ظن سے مراد وہ گمان ہے جو خلافِ تحقیق ہو، اس میں شک اور وہم بھی داخل ہیں اور یہ کلام کفار کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اختیار کرنے میں اپنے آباؤ اجداد کی پیروی اور تقلید کی۔ اس تقلید پر دنیا و آخرت میں ان کا کوئی عذر مقبول نہیں البتہ خالص مومن جس کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرنے سے عاجز ہے، وہ اگر کسی ایسے شخص کی تقلید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرتا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہیں بلکہ وہ یقینی طور پر مومن ہے کیونکہ اس کے نزدیک یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے جو کہ واقع کے مطابق ہے۔

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

عَلِیْمٌ	بِمَا	یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	مَا كَانَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	اَنْ
جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	نہیں ہے	یہ قرآن	کہ

ان کے کاموں کو جانتا ہے ○ اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ

یُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ

یُّفْتَرٰى	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	تَصْدِیْقَ	الَّذِیْ
اسے اپنی طرف سے بنالیا جائے	اللہ کے (اتارے) بغیر	اور	لیکن	(یہ) تصدیق (ہے)	اس کی جو

اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے، ہاں یہ اپنے سے پہلی

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ

بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	تَفْصِیْلَ الْكِتٰبِ [1]	لَا رَیْبَ	فِیْهِ
اس سے پہلے (نازل کیا گیا)	اور	(لوحِ محفوظ پر) لکھے ہوئے کی تفصیل	کوئی شک نہیں	اس میں

کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک

قرآنِ مجید جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۷﴾ قف اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۷﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ	قُلْ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو

نہیں ہے، یہ ربُّ العالمین کی طرف سے ہے ○ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خود ہی بنالیا ہے؟

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ [2]	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	مَنِ	اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو تم لے آؤ ایک سورت	اس کے جیسی	اور	بلالو	جن کی	تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا

تم فرماؤ: تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہیں مل سکیں

1 ...... علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قرآن لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، لوحِ محفوظ میں مَا كَانَ وَمَا یَكُوْنُ یعنی جو ہو چکا اور جو آئندہ ہوگا اور دنیا و آخرت میں جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور قرآن میں لوحِ محفوظ کی پوری تفصیل ہے، لہٰذا جسے قرآن کے اسرار میں سے کوئی چیز عطا ہوئی اسے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا جاننے کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو چاہے قرآن ہی سے معلوم کر لیتا ہے۔(صاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۸۷۰) 2 ...... قرآنِ مجید کا یہ چیلنج چودہ سو سال سے زائد عرصے سے چلا آرہا ہے لیکن آج تک کوئی کافر اس کا جواب نہیں دے سکا اور اگر کسی نے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے تو قرآنِ کریم=

قرآنِ پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سابقہ امتوں کا طرزِ عمل

اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾ بَلۡ كَذَّبُوۡا بِمَا لَمۡ يُحِيۡطُوۡا

اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۸﴾	بَلۡ	كَذَّبُوۡا	بِمَا	لَمۡ يُحِيۡطُوۡا
اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	(اس) کو جو	وہ احاطہ نہ کرسکے

سب کو بلالاؤ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا جس کے علم کا وہ احاطہ

بِعِلۡمِهٖ وَلَمَّا يَاۡتِهِمۡ تَاۡوِيۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

بِعِلۡمِهٖ (1)	وَ	لَمَّا يَاۡتِهِمۡ	تَاۡوِيۡلُهٗ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اس کے علم کا	اور	نہیں آیا ان کے پاس	اس کا انجام	اسی طرح	جھٹلایا

نہ کرسکے اور ان کے پاس اس کا انجام نہیں آیا۔ ایسے ہی ان سے پہلے

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۹﴾

الَّذِيۡنَ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	فَانۡظُرۡ	كَيۡفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۳۹﴾
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام

لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○

کفارِ مکہ کے ایمان سے متعلق ایک غیبی خبر

وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يُّؤۡمِنُ بِهٖ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ

وَ	مِنۡهُمۡ (2)	مَّنۡ	يُّؤۡمِنُ	بِهٖ	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لاتا ہے	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

اور ان میں کوئی تو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی

جھٹلانے والوں سے اعلانِ براءت

لَّا يُؤۡمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴۰﴾ ع وَاِنۡ

لَّا يُؤۡمِنُ	بِهٖ	وَ	رَبُّكَ	اَعۡلَمُ	بِالۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۴۰﴾	وَ	اِنۡ
ایمان نہیں لاتا	اس پر	اور	تمہارا رب	خوب جانتا ہے	فساد کرنے والوں کو	اور	اگر

اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے ○ اور اگر

ع ۹

=کے مقابلے میں اس کی حیثیت ناچیز ذرے سے بھی کم ثابت ہوئی۔

1 ......یعنی قرآنِ پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر کفارِ مکہ نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہالت ہے کہ کسی چیز کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے اور قرآنِ کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا علم و خرد کے دعوے دار احاطہ نہ کرسکیں، اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔ 2 ......اس آیت میں یہ غیبی خبر ہے کہ کفارِ مکہ میں سے نہ تو سارے ایمان لائیں گے اور نہ سارے ایمان سے محروم رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی=

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ

كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ	لِّيْ	عَمَلِيْ	وَ	لَكُمْ	عَمَلُكُمْ
وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہہ دو	میرے لئے	میرا عمل (ہے)	اور	تمہارے لئے	تمہارا عمل (ہے)

وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرمادو کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے

اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

اَنْتُمْ	بَرِيْٓـُٔوْنَ	مِمَّآ	اَعْمَلُ	وَ	اَنَا	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا
تم	بری الذمہ (ہو)	(اس) سے جو	میں عمل کروں	اور	میں	بری الذمہ (ہوں)	(اس) سے جو

اور تم میرے عمل سے الگ ہو اور میں تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَمِعُوْنَ	اِلَيْكَ	اَفَاَنْتَ
تم عمل کرتے ہو	اور	ان میں سے	(کچھ وہ ہیں) جو	کان لگاتے ہیں	تمہاری طرف	تو کیا تم

بیزار ہوں ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

تُسْمِعُ	الصُّمَّ (1)	وَلَوْ	كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
سنادوگے	بہروں (کو)	اگرچہ	وہ سمجھتے نہ ہوں	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

بہروں کو سنادوگے؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں ○ اور ان میں کوئی

يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ

يَّنْظُرُ	اِلَيْكَ	اَفَاَنْتَ	تَهْدِيْ	الْعُمْيَ (2)	وَلَوْ
دیکھتا ہے	تمہاری طرف	تو کیا تم	راستہ دکھادوگے	اندھوں (کو)	اگرچہ

تمہاری طرف دیکھتا ہے تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھادوگے؟ اگرچہ

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

=ہوا کہ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے محروم رہے۔

(1)...... یہاں بہروں سے مراد دل کے بہرے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو حق وہدایت کی کوئی بات نہیں سنا سکتے جن کے دل کے کانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے۔ (2)...... یہاں اندھوں سے مراد دل کے اندھے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھا سکتے جن کے دل کی نظروں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے اور اسی لئے انہیں=

كفار کی ہدایت سے محرومی ان کا اپنا قصور ہے

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ

النَّاسَ	لٰكِنَّ	وَّ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا	اللّٰهَ	اِنَّ	كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾
لوگ	لیکن	اور	لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا	اللہ	بیشک	وہ دیکھتے نہ ہوں

وہ دیکھتے ہی نہ ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی

بروزِ قیامت مشرکوں کی ایک حالت

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ

كَاَنْ	يَحْشُرُهُمْ	يَوْمَ	وَ	يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾	اَنْفُسَهُمْ
گویا کہ	اللہ جمع کرے گا انہیں	(جس) دن	اور	ظلم کرتے ہیں	اپنی جانوں (پر)

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن (اللہ) انہیں اٹھائے گا گویا

لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ

بَيْنَهُمْ	يَتَعَارَفُوْنَ (1)	سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ	اِلَّا	لَّمْ يَلْبَثُوْٓا
اپنے درمیان	وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے	دن کی ایک گھڑی	مگر	وہ نہیں ٹھہرے

وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا

مَا كَانُوْا	وَ	بِلِقَآءِ اللّٰهِ	كَذَّبُوْا	الَّذِيْنَ	خَسِرَ	قَدْ
وہ نہیں تھے	اور	اللہ کی ملاقات کو	جھٹلایا	وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں رہے	بیشک

بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ

کفار پر عذاب آنے کا معاملہ اللہ کی مشیت پر ہے

مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

الَّذِيْ	بَعْضَ	نُرِيَنَّكَ (2)	اِمَّا	وَ	مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾
(اس میں سے) جس کا	کچھ	ہم دکھادیں تمہیں	اگر	اور	ہدایت پانے والے

نہیں تھے ○ اور ہم تمہیں اس چیز کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا

═ہدایت کی کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

(1)...... قبروں سے نکلتے وقت مشرکین ایک دوسرے کو ایسا پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر قیامت کے دن کے ہولناک اور دہشت آمیز مناظر دیکھ کر ان کی یہ معرفت باقی نہ رہے گی۔ (2)...... اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت ورسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں ذلت ورسوائیاں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے کفر وتکذیب کی وجہ═

رسول کے آنے پر حجتِ الٰہی تمام ہو جاتی ہے

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

فَاِلَيْنَا	نَتَوَفَّيَنَّكَ	اَوْ	نَعِدُهُمْ
تو (بہر حال) ہماری ہی طرف	ہم وفات دے دیں تمہیں	یا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے

ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں بہر حال انہیں ہماری طرف ہی

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَ

وَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾	عَلٰى مَا	شَهِيْدٌ	اللّٰهُ	ثُمَّ	مَرْجِعُهُمْ
اور	وہ کام کرتے ہیں	(اس) پر جو	گواہ (ہے)	اللہ	پھر	انہیں لوٹ کر آنا (ہے)

لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے ○ اور

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ

قُضِيَ	رَسُوْلُهُمْ	جَآءَ	فَاِذَا	رَّسُوْلٌ (1)	لِكُلِّ اُمَّةٍ
(تو) فیصلہ کر دیا جاتا	ان کا رسول	(ان کے پاس) آتا	تو جب	ایک رسول (ہوا)	ہر امت کے لئے

ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے تو جب ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا تو ان کے درمیان

کفار کا جلدی نزولِ عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾	هُمْ	وَ	بِالْقِسْطِ	بَيْنَهُمْ
وہ کہتے ہیں	اور	ان پر ظلم نہیں کیا جاتا	وہ	اور	انصاف کے ساتھ	ان کے درمیان

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں:

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

لَّآ اَمْلِكُ	قُلْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	الْوَعْدُ	هٰذَا	مَتٰى
میں مالک نہیں ہوں	تم کہو	سچے	تم ہو	اگر	وعدہ	یہ	کب (آئے گا)

اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ○ تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے

═سے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔

1...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں دنیا کا بیان ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر امت کے لئے دنیا میں ایک رسول ہوا ہے جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے، تب ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس میں آخرت کا بیان═

لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ

لِنَفْسِىْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا	اِلَّا	مَا	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	لِكُلِّ اُمَّةٍ
اپنی جان کے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	ہر امت کے لئے

نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے

اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

اَجَلٌ	اِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ	فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ
ایک مدت (ہے)	جب	آجائے گی	ان کی مدت	تو وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور

ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُهٗ	بَيَاتًا	اَوْ
نہ آگے ہو سکیں گے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تم پر	اس کا عذاب	رات	یا

نہ آگے ہو سکیں گے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ

نَهَارًا	مَّاذَا	يَسْتَعْجِلُ	مِنْهُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾	اَثُمَّ
دن (میں)	(تو وہ) کون سی چیز (ہے)	جلدی مچا رہے ہیں	اس سے (کی)	جرم کرنے والے	کیا پھر

دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟ ○ تو کیا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ

اِذَا مَا	وَقَعَ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	آٰلْـٰٔنَ	وَ	قَدْ
جب	وہ واقع ہو جائے گا	(تب) ایمان لاؤ گے	اس پر	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)	بیشک

جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤ گے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا اب (تم ایمان لا رہے ہو)

عذاب کی جلدی کرنے والوں سے دو سوالات

==ہے اور معنی یہ ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہوگا جس کی طرف وہ منسوب ہوگی، جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر گواہی دے گا، تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا اور مومنوں کو نجات نصیب ہوگی جبکہ کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(1)...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قادر کئے بغیر میں اپنی جان پر بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا چاہے مجھے مالک و قادر بنا دیتا ہے۔ یاد رہے کہ بکثرت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدرت اور اختیار==

ظالموں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

ذُوْقُوْا	ظَلَمُوْا (1)	لِلَّذِيْنَ	قِيْلَ	ثُمَّ	كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٥١﴾
چکھو	ظلم کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	کہا جائے گا	پھر	تم اس کی جلدی مچا رہے تھے

حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی مچا رہے تھے ○ پھر ظالموں سے کہا جائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾

كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿٥٢﴾	بِمَا	اِلَّا	تُجْزَوْنَ	هَلْ	عَذَابَ الْخُلْدِ
تم کام کرتے تھے	(اسی) کا جو	مگر	تمہیں بدلہ دیا جارہا	کیا (یعنی نہیں)	ہمیشہ کا عذاب

مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جارہا ہے ○

عذاب کی حقانیت سے متعلق سوال اور جواب

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	وَرَبِّيْۤ	اِيْ	قُلْ	اَحَقٌّ هُوَ (2)	يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ	وَ
بیشک وہ	میرے رب کی قسم	ہاں	تم کہو	کیا وہ حق (ہے)	وہ پوچھتے ہیں تم سے	اور

اور تم سے پوچھتے ہیں: کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بیشک وہ

وقف النبی علیہ السلام

لَحَقٌّ ؔ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾ ع وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

ع ۵ / ۱۳ — وقف النبی علیہ السلام

لِكُلِّ نَفْسٍ	اَنَّ	لَوْ	وَ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٥٣﴾	اَنْتُمْ	مَاۤ	وَ	لَحَقٌّ
ہر جان کے لئے (ہوتا)	یہ کہ	اگر	اور	عاجز کرسکنے والے	تم	نہیں	اور	ضرور حق (ہے)

ضرور حق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکوگے ○ اور زمین میں جو کچھ ہے

بروزِ قیامت کفار فدیہ دے کر عذاب سے بچنا چاہیں گے

ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ

وَ	بِهٖ	لَافْتَدَتْ	فِي الْاَرْضِ	مَا	ظَلَمَتْ
اور	اس کو	ضرور وہ معاوضے میں دیدے	زمین میں (ہے)	جو کچھ	(جس نے) ظلم کیا

اگر ہر ظالم جان اس سب کی مالک ہو جائے تو وہ یقیناً اپنی جان چھڑانے کے معاوضے میں دیدے اور

=میں دیا ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص331 کا مطالعہ فرمائیں۔

1...... یعنی جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرک اور کفر کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان سے کہا جائے گا: جس عذاب میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کا مزہ چکھو، تم دنیا میں جو کفر اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے تھے یہ اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

2...... کفار کا یہ سوال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اس عذاب کے بارے میں ہے جس کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں وعید سنائی تھی۔

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ

اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	قُضِيَ
وہ چھپائیں گے	ندامت، پشیمانی	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا

وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	بیشک

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ سن لو بیشک

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اَلَاۤ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
اللہ کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾	هُوَ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ	وَ
لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	وہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ○ وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

قرآنِ پاک کی چار شانیں

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	مَّوْعِظَةٌ (1)
اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	اے	لوگو	بیشک	آگئی تمہارے پاس	نصیحت

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

(1)...... اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں (1) ”مَّوْعِظَةٌ“ اس کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مکلف کے سامنے نیک اور برے اعمال بیان کر کے اسے نصیحت کرنا، اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ قرآنِ کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (2) شفاء: اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے، دل کے امراض سے مراد مذموم اخلاق، فاسد عقائد اور مہلک جہالتیں ہیں، قرآنِ پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ (3) قرآنِ کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے ==

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ﳔ وَ هُدًى

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	شِفَآءٌ	لِّمَا	فِي الصُّدُوْرِ	وَ	هُدًى
تمہارے رب کی طرف سے	اور	شفا	(اس) کے لئے جو	سینوں میں (ہے)	اور	ہدایت

نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے

وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝٥٧	قُلْ	بِفَضْلِ اللّٰهِ [1]	وَ	بِرَحْمَتِهٖ	فَبِذٰلِكَ
اور	رحمت	ایمان والوں کے لئے	تم کہو	اللہ کے فضل پر	اور	اس کی رحمت پر	تو اسی پر

ہدایت اور رحمت آگئی ○ تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی

اپنی طرف سے حلال و حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ پر افترا ہے

فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨ قُلْ

فَلْيَفْرَحُوْا	هُوَ	خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ۝٥٨	قُلْ
پس انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں	وہ	بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کرتے ہیں	تم کہو

خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ○ تم فرماؤ:

اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ

اَرَءَيْتُمْ	مَّاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	مِّنْ رِّزْقٍ	فَجَعَلْتُمْ	مِّنْهُ
بھلا بتاؤ	جو	اتارا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	رزق سے	تو تم نے بنالیا	اس میں سے

بھلا بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تو تم نے اس میں سے خود ہی

حَرَامًا وَّ حَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ

حَرَامًا	وَّ	حَلٰلًا	قُلْ	آٰللّٰهُ	اَذِنَ	لَكُمْ	اَمْ	عَلَى اللّٰهِ
حرام	اور	حلال	تم کہو	کیا اللہ (نے)	اجازت دی	تمہیں	یا	اللہ پر

حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر

=بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگر اِس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ نہ بھی ہو تو جداگانہ طور پر تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ=

اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والوں کو تنبیہ

تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾ (1)	وَ	مَا	ظَنُّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
تم جھوٹ باندھتے ہو	اور	کیا	خیال (ہے)	ان لوگوں کا جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جھوٹ باندھتے ہو؟ ○ اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن

الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

الْكَذِبَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ
جھوٹ	قیامت کے دن (سے متعلق)	بیشک	اللہ	ضرور فضل فرمانے والا (ہے)	لوگوں پر

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے

علم الٰہی کی شان

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	مَا تَكُوْنُ	فِيْ شَاْنٍ	وَّ
اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم نہیں ہوتے	کسی کام میں	اور

مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور تم کسی کام میں ہو اور

مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ

مَا تَتْلُوْا	مِنْهُ	مِنْ قُرْاٰنٍ	وَّ	لَا تَعْمَلُوْنَ	مِنْ عَمَلٍ
تم تلاوت نہیں کرتے	اس کی طرف سے	قرآن (کی)	اور	تم نہیں کر رہے ہوتے	کوئی کام

تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کر رہے ہو،

اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ

اِلَّا	كُنَّا	عَلَيْكُمْ	شُهُوْدًا	اِذْ	تُفِيْضُوْنَ	فِيْهِ	وَ	مَا يَعْزُبُ
مگر	ہم ہوتے ہیں	تم پر	گواہ	جب	تم مشغول ہوتے ہو	اس میں	اور	غائب نہیں

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور

ع۷

═وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کر کے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہئے۔

(1)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام سمجھنا ممنوع اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام۔ بعض سود کو حلال کہنے پر مصر ہیں اور بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو مباح سمجھتے ہیں اور حلال═

عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِي الۡاَرۡضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَاۤ

عَنۡ رَّبِّكَ	مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ	فِي الۡاَرۡضِ	وَ	لَا	فِي السَّمَآءِ	وَ	لَاۤ
تیرے رب سے	ذرہ کی کوئی مقدار	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہ

زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور

اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِيۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ

اَصۡغَرَ	مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡبَرَ	اِلَّا	فِيۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر	ایک روشن کتاب میں (ہے)	سن لو	بیشک

ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ○ سن لو! بیشک

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾ۚ الَّذِيۡنَ

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ[1]	لَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾	الَّذِيۡنَ
اللہ کے اولیاء	نہ	کوئی خوف (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جو

اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ؕ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اٰمَنُوۡا	وَ	كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	لَهُمُ	الۡبُشۡرٰى[2]	فِي الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ
ایمان لائے	اور	ڈرتے رہے	ان کے لئے	خوشخبری (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور

فِي الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾ؕ وَ

فِي الۡاٰخِرَةِ	لَا تَبۡدِيۡلَ	لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ[3]	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾	وَ
آخرت میں	تبدیلی نہیں ہوتی	اللہ کے کلمات میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اور

آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

اولیاء کی شان، صفات اور بشارت

کفار کے جھٹلانے پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کو تسلی

= ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفلِ میلاد، فاتحہ، گیارہویں اور ایصالِ ثواب کے دیگر طریقوں کو حرام کہنے والے۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر افتراء باندھنے کی صورتیں ہیں۔

1 ...... لفظ "ولی" "وِلَاء" سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالٰی کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالٰی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ 2 ...... اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآنِ کریم میں =

وقف لازم

لَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ

لَا يَحۡزُنۡكَ	قَوۡلُهُمۡ	اِنَّ	الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا	هُوَ	السَّمِيۡعُ
غم میں نہ ڈالیں تمہیں	ان کی باتیں	بیشک	ساری عزت اللہ کے لئے (ہے)	وہی	سننے والا

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے، وہی سننے والا

عظمتِ خدا اور ردِّ شرک

الۡعَلِيۡمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ

الۡعَلِيۡمُ ﴿٦٥﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَنۡ	فِى السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنۡ
جاننے والا (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ ہی کے (ہیں)	جو	آسمانوں میں	اور	جو

جاننے والا ہے ○ سن لو! بیشک اللہ ہی مالک ہے سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

فِى الۡاَرۡضِ	وَ	مَا	يَتَّبِعُ	الَّذِيۡنَ	يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
زمین میں (ہیں)	اور	کس کی	پیروی کر رہے ہیں	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

زمین میں ہیں اور اللہ کے سوا اور شریکوں کی عبادت کرنے والے

شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا

شُرَكَآءَ	اِنۡ	يَّتَّبِعُوۡنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنۡ	هُمۡ	اِلَّا
شریکوں (کی)	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ تو صرف گمان کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ صرف

رات اور دن قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ

يَخۡرُصُوۡنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّيۡلَ (1)
جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں	وہی (ہے)	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	رات

جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں ○ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

═ جابجادی گئی ہے یا اس سے اچھے خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ 3...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہوسکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی زبان سے اپنے اولیاء رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيۡهِم اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ہیں۔

1...... رات اور دن دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ رات کے وقت آدمی آرام کر کے سکون حاصل کرتا، گزشتہ دن کی تھکاوٹ اتارتا اور اگلے دن کیلئے چاق و چوبند ہو جاتا ہے اور دن کے وقت آدمی ہزاروں کام سر انجام دیتا اور اس کے ساتھ دن کی روشنی سے بھی راحت و آرام پاتا ہے۔ اگر دن ختم ہو جائے اور ہمیشہ رات ہی رہے ═

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لِتَسْكُنُوْا	فِيْهِ	وَ	النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور	دن (بنایا)	آنکھ کھولنے والا	بیشک	اس میں

تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	انہوں نے کہا	بنالی	اللہ (نے)

سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ (کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ (1)	هُوَ	الْغَنِيُّ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
اولاد	پاکی ہے اسے	وہی	بے نیاز (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اولاد بنارکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور

فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

فِي الْاَرْضِ	اِنْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ سُلْطٰنٍ	بِهٰذَا	اَتَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
زمین میں (ہے)	نہیں	تمہارے پاس	کوئی دلیل	اس کی	کیا تم کہتے ہو	اللہ پر

زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
وہ (بات) جو	تمہیں معلوم نہیں	تم کہو	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جس کا تمہیں علم نہیں ○ تم فرماؤ: بیشک اللہ پر جھوٹ باندھنے

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ناکام ہوں گے

=تو زمین پر کچھ کھانے کو نہ اگ سکے گا اور سردی کی شدت بڑھنے سے انسان ہلاک ہو جائے اور اگر رات ختم ہو جائے اور ہمیشہ دن ہی رہے تو فصلیں سورج کی تپش سے جل جائیں اور لوگوں کا راحت و آرام چھن جائے۔ ان نعمتوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ ان ممالک میں رہنے سے ہو سکتا ہے جہاں کئی کئی مہینے دن یا کئی کئی مہینے رات رہتی ہے۔

1 ...... یہاں سے مشرکین کے اس قول ”اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے“ کے تین رد فرمائے گئے ہیں، پہلا رد تو کلمہ ”سُبْحٰنَهٗ“ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات اولاد سے منزہ و پاک ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا رد ”هُوَ الْغَنِيُّ“ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے=

نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں

الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا

الۡكَذِبَ	لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾	مَتَاعٌ(1)	فِي الدُّنۡيَا	ثُمَّ	اِلَيۡنَا
جھوٹ	وہ فلاح نہیں پائیں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	دنیا میں	پھر	ہماری طرف

والے فلاح نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر انہیں ہماری طرف

مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا

مَرۡجِعُهُمۡ	ثُمَّ	نُذِيۡقُهُمُ	الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ	بِمَا
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب	(اس کے) بدلے جو

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے میں شدید عذاب کا

حضرت نوح عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مخالفین سے جرأت مندانہ کلام

كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ

كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾	وَ	اتۡلُ	عَلَيۡهِمۡ	نَبَاَ نُوۡحٍ	اِذۡ	قَالَ
وہ کفر کرتے تھے	اور	پڑھ کر سناؤ	ان پر (انہیں)	نوح کی خبر	جب	اس نے کہا

مزہ چکھائیں گے ○ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے

لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِيۡ وَتَذۡكِيۡرِيۡ

لِقَوۡمِهٖ	يٰقَوۡمِ	اِنۡ	كَانَ كَبُرَ	عَلَيۡكُمۡ	مَّقَامِيۡ	وَ	تَذۡكِيۡرِيۡ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	اگر	بھاری ہے	تم پر	میرا قیام کرنا	اور	میرا نصیحت کرنا

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اگر میرا قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَعَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلۡتُ	فَاَجۡمِعُوۡۤا	اَمۡرَكُمۡ(2)	وَ
اللہ کی آیتوں کے ذریعے	تو اللہ ہی پر	میں نے بھروسہ کیا	تو تم جمع کرلو	اپنا کام	اور

تم پر بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو

==ہو سکتی ہے؟ تیسرا رد ''لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ'' میں ہے کہ تمام مخلوق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

1 ......یہاں کچھ لوگوں کے اِس شبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھنے والے بہت سے افراد عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ ناکام کہاں سے ہوئے؟ ان کے شبہ کے ازالے کیلئے فرمایا گیا کہ یہ عارضی آرام ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اعتبار انجام کا ہے==

شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا

شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ	لَا يَكُنْ	اَمْرُكُمْ	عَلَيْكُمْ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقْضُوْٓا
اپنے شریکوں (کو)	پھر	نہ رہے	تمہارا کام	تم پر	پوشیدہ	پھر	(جو چاہتے ہو اسے) پورا کر ڈالو

جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں

اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ط

اِلَيَّ	وَ	لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَمَا سَاَلْتُكُمْ	مِّنْ اَجْرٍ
میری طرف	اور	مجھے مہلت نہ دو	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو میں نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ

جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو O پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا،

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ لا وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ
نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہوں

میرا اجر تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ (2)	فَكَذَّبُوْهُ	فَنَجَّيْنٰهُ	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ
مسلمانوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	جو	اس کے ساتھ

مسلمانوں میں سے ہوں O تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور کشتی میں

فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا

فِي الْفُلْكِ	وَ	جَعَلْنٰهُمْ	خَلٰٓئِفَ	وَ	اَغْرَقْنَا
کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے بنادیا انہیں	جانشین	اور	ہم نے غرق کردیا

اس کے ساتھ والوں کو نجات دی اور انہیں ہم نے جانشین بنایا اور جنہوں نے

[illegible]

=اور ان کا انجام خراب ہی ہے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نہایت شجاع، بہادر، جری، باہمت اور اولُوالعزم ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ قادیانی نبی نہیں تھا کیونکہ وہ انتہا درجے کا ڈرپوک تھا، ساری زندگی اسی ڈر سے حج کو نہ گیا اور جہاں جانے سے اسے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا تھا وہاں نہ جاتا تھا۔

1 ...... یعنی میرا وعظ و نصیحت کرنا خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغِ دین پر اجرت نہ لی جائے، ہاں امامت وخطابت، تدریس اور تعلیمِ قرآن وغیرہ میں جہاں شریعت کی طرف سے اجازت ہے وہ جدا بات ہے لیکن اس میں بھی ممکن ہو تو بغیر پیسے ہی کے کام کرے۔=

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد رسول کی آمد اور کفار کا حال

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

كَانَ	كَیْفَ	فَانْظُرْ (1)	بِاٰیٰتِنَا	كَذَّبُوْا	الَّذِیْنَ
ہوا	کیسا	تو دیکھو	ہماری آیتوں کو	جھٹلایا	ان لوگوں کو جنہوں نے

ہماری آیتوں کی تکذیب کی انہیں ہم نے غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا کیسا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

اِلٰى قَوْمِهِمْ	رُسُلًا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	بَعَثْنَا	ثُمَّ	عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾
ان کی قوم کی طرف	کئی رسول	اس کے بعد	ہم نے بھیجے	پھر	ڈرائے گئے لوگوں کا انجام

انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا تھا ○ پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں کی طرف کئی رسول بھیجے

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا

بِمَا	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
(اس) پر جسے	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	تو وہ لائے ان کے پاس روشن دلیلیں

تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ کفار ایسے نہ تھے کہ اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

نَطْبَعُ	كَذٰلِكَ	مِنْ قَبْلُ	بِهٖ	كَذَّبُوْا
ہم مہر لگا دیتے ہیں	اسی طرح	(اس) سے پہلے	اس کو	انہوں نے جھٹلا دیا

ایمان لے آئیں جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ ہم اسی طرح سرکشوں کے

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعونیوں کا واقعہ

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ

هٰرُوْنَ	وَ	مُّوْسٰى	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	بَعَثْنَا	ثُمَّ	عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾
ہارون (کو)	اور	موسیٰ	ان کے بعد	ہم نے بھیجا	پھر	سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر

دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم دینِ اسلام قبول کرو یا نہ کرو مجھے دینِ اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس پر قائم ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام کی دعوت دینے کی بنا پر مجھے تمہاری طرف سے خواہ کیسی ہی اذیت پہنچے ہر حال میں مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اس میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاں کفار کے لئے بہت عبرت ہے کہ جو لوگ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کو جھٹلائیں گے ان پر ویسا عذاب آسکتا ہے جیسا حضرت نوح عَلَیْہِ

فرعونیوں کا معجزات کو جادو کہنا اور انہیں جواب

اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسۡتَکۡبَرُوۡا وَ کَانُوۡا

اِلٰی فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۠ئِہٖ	بِاٰیٰتِنَا	فَاسۡتَکۡبَرُوۡا	وَ	کَانُوۡا
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَہُمُ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا

قَوۡمًا مُّجۡرِمِیۡنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَہُمُ	الۡحَقُّ (۱)	مِنۡ عِنۡدِنَا	قَالُوۡۤا
جرم کرنے والے لوگ	توجب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	انہوں نے کہا

مجرم لوگ تھے ○ توجب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے:

اِنَّ ہٰذَا لَسِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوۡسٰۤی اَتَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَقِّ لَمَّا

اِنَّ	ہٰذَا	لَسِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۷۶﴾	قَالَ	مُوۡسٰۤی	اَتَقُوۡلُوۡنَ	لِلۡحَقِّ	لَمَّا
بیشک	یہ	ضرور کھلا جادو (ہے)	فرمایا	موسیٰ (نے)	کیا تم (ایسا) کہتے ہو	حق کے بارے	جب

بیشک یہ کھلا جادو ہے ○ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بدگمانی اور ایک سیاسی الزام

جَآءَکُمۡ ؕ اَسِحۡرٌ ہٰذَا ؕ وَ لَا یُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوۡۤا

جَآءَکُمۡ	اَسِحۡرٌ ہٰذَا	وَ	لَا یُفۡلِحُ	السّٰحِرُوۡنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوۡۤا
وہ آیا تمہارے پاس	کیا یہ جادو (ہے)	اور	فلاح نہیں پاتے	جادو کرنے والے	انہوں نے کہا

وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر فلاح نہیں پاتے ○ انہوں نے کہا:

اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَیۡہِ

اَجِئۡتَنَا	لِتَلۡفِتَنَا	عَمَّا	وَجَدۡنَا	عَلَیۡہِ
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ تم پھیر دو ہمیں	(اس دین) سے جو	ہم نے پایا	اس پر

آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہمیں اس (دین) سے پھیر دیں جس پر ہم نے

═ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر آیا، وہیں ایمان والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں کو مخالفین کے شر سے نجات دی اسی طرح انہیں بھی مخالفین کے شر سے بچائے گا۔

1 ...... فرعون اور اس کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حق پہچان لیا، اس کے باوجود وہ براہِ نفسانیت کہنے لگے کہ بیشک یہ کھلا جادو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک ═

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے مقابلہ

اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِؕ وَ مَا

اٰبَآءَنَا	وَ	تَكُوْنَ	لَكُمَا	الْكِبْرِيَآءُ[1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا
اپنے باپ دادا (کو)	اور	ہو جائے	تم دونوں کی	بڑائی	زمین میں	اور	نہیں

اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں تم دونوں کی بڑائی ہو جائے اور ہم تو تم پر

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾

نَحْنُ	لَكُمَا	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۸﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۷۹﴾
ہم	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور	کہا	فرعون (نے)	لے آؤ میرے پاس ہر علم والا جادوگر

ایمان لانے والے نہیں ○ اور فرعون نے کہا: ہر علم والے جادوگر کو میرے پاس لے آؤ ○

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا[2]	مَاۤ	اَنْتُمْ
پھر جب	آ گئے	جادوگر	(تو) کہا	ان سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو	تم

پھر جب جادوگر آ گئے تو ان سے موسیٰ نے کہا: ڈال دو جو تم

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	قَالَ	مُوْسٰى	مَا	جِئْتُمْ بِهِ
ڈالنے والے (ہو)	پھر جب	انہوں نے ڈال دیا	(تو) کہا	موسیٰ (نے)	جو	تم لائے ہو اسے

ڈالنے والے ہو ○ پھر جب انہوں نے ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا: جو تم لائے ہو

السِّحْرُؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ

السِّحْرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَيُبْطِلُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُصْلِحُ
(یہ) جادو (ہے)	بیشک	اللہ	اب باطل کر دے گا اسے	بیشک	اللہ	نہیں سنوارتا

یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللہ اسے باطل کر دے گا، اللہ فساد والوں کے کام کو

=وشبہات پیدا کر دیں، یہ فرعونیوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی پرانی روِش یہی چلتی آ رہی ہے کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ سمجھانے والے پر جھوٹے الزام لگا کر اور اسے اقتدار کا لالچی قرار دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ غلط اندازِ حکمرانی پر ٹوکا جائے تو حکمران کہنا شروع کر دیتے=

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾	وَ	يُحِقُّ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَلَوْ
فساد کرنے والوں کا کام	اور	حق کر دکھاتا ہے	اللہ	حق (کو)	اپنے کلمات کے ذریعے	اگرچہ

نہیں سنوارتا○ اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق کر دکھاتا ہے اگرچہ

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ ع فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

ع ۱۳/۲

كَرِهَ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَمَاۤ اٰمَنَ	لِمُوْسٰۤى	اِلَّا	ذُرِّيَّةٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ
برا مانیں	جرم کرنے والے	تو ایمان نہ لائے	موسیٰ پر	مگر	کچھ لوگ	اس کی قوم سے

مجرموں کو ناگوار ہو○ تو فرعون اور اس کے درباریوں کے خوف کی وجہ سے

ابتداءً حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر چند لوگ ایمان لائے

عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ

عَلٰى خَوْفٍ	مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهِمْ	اَنْ	يَّفْتِنَهُمْ	وَ
خوف (کی بنا) پر	فرعون اور اس کے درباریوں سے	کہ	وہ فتنہ (تکلیف) میں ڈال دے گا انہیں	اور

موسیٰ پر اس کی قوم میں سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا (اس ڈر سے) کہ فرعون انہیں

اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ

اِنَّ	فِرْعَوْنَ	لَعَالٍ[1]	فِى الْاَرْضِ	وَ	اِنَّهٗ
بیشک	فرعون	ضرور تکبر کرنے والا (تھا)	زمین میں	اور	بیشک وہ

تکلیف میں ڈال دے گا اور بیشک فرعون زمین میں تکبر کرنے والا تھا اور بیشک وہ

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	يٰقَوْمِ	اِنْ
ضرور حد سے گزرنے والوں میں سے (تھا)	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے میری قوم	اگر

حد سے گزرنے والوں میں سے تھا○ اور موسیٰ نے کہا، اے میری قوم! اگر

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کو توکل کی ہدایت

= ہیں کہ یہ لوگ ہماری حکومت ختم کر کے اپنی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں کو یہ اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

1 ...... فرعون کے بارے میں فرمایا کہ وہ متکبر تھا کیونکہ وہ خود کو خدا کہتا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا تکبر ہو سکتا ہے، نیز فرعون کو حد سے بڑھنے والا کہا گیا کیونکہ اس نے بندہ ہو کر بندگی کی حد سے گزرنے کی کوشش کی اور رب ہونے کا دعویدار بن گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حد میں رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی =

كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ بِاللّٰهِ فَعَلَيۡهِ تَوَكَّلُوۡۤا اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾

كُنۡتُمۡ اٰمَنۡتُمۡ	بِاللّٰهِ	فَعَلَيۡهِ	تَوَكَّلُوۡۤا	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	مُّسۡلِمِيۡنَ ﴿٨٤﴾
تم ایمان لائے ہو	اللہ پر	تو اسی پر	تم بھروسہ رکھو	اگر	تم ہو	مسلمان

تم اللہ پر ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان ہو تو اسی پر بھروسہ کرو ○

اہلِ ایمان کا جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

فَقَالُوۡا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً

فَقَالُوۡا	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلۡنَا	رَبَّنَا	لَا تَجۡعَلۡنَا	فِتۡنَةً (1)
تو انہوں نے کہا	اللہ ہی پر	ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	تو نہ بنا ہمیں	آزمائش

انہوں نے کہا، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَيۡهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو احکامِ الٰہی

لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحۡمَتِكَ مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَ

لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٥﴾	وَ	نَجِّنَا	بِرَحۡمَتِكَ	مِنَ الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٦﴾	وَ
ظالم لوگوں کے لئے	اور	نجات دے ہمیں	اپنی رحمت سے	کافروں کی قوم سے	اور

آزمائش نہ بنا ○ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ○ اور

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ اَنۡ تَبَوَّاٰ لِقَوۡمِكُمَا بِمِصۡرَ

اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلٰى مُوۡسٰى وَاَخِيۡهِ	اَنۡ	تَبَوَّاٰ	لِقَوۡمِكُمَا	بِمِصۡرَ
ہم نے وحی کی	موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف	کہ	تم دونوں بناؤ	اپنی قوم کے لئے	مصر میں

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات

بُيُوۡتًا وَّاجۡعَلُوۡا بُيُوۡتَكُمۡ قِبۡلَةً وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ

بُيُوۡتًا (2)	وَّ	اجۡعَلُوۡا	بُيُوۡتَكُمۡ	قِبۡلَةً (3)	وَّ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ
مکانات	اور	بناؤ	اپنے گھروں (کو)	نماز کی جگہ	اور	قائم رکھو	نماز	اور

بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور

== حد سے بڑھ جائے تو طوفان بن جاتا ہے اور آدمی حد سے بڑھ جائے تو شیطان بن جاتا ہے۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ہم پر غالب نہ کر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرما تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں اور یوں سرکشی و کفر میں بڑھ جائیں۔ 2 ...... گھر بنانا بھی سنتِ انبیاء عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ فخر کے لئے نہ ہو بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ہو۔ 3 ...... رہنے سہنے کے گھروں میں گھریلو مسجد بنانا، جسے مسجدِ بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے، لہٰذا یہ ہونا چاہیے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک و ==

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

اِنَّكَ	رَبَّنَاۤ	مُوْسٰى	قَالَ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۷﴾	بَشِّرِ
بیشک تو (نے)	اے ہمارے رب	موسیٰ (نے)	عرض کی	اور	مسلمانوں (کو)	خوشخبری سناؤ

مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ○ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تو نے

اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ زِیْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	اَمْوَالًا (1)	وَّ	زِیْنَةً	فِرْعَوْنَ وَ مَلَاَهٗ	اٰتَیْتَ
دنیا کی زندگی میں	مال	اور	زینت کا سامان	فرعون اور اس کے سرداروں (کو)	دیا

فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیدیا،

رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ

اطْمِسْ	رَبَّنَا	عَنْ سَبِیْلِكَ	لِیُضِلُّوْا	رَبَّنَا
برباد کر ڈال دے	اے ہمارے رب	تیرے راستے سے	تاکہ وہ بھٹکادیں	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے بھٹکادیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال

عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَ اشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰى

حَتّٰى	فَلَا یُؤْمِنُوْا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (2)	وَ اشْدُدْ	عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ
یہاں تک کہ	تو وہ ایمان نہ لائیں	ان کے دلوں پر	اور سختی ڈال دے	ان کے مالوں پر

برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

دعائے موسیٰ کی قبولیت

یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِیْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا

دَّعْوَتُكُمَا (3)	اُجِیْبَتْ	قَدْ	قَالَ	الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۸۸﴾	یَرَوُا
تم دونوں کی دعا	قبول کرلی گئی	بیشک	فرمایا	دردناک عذاب	وہ دیکھ لیں

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ○ (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

=صاف رکھیں اور اس میں عورت اعتکاف کرے۔

(1)......مال عام طور پر غفلت کا سبب بنتا ہے، اس لئے مالدار کو اپنے محاسبے کی زیادہ حاجت ہے کہ کہیں اس کے مال نے اسے غافل تو نہیں کر دیا۔ (2)......دل کی سختی بڑا عذاب ہے۔ دل کی سختی کا معنی ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو اور گناہ کرنے پر کوئی پشیمانی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔

(3)......یہاں دعا کی نسبت حضرت موسیٰ اور ہارون عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دونوں کی طرف کی گئی حالانکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دعا کرتے تھے اور=

بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تعاقب

ڈوبتے وقت فرعون کا اعلانِ ایمان اور اسے جواب

فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾ وَ

فَاسۡتَقِيۡمَا	وَ	لَا تَتَّبِعٰٓنِّ [1]	سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾	وَ
پس تم ثابت قدم رہو	اور	ہرگز پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کے راستے کی جو	علم نہیں رکھتے	اور

پس تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور

جٰوَزۡنَا بِبَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ

جٰوَزۡنَا	بِبَنِيۡٓ اِسۡرَآءِيۡلَ	الۡبَحۡرَ	فَاَتۡبَعَهُمۡ	فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ
ہم نے عبور کرادیا	بنی اسرائیل کو	دریا	تو پیچھا کیا ان کا	فرعون اور اس کے لشکروں (نے)

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کرادیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے

بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ قَالَ

بَغۡيًا	وَّ	عَدۡوًا	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَدۡرَكَهُ	الۡغَرَقُ	قَالَ
سرکشی	اور	ظلم (سے)	یہاں تک کہ	جب	پالیا اسے	غرق ہونے (نے)	(تو) کہنے لگا

سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آلیا تو کہنے لگا:

اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ

اٰمَنۡتُ	اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	الَّذِيۡۤ	اٰمَنَتۡ	بِهٖ
میں ایمان لایا	(اس بات پر) کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ جو	ایمان لائے	اس پر

میں اِس بات پر ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر

بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَ

بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ	وَ	اَنَا	مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿۹۰﴾	آٰلۡـٰٔنَ	وَ
بنی اسرائیل	اور	میں	مسلمانوں سے (ہوں)	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں ○ (اُسے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ

═ حضرت ہارون عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا، اسی لئے فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو قبولیتِ دعا میں دیر ہونے کی حکمتیں نہیں جانتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں یہ ضروری نہیں کہ فوراً ہی اس کا اثر ہو جائے بلکہ بعض اوقات حکمتِ الٰہی سے اس میں ایک عرصے کی تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

فرعون کی لاش عبرت کی نشانی

قَدۡ عَصَيۡتَ قَبۡلُ وَكُنۡتَ مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٩١﴾ فَالۡيَوۡمَ

قَدۡ	عَصَيۡتَ	قَبۡلُ	وَ	كُنۡتَ	مِنَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿٩١﴾	فَالۡيَوۡمَ
بیشک	تو نافرمان رہا	(اس سے) پہلے	اور	تو تھا	فساد کرنے والوں میں سے	تو آج

اس سے پہلے تو نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ○ آج

نُنَجِّيۡكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوۡنَ لِمَنۡ

نُنَجِّيۡكَ	بِبَدَنِكَ	لِتَكُوۡنَ	لِمَنۡ
ہم بچالیں گے تجھے	تیرے جسم کے ساتھ	تاکہ تو ہو جائے	(اس) کے لئے جو

ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو

خَلۡفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ عَنۡ اٰيٰتِنَا

خَلۡفَكَ	اٰيَةً	وَ	اِنَّ	كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ	عَنۡ اٰيٰتِنَا
تیرے بعد (آئے گا)	نشانی	اور	بیشک	بہت سے لوگ	ہماری آیتوں سے

اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے اور بیشک لوگ ہماری نشانیوں سے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہی اور ان کی ناشکری

لَغٰفِلُوۡنَ ﴿٩٢﴾ ع وَلَقَدۡ بَوَّاۡنَا بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ مُبَوَّاَ صِدۡقٍ وَّ ع ٩

لَغٰفِلُوۡنَ ﴿٩٢﴾ (1)	وَ	لَقَدۡ	بَوَّاۡنَا	بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	مُبَوَّاَ صِدۡقٍ (2)	وَّ
ضرور غافل (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے جگہ دی	بنی اسرائیل (کو)	سچ (عزت) کی جگہ	اور

ضرور غافل ہیں ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی اور

رَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡا حَتّٰى

رَزَقۡنٰهُمۡ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	فَمَا اخۡتَلَفُوۡا	حَتّٰى
ہم نے رزق عطا کیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	یہاں تک کہ

انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ پڑے مگر

(1)...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا اور فرعون کا انجام ذکر کیا اور اس واقعے کا اختتام اس کلام پر فرمایا۔ اس میں خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تاکہ وہ اپنی امت کو دلائل سے منہ موڑنے پر ڈرائیں اور ان واقعات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیں یہی ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصود ہے۔ (2)...... عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام، قدس اور اُردن، جو کہ نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہیں۔

جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

جَآءَهُمُ	الۡعِلۡمُ [1]	اِنَّ	رَبَّكَ	يَقۡضِىۡ	بَيۡنَهُمۡ	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
آگیاان کے پاس	علم	بیشک	تمہارارب	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

علم آنے کے بعد۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ کردے گا

فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۝٩٣ فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ مِّمَّاۤ

فِيۡمَا	كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ۝٩٣	فَاِنۡ	كُنۡتَ	فِىۡ شَكٍّ	مِّمَّاۤ
جس میں	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	تو اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو

جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ تو اے سننے والے! اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو جو

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـئَلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ

اَنۡزَلۡنَاۤ	اِلَيۡكَ	فَسۡـئَلِ الَّذِيۡنَ	يَقۡرَءُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	مِنۡ قَبۡلِكَ
ہم نے اتارا	تیری طرف	تو پوچھ لو ان لوگوں سے جو	پڑھتے ہیں	کتاب	تجھ سے پہلے

ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں،

لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ

لَقَدۡ	جَآءَكَ	الۡحَقُّ	مِنۡ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوۡنَنَّ
ضرور بیشک	آیا تیرے پاس	حق	تیرے رب کی طرف سے	پس تم ہرگز نہ ہو جانا

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تُو ہرگز

مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۝٩٤ ۙ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۝٩٤	وَ	لَا تَكُوۡنَنَّ	مِنَ الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا
شک کرنے والوں میں سے	اور	ہرگز نہ ہونا	ان لوگوں میں سے جنہوں نے	جھٹلایا

شک والوں میں نہ ہو ○ اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے

قرآن میں شک کرنے والوں کو تنبیہ

[1] ......یہاں علم سے مراد یا توریت ہے جس کے معنی میں یہودی آپس میں اختلاف کرتے تھے یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو سب یہودی آپ کے قائل اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے، کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد وعداوت کی وجہ سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآن مجید مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس علم کے ساتھ اللہ تعالٰی کی توفیق اور حقیقی معرفت نہ ہو وہ علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اور حجاب ہے۔

اذلی کافر کسی صورت ایمان نہ لائیں گے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَتَكُوْنَ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۹۵﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اللہ کی آیتوں کو	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ

حَقَّتْ	عَلَيْهِمْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَلَوْ	جَآءَتْهُمْ
پکی ہو چکی	ان پر	تیرے رب کی بات	وہ ایمان نہیں لائیں گے	اگرچہ	آجائے ان کے پاس

تیرے رب کی بات پکی ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اگرچہ ان کے پاس

قومِ یونس کے ایمان لانے پر دفعِ عذاب

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ

كُلُّ اٰيَةٍ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾	فَلَوْلَا	كَانَتْ
ہر نشانی	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	تو کیوں نہیں	ہوئی

ہر نشانی آجائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ

قَرْيَةٌ	اٰمَنَتْ	فَنَفَعَهَآ	اِيْمَانُهَآ	اِلَّا	قَوْمَ يُوْنُسَ (۱)	لَمَّآ
کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم	جب

کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم جب

اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹادیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور

(1)...... فرعون نے بھی آخری وقت میں توبہ کی تھی اور حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے بھی، لیکن فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی اور حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی توبہ قبول ہوگئی، ان دونوں کی توبہ میں واضح فرق ہے وہ یہ کہ فرعون نے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد توبہ کی تھی جبکہ حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر جب وہ نشانیاں ظاہر ہوئیں جو عذاب کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کرنے سے پہلے اسی وقت ہی توبہ کر لی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ نزولِ عذاب کے بعد توبہ قبول نہیں البتہ نزولِ عذاب سے پہلے صرف علاماتِ عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ

مَتَّعۡنٰهُمۡ	اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾	وَ	لَوۡ	شَآءَ	رَبُّكَ (1)
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	اور	اگر	چاہتا	تمہارا رب

ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ○ اور اگر تمہارا رب چاہتا

لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ

لَاٰمَنَ	مَنۡ	فِى الۡاَرۡضِ	كُلُّهُمۡ	جَمِيۡعًا	اَفَاَنۡتَ
(تو) ضرور ایمان لے آتا	جو	زمین میں (ہے)	ان کے تمام	سب	تو کیا تم

تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم

تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

تُكۡرِهُ	النَّاسَ	حَتّٰى	يَكُوۡنُوۡا	مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾
مجبور کروگے	لوگوں (کو)	یہاں تک کہ	وہ ہوجائیں	ایمان والے

لوگوں کو مجبور کروگے یہاں تک کہ مسلمان ہوجائیں؟ ○

حکمِ الٰہی کے بغیر کوئی ایمان نہیں لا سکتا

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ

وَ	مَا كَانَ	لِنَفۡسٍ	اَنۡ	تُؤۡمِنَ	اِلَّا	بِاِذۡنِ اللّٰهِ (2)
اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے	کہ	وہ ایمان لے آئے	مگر	اللہ کے حکم سے

اور کسی جان کو قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے

نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کو جواب

وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ

وَ	يَجۡعَلُ	الرِّجۡسَ	عَلَى الَّذِيۡنَ	لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	قُلِ
اور	اللہ ڈالتا ہے	عذاب	ان لوگوں پر جو	سمجھتے نہیں	تم کہو

اور اللہ ان لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو سمجھتے نہیں ○ تم فرماؤ:

1 ......اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کیلئے توفیقِ الٰہی شاملِ حال ہو، لہٰذا آپ کی خواہش و کوشش کے باوجود بھی جو لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم نہیں ہونا چاہئے۔ 2 ......جب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے تو بندہ اپنے اختیار سے ایمان قبول کرتا ہے، اپنے چاہنے کی وجہ سے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت کا ارادہ نہ کرے تو بندہ اپنی رغبت سے کفر پر رہتا ہے اور اس رغبت کا عذاب پاتا ہے۔ لہٰذا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ مجبور ہے کیونکہ بندے کی رغبت بھی مشیتِ الٰہی میں داخل ہے۔

کفارِ قریش کا ظاہری حال اور اُخروی نتیجہ

اُنْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ

اُنْظُرُوْا	مَاذَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا تُغْنِي	الْاٰيٰتُ
دیکھو	کیا ہے	آسمانوں اور زمین میں	اور	فائدہ نہیں دیتیں	نشانیاں

تم دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں) ہیں اور نشانیاں

وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ

وَ	النُّذُرُ	عَنْ قَوْمٍ	لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾	فَهَلْ
اور	ڈرانے والے (رسول)	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان نہیں لائیں گے	تو کیا (یعنی نہیں)

اور رسول ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے ○ تو انہیں

يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

يَنْتَظِرُوْنَ [1]	اِلَّا	مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ انتظار کر رہے	مگر	ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا جو	گزر گئے	ان سے پہلے

ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا انتظار ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

نزولِ عذاب کے وقت نجات پانے والے

قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

قُلْ	فَانْتَظِرُوْٓا	اِنِّيْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾	ثُمَّ
تم کہو	تو انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	پھر

تم فرماؤ: تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ پھر

نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

نُنَجِّيْ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	حَقًّا
ہم نجات دیں گے	اپنے رسولوں	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اسی طرح	حق (ہے)

ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ ہم پر اسی طرح

[1]......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ان لوگوں کا طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ گویا یہ لوگ گزشتہ امتوں کے دنوں جیسے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے زمانوں میں کفار کو اُن دنوں کے آنے سے ڈراتے تھے جن میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہوں جبکہ کفار اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے ہوئے عذاب نازل ہونے کی جلدی مچاتے تھے اسی طرح نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کفار بھی انہی کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو اعلانِ حق کا حکم

ع١٠ ١٥

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْنَا	نُنْجِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾	قُلْ (1)	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
ہم پر	(کہ) ہم نجات دیں	ایمان والوں (کو)	تم کہو	اے	لوگو

حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں ○ تم فرماؤ، اے لوگو!

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ

اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ شَكٍّ	مِّنْ دِيْنِيْ	فَلَاۤ اَعْبُدُ
اگر	تم ہو	کسی شبہ میں	میرے دین کی طرف سے	تو (جان لو) میں عبادت نہیں کروں گا

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو (جان لو کہ) میں ان چیزوں کی

الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ

الَّذِيْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	اَعْبُدُ
ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	اور	البتہ	میں عبادت کرتا ہوں

عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو البتہ میں اس اللہ کی

اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ

اللّٰهَ	الَّذِيْ	يَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
اللہ (کی)	جو	جان نکالے گا تمہاری	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ لا وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾	وَ	اَنْ	اَقِمْ	وَجْهَكَ
میں رہوں	ایمان والوں میں سے	اور	یہ کہ	سیدھا رکھو	اپنا چہرہ

میں ایمان والوں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ ہر باطل سے جدا رہ کر

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دین کا اظہار کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ وہ مشرکین سے علیحدہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر ہونے کی بجائے اعلانیہ ہونے لگے۔

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾	لَا تَكُوْنَنَّ	وَ	حَنِيْفًا	لِلدِّيْنِ
مشرکوں میں سے	ہرگز نہ ہونا	اور	ہر باطل سے جدا (رہتے ہوئے)	دین کے لئے

اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا ○

بت نفع نقصان کے مالک نہیں

وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ

وَ	لَا يَنْفَعُكَ	مَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا تَدْعُ	وَ
اور	تجھے نفع نہیں دے سکتا	(اس کی) جو	اللہ کے سوا	تو عبادت نہ کر	اور

اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾	اِذًا	فَاِنَّكَ	فَعَلْتَ	فَاِنْ	لَا يَضُرُّكَ
ظالموں میں سے (ہوگا)	اس وقت	تو بیشک تو	تو (ایسا) کرے	پھر اگر	تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا

نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا ○

مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرتِ الٰہی

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ

هُوَ	اِلَّا	لَهٗۤ	فَلَا كَاشِفَ	بِضُرٍّ	اللّٰهُ	يَّمْسَسْكَ (1)	اِنْ	وَ
وہی	مگر	اس کو	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	کوئی تکلیف	اللہ	پہنچائے تجھے	اگر	اور

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں

وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ

لِفَضْلِهٖ	فَلَا رَآدَّ	بِخَيْرٍ	يُّرِدْكَ	اِنْ	وَ
اس کے فضل کو	تو کوئی رد کرنے والا نہیں	بھلائی کا	وہ ارادہ فرمائے تیرے ساتھ	اگر	اور

اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

1 ...... یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاتے ہیں اور نقصان بھی جبکہ آیت میں کسی مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار کیا گیا ہے۔ اس سوال کا جواب آیت کے الفاظ میں ہی موجود ہے کہ مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک کر نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے نقصان کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس نقصان کو ٹال کر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

يُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ
وہ پہنچاتا ہے	اپنے (فضل) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	وہی	بخشنے والا

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ (1)	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَكُمُ	الْحَقُّ
مہربان (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	بیشک	آیا تمہارے پاس	حق

مہربان ہے ○ تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنِ اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے ہدایت حاصل کی	تو وہ صرف ہدایت حاصل کر رہا ہے

حق آیا تو جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی

ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا يَضِلُّ
اپنی جان کے لئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو وہ صرف گمراہ ہوتا ہے

ہدایت حاصل کر رہا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اپنے ہی نقصان کو

عَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَ

عَلَيْهَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾	وَ
اپنی (جان) پر	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگران	اور

گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ○ اور

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اتباعِ وحی و صبر کا حکم

(1)...... یعنی اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، تم فرماؤ کہ اے اہلِ مکہ! تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قرآن اور اس کا رسول محمد مصطفٰی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں تو اُن سے جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور اگر تم میں سے کوئی کفر کرے تو اس سے اللہ تعالٰی کا کچھ نقصان نہیں اور کوئی ایمان لائے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی نفع یا نقصان پہنچے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی گمراہی کا عذاب اسی کی ==

اِتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى

اِتَّبِعْ (1)	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَاصْبِرْ	حَتّٰى
پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور صبر کرو	یہاں تک کہ

اس وحی کی پیروی کرو جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کرتے رہو حتّٰی کہ

يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

يَحْكُمَ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
فیصلہ فرمادے	اللہ	اور	وہ	سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا (ہے)

اللہ فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○

آیات: 123 — رکوع: 10

سُوْرَةُ هُوْد مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اُحْكِمَتْ	اٰيٰتُهٗ	ثُمَّ
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حکمت والی ہیں	اس کی آیتیں	پھر

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

=جان پر ہوگا۔

(1)......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ آپ کی طرف جو وحی فرماتا ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور آپ کی قوم کے کفار کی طرف سے آپ کو جو اذیت پہنچتی ہے اس پر صبر کرتے رہیں حتّٰی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ان کے خلاف آپ کی مدد کا فیصلہ فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

قرآن مجید کا بنیادی پیغام اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا منصب

فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍۙ ﴿١﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

فُصِّلَتْ (1)	مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
انہیں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے	حکمت والے، خبردار کی طرف سے	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

انہیں حکمت والے، خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ○ کہ تم صرف اللہ کی

اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ

اللّٰهَ	اِنَّنِيْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِيْرٌ	وَّ
اللہ (کی)	بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	ڈرسنانے والا	اور

عبادت کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی کی

توبہ و استغفار کا حکم، اس کے فوائد اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو تنبیہ

بَشِيْرٌۙ ﴿٢﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

بَشِيْرٌ ﴿٢﴾	وَّ	اَنِ اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (2)	اِلَيْهِ
خوشخبری دینے والا (ہوں)	اور	یہ کہ تم معافی مانگو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو	اس کی طرف

خبریں دینے والا ہوں ○ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو

يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ

يُمَتِّعْكُمْ	مَّتَاعًا حَسَنًا	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَّ	يُؤْتِ
(تو) وہ فائدہ دے گا تمہیں	اچھا فائدہ	ایک مقررہ مدت تک	اور	دے گا

تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ

كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ	فَضْلَهٗ	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنِّيْۤ	اَخَافُ
ہر فضیلت والے (کو)	اس کا (یا) اپنا فضل	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک میں	خوف کرتا ہوں

اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام، مواعظ، واقعات اور غیبی خبریں ان میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی گئیں۔

2 ...... توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا رزق میں وسعت کیلئے بہتر عمل ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾	اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	وَ	هُوَ
تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	اللہ ہی کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	اور	وہ

عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿٤﴾	اَلَآ	اِنَّهُمْ	يَثْنُوْنَ	صُدُوْرَهُمْ [1]
ہر چیز پر	قادر (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ	دوہرے کرتے ہیں	اپنے سینے

ہر شے پر قادر ہے ○ سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ

لِيَسْتَخْفُوْا	مِنْهُ	اَلَا	حِيْنَ	يَسْتَغْشُوْنَ
تاکہ چھپ جائیں	اس (اللہ) سے	سن لو	جس وقت	وہ (بدن) ڈھانپ لیتے ہیں

تاکہ اللہ سے چھپ جائیں۔ سن لو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

ثِيَابَهُمْ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
اپنے کپڑوں (سے)	(اس وقت بھی) اللہ جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور

يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾
وہ ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو

ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○

بندے کا کوئی حال اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں

1..... مفسرین نے اس آیت کے مختلف شانِ نزول بیان کئے ہیں، ان میں سے 2 شانِ نزول یہ ہیں (1) اخنس بن شریق بہت شیریں گفتار شخص تھا، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ (2) بعض منافقین کی عادت تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے، سر نیچا کرتے اور چہرہ چھپالیتے تاکہ انہیں آپ دیکھ نہ پائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

12

رزق کی ذمہ داری اور علمِ الٰہی کا بیان

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ [1]	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ [2]	رِزْقُهَا
اور	نہیں	کوئی جاندار	زمین میں	مگر	اللّٰہ (کے ذمۂ کرم) پر	اس کا رزق (ہے)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللّٰہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ

وَ	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا	وَ	مُسْتَوْدَعَهَا	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کا ٹھکانہ	اور	اسے سپرد کئے جانے کی جگہ	سب کچھ

اور وہ ہر ایک کے ٹھکانے اور سپرد کئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ

آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد

فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝٦	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور

ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے ○ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

الْاَرْضَ	فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَّ	كَانَ	عَرْشُهٗ	عَلَى الْمَآءِ [3]	لِيَبْلُوَكُمْ
زمین (کو)	چھ دن میں	اور	تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ

موت کے بعد اٹھائے جانے کا سن کر کفار کا جواب

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ

اَيُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	لَئِنْ	قُلْتَ	اِنَّكُمْ
تم میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (کے اعتبار سے)	اور	ضرور اگر	تم کہو	بیشک تمہیں

تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو: (اے لوگو!) تمہیں

1 ...... ہر وہ جانور جو زمین پر چلتا ہو اسے "دابۃ" کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو "دابۃ" کہتے ہیں جبکہ آیت میں اس سے مطلقاً جاندار مراد ہے لہٰذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جانداروں کو رزق دینا اور ان کی کفالت کرنا اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لازم فرما لیا ہے اور وہ اپنے فضل و رحمت سے اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ تھی اگرچہ دونوں میں فاصلہ تھا یعنی یہ کہ عرش اسی مقام میں تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں آسمان کے اوپر اور پانی اسی جگہ تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں زمین کے نیچے اگرچہ اس وقت سات آسمان اور سات زمینیں نہ تھیں۔

مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

مَّبْعُوْثُوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ	لَيَقُوْلَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
اٹھایا جائے گا	مرنے کے بعد	بیشک ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا تو کافر ضرور کہیں گے کہ

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَىٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝	وَ	لَىٕنْ	اَخَّرْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ
یہ	مگر	کھلا جادو	اور	ضرور اگر	ہم مؤخر کردیں	ان سے	عذاب

یہ (قرآن) تو کھلا جادو ہے ○ اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی مدت تک کے لئے

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ	لَّيَقُوْلُنَّ	مَا	يَحْبِسُهٗ	اَلَا	يَوْمَ
کچھ گنی ہوئی مدت تک	(تو) ضرور کہیں گے	کس چیز نے	روکا ہوا ہے اسے	خبردار	(جس) دن

عذاب میں دیر کردیں تو ضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ خبردار! جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

يَاْتِيْهِمْ	لَيْسَ	مَصْرُوْفًا	عَنْهُمْ	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
وہ آئے گا ان پر	نہیں	پھیرا جائے گا	ان سے	اور	گھیر لے گا	ان کو

وہ عذاب ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا نہیں جائے گا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ وَلَىٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ [1]	وَ	لَىٕنْ	اَذَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنَّا
وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں	انسان (کو)	اپنی طرف سے

وہی ان کو گھیرے ہوئے ہوگا ○ اور اگر ہم انسان کو اپنی

عذاب میں دیر ہونے پر کفار کا تمسخر اور انجامِ تمسخر

نعمت چھن جانے پر انسان کی مایوسی اور ناشکری

ع ۱

[1] دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا ہلاکت کا سبب ہے، اس لئے ہر عقلمند انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا رہے اور اس کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "میری عزت کی قسم! میں اپنے کسی بندے پر نہ دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہے گا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔ (کنز العمال، ۲/۲۸۳، الحدیث: ۵۸۷۸، الجزء الثالث)

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿۹﴾

رَحْمَةً	ثُمَّ	نَزَعْنٰهَا	مِنْهُ	اِنَّهٗ	لَيَئُوْسٌ	كَفُوْرٌ ﴿۹﴾
رحمت	پھر	ہم چھین لیں اسے	اس سے	(تو) بیشک وہ	ضرور بڑا مایوس	ناشکرا (ہو جاتا ہے)

کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا) ہے ○

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

وَ	لَئِنْ	اَذَقْنٰهُ	نَعْمَآءَ	بَعْدَ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ
اور	ضرور اگر	ہم چکھا دیں اسے	نعمت	(اس) مصیبت کے بعد	(جو) پہنچی اسے

اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ

لَيَقُوْلَنَّ	ذَهَبَ	السَّيِّاٰتُ	عَنِّيْ	اِنَّهٗ
(تو) ضرور کہے گا	چلی گئیں، دور ہو گئیں	برائیاں	مجھ سے	بیشک وہ

مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت)

لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾ لا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ

لَفَرِحٌ	فَخُوْرٌ ﴿۱۰﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا (1)	وَ
ضرور بہت خوش ہونے والا	تکبر کرنے والا (ہو جاتا ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے ○ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	مغفرت	اور	بڑا ثواب (ہے)

اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○

مصیبت کے بعد نعمت ملنے پر انسان کا فخر و تکبر

صبر کرنے والے نیک لوگوں کا استثناء اور ان کا صلہ

(1)...... نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! یہاں اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا کفار کا طرزِ عمل آج بعض مسلمانوں میں بھی نظر آ رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر افسردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا جذبۂ تبلیغ اور کفار کے اعتراضات کا جواب

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌۢ [1]	بَعْضَ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَ
تو کیا تم	چھوڑنے والے (ہو)	(اس میں سے) کچھ	جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور

تو کیا تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اس میں سے کچھ چھوڑ دو گے اور

ضَآىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

ضَآىِٕقٌۢ	بِهٖ	صَدْرُكَ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ
تنگ ہونے والا (ہے)	اس کے سبب	تمہارا سینہ، دل	کہ	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا

اس پر تمہارا دل اس وجہ سے تنگ ہو جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ان پر

عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْهِ	كَنْزٌ	اَوْ	جَآءَ	مَعَهٗ	مَلَكٌ	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آتا	اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	تم صرف

کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو

نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نَذِيْرٌ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
ڈر سنانے والے (ہو)	اور	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں

ڈر سنانے والے ہو، اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں:

مخالفین کو قرآنِ مجید جیسی دس سورتیں بنا کر دکھانے کا چیلنج

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

افْتَرٰىهُ	قُلْ	فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ	مِّثْلِهٖ	مُفْتَرَيٰتٍ
اس نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	تو لے آؤ دس سورتیں	اس کے جیسی	خود سے بنائی ہوئی

یہ قرآن نبی نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

[1]......اس آیت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رسالت کی ادائیگی میں کمی کرنے والے نہیں اور اُس نے اُنہیں اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغِ رسالت کی تاکید فرمائی ہے اور اس تاکید میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ اُن کا مذاق اڑانا تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ڈال سکتا۔

دنیاوی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طلبگاروں کا انجام

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾

وَّ	ادْعُوْا	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾
اور	بلالو	جسے (بلانے کی) تم طاقت رکھتے ہو	اللّٰہ کے سوا	اگر	تم ہو	سچے

اور اگر تم سچے ہو تو اللّٰہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو ○

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَكُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ	اُنْزِلَ	بِعِلْمِ اللّٰهِ	وَ
تو اگر وہ جواب نہ دے سکیں	تمہیں	تو جان لو	کہ	اسے اتارا گیا ہے	اللّٰہ کے علم سے	اور

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللّٰہ کے علم ہی سے اتارا گیا ہے اور

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

اَنْ	لَّاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾	مَنْ	كَانَ يُرِيْدُ[1]
یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کیا	تم	ماننے والے (ہو)	جو	چاہتا ہے

(جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ○ جو دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَ	زِيْنَتَهَا	نُوَفِّ	اِلَيْهِمْ	اَعْمَالَهُمْ
دنیا کی زندگی	اور	اس کی زینت	ہم پورا دیں گے	ان کی طرف	ان کے اعمال (کا بدلہ)

اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ

فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ

فِيْهَا	وَ	هُمْ	فِيْهَا	لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	لَيْسَ
اس (دنیا) میں	اور	وہ	اس میں	کمی نہ کئے جائیں گے	یہ	وہ لوگ ہیں جو	نہیں ہے

دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

1 ...... جو شخص اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال اُنہوں نے طلبِ دُنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق اور کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کردیں گے اور ان اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب وزینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا

لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	النَّارُ	وَ	حَبِطَ	مَا	صَنَعُوْا	فِيْهَا
ان کے لئے	آخرت میں	مگر	آگ	اور	برباد ہو گیا	جو	انہوں نے کیا	اس (دنیا) میں

آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا

وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَيِّنَةٍ [1]
اور	باطل ہوئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	تو کیا جو	ہو	روشن دلیل پر

وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ

مِّنْ رَّبِّهٖ	وَ	يَتْلُوْهُ	شَاهِدٌ	مِّنْهُ	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اپنے رب کی طرف سے	اور	پیچھے آئے اس پر	ایک گواہ	اس (اللہ) کی طرف سے	اور	اس سے پہلے

روشن دلیل پر ہو اور اللہ کی طرف سے اس پر ایک گواہ آئے اور

كِتٰبُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ

كِتٰبُ مُوْسٰى	اِمَامًا	وَّ	رَحْمَةً	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ
موسیٰ کی کتاب (موجود ہے)	(جو) پیشوا	اور	رحمت (ہے)	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ لوگ اس پر

بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ

بِهٖ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ	مِنَ الْاَحْزَابِ	فَالنَّارُ
اس (قرآن) پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا	تمام گروہوں میں سے	تو آگ

ایمان لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے تو آگ

رضائے الٰہی کے طلبگاروں کا بیان

منکرینِ قرآن کا انجام

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے وہ یہودی مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے، جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور "گواہ" سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے مراد قرآنِ پاک اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اہلِ ایمان اور "گواہ" سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ

مَوْعِدُهٗ	فَلَا تَكُ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّنْهُ(1)	اِنَّهُ	الْحَقُّ
اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو تُو نہ ہو	شک میں	اس سے متعلق	بیشک وہ	حق (ہے)

اس کا وعدہ ہے۔ تو اے سننے والے! تجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تیرے رب کی طرف سے	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون	زیادہ ظالم

تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ

مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اُولٰٓىِٕكَ	یُعْرَضُوْنَ
(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یہ لوگ	پیش کیے جائیں گے

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے حضور

عَلٰى رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ

عَلٰى رَبِّهِمْ	وَ	یَقُوْلُ	الْاَشْهَادُ	هٰۤؤُلَآءِ	الَّذِیْنَ
اپنے رب پر (کے حضور)	اور	کہیں گے	گواہی دینے والے	یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے

پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِیْنَ

كَذَبُوْا(2)	عَلٰى رَبِّهِمْ	اَلَا	لَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾	الَّذِیْنَ
جھوٹ بولا تھا	اپنے رب پر	خبردار	اللہ کی لعنت (ہے)	ظالموں پر	وہ لوگ جو

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ وہ جو

اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کی بروزِ قیامت رسوائی

کفار کے تین بڑے جرم

1 ...... یہاں دینِ اسلام کے صحیح ہونے اور قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے، یا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے آخرت میں جو آگ کا وعدہ ہے، اس میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے کفار و منافقین کی بڑی رسوائی ہوگی، حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ بولا تھا اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری، ۳/۲۴۶، الحدیث: ۴۶۸۵، مسلم، ص۱۴۸۱، الحدیث: ۵۲(۲۷۶۸))

کافروں کی بے بسی، عذاب اور اُخروی خسارہ

وقف لازم

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ

يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا(1)	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ
روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	اور	وہ	آخرت کا

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾	اُولٰٓئِكَ	لَمْ يَكُوْنُوْا	مُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	نہیں ہیں	عاجز کرنے والے	زمین میں	اور

انکار کرنے والے ہیں ○ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	يُضٰعَفُ	لَهُمُ
نہیں ہے	ان کے لئے	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے

اللہ کے سوا ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے عذاب کو

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَ مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

الْعَذَابُ	مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ	السَّمْعَ(2)	وَ	مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾
عذاب	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	سننے (کی)	اور	نہ وہ دیکھتے تھے

کئی گنا بڑھادیا جائے گا۔ وہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں	اپنی جانیں	اور	گم ہوگئے	ان سے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ان کے بہتان

1......اس آیت میں وہ کفار و مشرکین بھی شامل ہیں جو ایمان کا سیدھا راستہ چھوڑ کر کفر والا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ مرتدین بھی شامل ہیں جو قرآن کی معنوی تحریف کرکے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور عام مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرتے ہیں اور آیات کے وہ معنی کرتے ہیں جو متواتر معانی کے خلاف ہیں اگر انہیں آخرت کا ڈر ہوتا تو یہ جرأت کبھی نہ کرتے۔

2......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی بھلائی کی بات سن کر نفع نہیں اُٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

جنتی لوگوں کا بیان

مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
جو	وہ بہتان باندھتے تھے	یقیناً	بیشک وہ	آخرت میں	وہی

گم ہوگئے ○ یہ لوگ لازمی طور پر آخرت میں

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَخْبَتُوْۤا	اِلٰى رَبِّهِمْ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ
اچھے، نیک	اور	عاجزی کی، رجوع کیا	اپنے رب کی طرف	یہی لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ

کئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو یہی لوگ جنتی ہیں، وہ

مومنین و کفار میں فرق

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ	كَالْاَعْمٰى	وَ	الْاَصَمِّ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	دونوں گروہوں کی مثال	(ایسی ہے) جیسے (ایک) اندھا	اور	بہرا

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

وَ	الْبَصِيْرِ	وَ	السَّمِيْعِ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ	مَثَلًا
اور	(دوسرا) دیکھنے والا	اور	سننے والا	کیا	دونوں برابر ہیں	حالت (میں)

اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟

1 ...... اپنی اُخروی بھلائی اور بہتری کے مقابلے میں دنیا کی بھلائی اور بہتری کو ترجیح دینا انتہائی خسارے کا باعث ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی زیادہ کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ''ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر اور وہ معمولی سی دنیاوی منفعت کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔ (مسلم، ص۷۳، الحدیث: ۱۸۶(۱۱۸))

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنی قوم کو تبلیغ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ

اِلٰى قَوْمِهٖۤ	نُوْحًا	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾
اس کی قوم کی طرف	نوح (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟○ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اِلَّا	لَّا تَعْبُدُوْۤا	اَنْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٢٥﴾	لَكُمْ	اِنِّیْ
مگر	تم نہ عبادت کرو	کہ	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	تمہارے لئے	(انہوں نے کہا) بیشک میں

(انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں○ کہ اللہ کے سوا

اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ

فَقَالَ	عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿٢٦﴾ [1]	عَلَیْكُمْ	اَخَافُ	اِنِّیْۤ	اللّٰهَ
تو کہا	دردناک دن کے عذاب (کا)	تمہارے اوپر	خوف کرتا ہوں	بیشک میں	اللہ (کی)

کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں○ تو اس کی

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رسالت پر تین اعتراضات

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

اِلَّا	مَا نَرٰىكَ	مِنْ قَوْمِهٖ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	الْمَلَاُ
مگر	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	اس کی قوم میں سے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	سرداروں (نے)

قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا

اِلَّا	اتَّبَعَكَ	مَا نَرٰىكَ	وَ	مِّثْلَنَا [2]	بَشَرًا
مگر	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	اور	اپنے جیسا	آدمی

سمجھتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف

1 ...... دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہو گا۔

2 ...... اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآنِ پاک میں جابجا ان کے تذکرے ہیں، اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا قوم سے خطاب

الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى

الَّذِيْنَ	هُمْ	اَرَاذِلُنَا[1]	بَادِيَ الرَّاْيِ	وَ	مَا نَرٰى
ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کمینے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور	ہم نہیں دیکھتے

ہمارے سب سے کمینے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کرلی ہے اور ہم

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ[2]	بَلْ	نَظُنُّكُمْ	كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ
تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا

تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا:

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

يٰقَوْمِ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ
اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور

اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور

اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ

اٰتٰىنِيْ	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِهٖ	فَعُمِّيَتْ	عَلَيْكُمْ
اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو	تمہارے اوپر

اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	وَ	اَنْتُمْ	لَهَا	كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کردیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور

تو کیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور

1 ...... کمینوں سے اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں گھٹیا پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ قول خالصتاً جہالت پر مبنی تھا کیونکہ انسان کا حقیقی مرتبہ دین کی پیروی اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے جبکہ مال و منصب اور پیشے کو اس میں دخل نہیں، دیندار، نیک سیرت، پیشہ ور کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ 2 ...... ان کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی تھا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت فضیلت کا سبب ہے نہ کہ مال و ریاست۔ حیرت کی بات ہے کہ یہی سابقہ جاہلیت ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ گمراہ یا فاسق لوگ عموماً مالدار ہوتے ہیں جبکہ دیندار لوگ ==

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

يٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو

عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ

عَلَى اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِطَارِدِ (1)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّهُمْ
اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	نہیں	میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بیشک وہ

اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۲۹

مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَ	لٰكِنِّيْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۲۹
ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ

اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل جاہل قوم سمجھتا ہوں ○

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

وَ	يٰقَوْمِ	مَنْ	يَّنْصُرُنِيْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ
اور	اے میری قوم	کون	مدد کرسکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کردوں تو مجھے اللہ سے

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۳۰ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

طَرَدْتُّهُمْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۳۰	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
میں دور کردوں انہیں	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا	تم سے

کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

کافر سرداروں کے اعتراضات کا جواب

=غریب اور پھر یہی فاسق و گمراہ لوگ غریبوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

1 ...... قوم نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ جواب دیا، اس سے معلوم ہوا کہ دیندار غریبوں کو حقیر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے، اس میں ہمارے زمانے کے ان مالداروں کے لئے بڑی عبرت ہے جو غریب علماء کرام، طلباءِ دین، مبلغین وغیرہ کو دو کوڑی کی عزت دینے کو تیار نہیں ہوتے، چندہ بھی دینا ہو تو دس چکر لگوا کر اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر دیں گے اور دینے کے بعد انہیں اپنا نوکر سمجھیں گے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ=

عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ

عِنْدِیْ	خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ (1)	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ
میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	میں نہیں کہتا

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ

اِنِّیْ	مَلَكٌ	وَّ	لَاۤ اَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	تَزْدَرِیْۤ
(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں

غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کا جواب

اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ

اَعْیُنُكُمْ	لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	خَیْرًا	اَللّٰهُ
تمہاری نگاہیں	ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ

حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا

اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	اِنِّیْۤ	اِذًا
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں	اس وقت

خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں تو

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۳۱ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۳۱	قَالُوْا	یٰنُوْحُ	قَدْ	جٰدَلْتَنَا
ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے

ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا ○ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا

قوم کا مطالبۂ عذاب اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

= الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جواب سے پیر صاحبان، علماء و خطباء کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مالداروں کو اپنے قرب میں جگہ دینا، ان کی فرمائش پر فوراً ان کے گھر حاضر ہو جانا جبکہ غریبوں کو خود سے کچھ فاصلے پر رکھنا اور ان کی بار بار کی فریادوں کے باوجود بھی ان پر شفقت نہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے شایانِ شان ہے۔

1 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے آپ پر تین اعتراضات کئے تھے، پہلا یہ کہ "تم ہم سے زیادہ مالدار نہیں ہو" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کب کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں۔ دوسرا یہ کہ "تمہاری پیروی ہمارے حقیر و کمتر لوگوں نے کی ہے" اس کے =

کفار کا ایک الزام اور اس کا جواب

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ

فَاَكْثَرْتَ	جِدَالَنَا	فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَآ	اِنْ	كُنْتَ
توتم نے بہت کرلیا	ہم سے جھگڑا	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اور بہت زیادہ جھگڑا کرلیا ہے تو اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا	يَاْتِيْكُمْ بِهِ	اللّٰهُ	اِنْ	شَآءَ [1]	وَ
سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے	اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور

تم ہمیں دیتے رہتے ہو ○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ

مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا يَنْفَعُكُمْ	نُصْحِيْٓ	اِنْ
نہیں	تم	(اسے) عاجز کرسکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر

تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے ○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو تب بھی

اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ

اَرَدْتُّ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ	اَنْ	يُّغْوِيَكُمْ
میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کردے تمہیں

میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

هُوَ	رَبُّكُمْ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
وہ	تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں

وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا یہ کہتے ہیں کہ

=جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ "تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو" اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتہ ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بدعملی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غیب کی خبر

ع ۳ ۲

اِفْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَ اَنَا

اِفْتَرٰىهُ	قُلْ	اِنِ افْتَرَيْتُهٗ	فَعَلَیَّ	اِجْرَامِیْ	وَ	اَنَا
اس نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	اگر میں خود بنالوں اسے	تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور	میں

یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں

بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ

بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	اُوْحِیَ	اِلٰی نُوْحٍ (1)	اَنَّهٗ
بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور	وحی بھیجی گئی	نوح کی طرف	کہ

تمہارے جرم سے بیزار ہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

لَنْ یُّؤْمِنَ	مِنْ قَوْمِكَ	اِلَّا	مَنْ	قَدْ	اٰمَنَ
ہرگز ایمان نہیں لائے گا	تمہاری قوم میں سے	مگر	وہ جو	بیشک (پہلے)	ایمان لاچکا

تمہاری قوم میں سے مسلمان ہو جانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا

کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی سفارش کی ممانعت

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ۚۖ وَ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا

فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ	بِاَعْیُنِنَا
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	بناؤ	کشتی	ہمارے سامنے

تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو یہ کررہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے

وَ وَحْیِنَا وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ

وَ	وَحْیِنَا	وَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ	فِی الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ہمارے حکم (سے)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے	ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا

کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

(1)...... اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ان کی قوم کے جو لوگ کفر پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ایمان قبول کرنا محال ہے لہٰذا ان کے ایمان قبول کرنے کی توقع نہ رکھیں۔ ایمان لانے والے حضرات کی تعداد مفسرین کے بیان کے مطابق تقریباً اسی (80) تھی۔

کشتی بنانے پر قوم کا مذاق اڑانا اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَ كُلَّمَا مَرَّ

اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	یَصْنَعُ (1)	الْفُلْكَ	وَ	كُلَّمَا	مَرَّ
بیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور	جب کبھی	گزرتے

بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے

عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ

عَلَیْهِ	مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ
اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا

جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا:

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا

اِنْ	تَسْخَرُوْا	مِنَّا	فَاِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا
اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو	ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)	جیسے

اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ یَّاْتِیْهِ	عَذَابٌ
تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے

یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾

یُّخْزِیْهِ	وَ	یَحِلُّ	عَلَیْهِ	عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (2)
جو ذلیل ورسوا کردے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب

جو اسے ذلیل ورسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○

1 ...... مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، ایک قول کے مطابق اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اُونچائی تیس گز تھی۔ اس میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ نیچے والے درجے میں جنگلی جانور، درندے اور حشرات الارض تھے۔ درمیانی درجے میں چوپائے وغیرہ اور اوپر والے درجے میں خود حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ کے ساتھی اور حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسد مبارک اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا، پرندے بھی اُوپر والے درجہ میں ہی تھے۔

2 ...... پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

عذاب کی نوعیت اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ

حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّوْرُ (1)	قُلْنَا	احْمِلْ
یہاں تک کہ	جب	آگیا	ہمارا حکم	اور	ابلنے لگا	تنور	(تو) ہم نے فرمایا	سوار کرلو

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ

فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ	زَوْجَيْنِ	اثْنَيْنِ	وَ	اَهْلَكَ
اس (کشتی) میں	ہر (جنس میں) سے	ایک جوڑا (یعنی نر و مادہ)	دو عدد	اور	اپنے گھر والوں (کو)

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہو چکی ہے

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ

اِلَّا	مَنْ (2)	سَبَقَ	عَلَيْهِ	الْقَوْلُ	وَ	مَنْ	اٰمَنَ	وَ
مگر	وہ جو	پہلے (طے) ہو چکی	اس پر	بات	اور	(اسے سوار کرلو) جو	ایمان لایا	اور

ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہلِ ایمان کو کشتی میں سوار کرلو اور

کشتی میں سواری

مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ۞٤٠ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا

مَاۤ اٰمَنَ	مَعَهٗۤ	اِلَّا	قَلِيْلٌ ۞٤٠	وَ	قَالَ	ارْكَبُوْا	فِيْهَا
ایمان نہیں لائے	اس کے ساتھ	مگر	تھوڑے	اور	کہا	سوار ہو جاؤ	اس میں

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ○ اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہو جاؤ۔

قرء حفص بفتح المیم
واماله الراء ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ

بِسْمِ اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا	وَ	مُرْسٰىهَا	اِنَّ	رَبِّيْ	لَغَفُوْرٌ
اللہ کے نام پر (ہے)	اس کا چلنا	اور	اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	ضرور بخشنے والا

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس تنور سے روئے زمین مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔

2 ...... ان سے مراد حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی واعلہ ہے جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیٹا کنعان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کا بھی فیصلہ فرمادیا۔

رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۟ قف وَ

رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾	وَ	هِيَ	تَجْرِيْ	بِهِمْ	فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ [1]	وَ
مہربان (ہے)	اور	وہ	چل رہی تھی	ان کے سمیت	پہاڑوں جیسی موجوں میں	اور

مہربان ہے ○ اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور

نَادٰى نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ

نَادٰى	نُوْحُ ِۨابْنَهٗ	وَ	كَانَ	فِيْ مَعْزِلٍ	يّٰبُنَيَّ	ارْكَبْ
پکارا	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	اور	وہ تھا	ایک کنارے میں	اے میرے بیٹے	سوار ہو جا

نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! تو

مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ

مَّعَنَا	وَ	لَا تَكُنْ	مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾	قَالَ	سَاٰوِيْۤ
ہمارے ساتھ	اور	تو نہ ہو	کافروں کے ساتھ	اس نے کہا	میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں

ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ○ بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی پہاڑ کی

اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ

اِلٰى جَبَلٍ	يَّعْصِمُنِيْ	مِنَ الْمَآءِ	قَالَ	لَا عَاصِمَ	الْيَوْمَ
پہاڑ کی طرف	وہ بچا لے گا مجھے	پانی سے	فرمایا	کوئی بچانے والا نہیں	آج

پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَ حَالَ

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	وَ	حَالَ
اللہ کے حکم (عذاب) سے	مگر	(وہی بچے گا) جس پر	اس نے رحم فرما دیا	اور	حائل ہو گئی

کوئی بچانے والا نہیں مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرما دے اور ان کے درمیان میں

کشتی کی روانی اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیٹے کو پکار

بیٹے کو جواب اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

1 ...... جب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو چالیس دن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شدت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔

عذاب کے اختتامی معاملات

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ

بَيْنَهُمَا	الْمَوْجُ	فَكَانَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾	وَ	قِيْلَ (1)	يٰۤاَرْضُ
ان کے درمیان	موج،لہر	تو وہ ہوگیا	غرق کئے جانے والوں میں سے	اور	کہا گیا	اے زمین

لہر حائل ہوگئی تو وہ بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہوگیا○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین!

ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَ

ابْلَعِيْ	مَآءَكِ	وَ	يٰسَمَآءُ	اَقْلِعِيْ	وَ	غِيْضَ	الْمَآءُ	وَ
نگل جا	اپنا پانی	اور	اے آسمان	تھم جا	اور	خشک کردیا گیا	پانی	اور

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کردیا گیا اور

قُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا

قُضِيَ	الْاَمْرُ	وَ	اسْتَوَتْ	عَلَى الْجُوْدِيِّ	وَ	قِيْلَ	بُعْدًا
پورا کردیا گیا	کام	اور	کشتی ٹھہر گئی	جودی (پہاڑ) پر	اور	فرمادیا گیا	دوری (ہے)

کام تمام ہوگیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرمادیا گیا: ظالموں

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیٹے سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾	وَ	نَادٰى	نُوْحٌ	رَّبَّهٗ	فَقَالَ
ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	پکارا	نوح (نے)	اپنے رب (کو)	تو عرض کی

کے لئے دوری ہے○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی:

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

رَبِّ	اِنَّ	ابْنِيْ	مِنْ اَهْلِيْ	وَ	اِنَّ	وَعْدَكَ
اے میرے رب	بیشک	میرا بیٹا (بھی)	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	اور	بیشک	تیرا وعدہ

اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

(1)...... جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کردیا گیا اور یوں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کا کام پورا ہوگیا۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی چھ مہینے زمین میں گھوم کر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تربیت

الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ

الْحَقُّ	وَ	اَنْتَ	اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قَالَ	یٰنُوْحُ	اِنَّهٗ	لَیْسَ
سچا (ہے)	اور	تو	سب سے بڑا حاکم (ہے)	فرمایا	اے نوح	بیشک وہ	نہیں

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا

مِنْ اَهْلِكَ (1)	اِنَّهٗ	عَمَلٌ	غَیْرُ صَالِحٍ	فَلَا تَسْـَٔلْنِ	مَا
تیرے گھر والوں میں سے	بیشک وہ (اس کا)	عمل	اچھا نہیں	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے	(اس کا) جو

تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا

لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ

لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ	اِنِّیْۤ	اَعِظُكَ	اَنْ	تَكُوْنَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	علم	بیشک میں	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	کہ	تم (نہ) ہو

سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ (2)	رَبِّ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِكَ	اَنْ
نادانوں میں سے	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	پناہ چاہتا ہوں	تیری	کہ

نہ ہو جو جانتے نہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ

اَسْـَٔلَكَ	مَا	لَیْسَ	لِیْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اِلَّا تَغْفِرْ
مانگوں تجھ سے	وہ (چیز) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	علم	اور	اگر تو مغفرت نہ فرمائے

تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نجات کیلئے صرف نسبی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔ (2)......اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقامِ رضا بالقضاء پر فائز ہونے کا بڑا پیارا اظہار ہے کہ سگا بیٹا نگاہوں کے سامنے ہلاک ہوا اور وعدۂ الٰہی کے پیشِ نظر دعا فرمائی لیکن حقیقتِ حال معلوم ہونے اور اللہ تعالیٰ کے تنبیہ فرمانے سے فوراً عاجزی کے =

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برکت و سلامتی کی بشارت

لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ

لِیْ	وَ	تَرْحَمْنِیْۤ	اَكُنْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾	قِیْلَ
میری	اور	رحم نہ کرے مجھ پر	(تو) میں ہو جاؤں گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا گیا

مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔○ فرمایا گیا:

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ

یٰنُوْحُ	اهْبِطْ	بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ	عَلَیْكَ	وَ
اے نوح	(کشتی سے) اتر جا	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(جو) تجھ پر	اور

اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر اور

عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ

عَلٰۤى اُمَمٍ	مِّمَّنْ	مَّعَكَ	وَ	اُمَمٌ (1)
جماعتوں پر (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	اور	کچھ گروہ

تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں

قومِ نوح کا واقعہ ایک غیبی خبر

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

سَنُمَتِّعُهُمْ	ثُمَّ	یَمَسُّهُمْ	مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾	تِلْكَ
ہم فائدے دیں گے انہیں	پھر	پہنچے گا انہیں	ہماری طرف سے	دردناک عذاب	یہ

جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ (2)	نُوْحِیْهَاۤ	اِلَیْكَ	مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	نہیں جانتے تھے انہیں

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے

═ساتھ اپنی مغفرت اور رحمِ الٰہی کی دعا مانگنا شروع کر دی۔

1 ...... ان سے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی مقررہ مدتوں تک فراخیِ عیش اور وُسعتِ رزق عطا فرمائے گا پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں دردناک عذاب پہنچے گا۔ 2 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ ماضی کی ایک غیبی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دی۔ معلوم ہوا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

مُعانقة ۹ الوقف علیٰ فاصبر احسن والیق ۱۲

اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ فَاصْبِرْ ۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

اَنْتَ	وَ	لَا	قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هٰذَا	فَاصْبِرْ	اِنَّ	الْعَاقِبَةَ
تم	اور	نہ	تمہاری قوم	اس سے پہلے	تو تم صبر کرو	بیشک	اچھا انجام

تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی تو تم صبر کرو بیشک اچھا انجام

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۘ قَالَ

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ (1)	هُوْدًا	قَالَ
پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا

پرہیز گاروں کے لئے ہے ○ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا:

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۘ اِنْ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	اِنْ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو

تبلیغ کا اصل مقصد رضائے الٰہی

اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۘ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	يٰقَوْمِ	لَآ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا (2)
تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

صرف بہتان لگانے والے ہو ○ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

توبہ واستغفار کی دعوت اور برکاتِ توبہ

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۘ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِيْ	فَطَرَنِيْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمہ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

1 ...... اس سے مراد دینی بھائی نہیں بلکہ سلسلۂ نسب کے اعتبار سے ہم قوم ہونا مراد ہے کیونکہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعلق قبیلۂ عاد سے تھا۔

2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی لالچ کے بغیر دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا اور باقاعدہ اس کا اظہار بھی فرمایا کہ تبلیغ سے ان کا مقصد مال یا کوئی منصب حاصل کرنا نہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے طلبگار ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ خالص نصیحت وہ ہوتی ہے جو کسی لالچ اور غرض کے بغیر ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

قوم کا حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جواب

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

يٰقَوْمِ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

يُرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	يَزِدْكُمْ	قُوَّةً
وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلادھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں (تمہاری)	(مزید) قوت

تو وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ

اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿٥٢﴾	قَالُوْا	يٰهُوْدُ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھیرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھیرو ○ انہوں نے کہا: اے ہود!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ (1)	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِيْۤ	اٰلِهَتِنَا
تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل	اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو

عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنْ

عَنْ قَوْلِكَ	وَ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٣﴾	اِنْ
تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے	نہیں

چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں ○ ہم تو

(1)...... قوم کا یہ کہنا کہ "تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے" ان کے محض دشمنی اور انکارِ حق کی بنا پر تھا ورنہ حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کے سامنے اپنی نبوت پر دلائل ضرور پیش کئے ہوں گے کیونکہ ہر نبی واضح دلائل اور معجزات کے ساتھ ہی تشریف لاتا ہے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت اور جرأت مندی

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ

نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ	قَالَ	اِنِّیْۤ
ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا	بیشک میں

صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اُشْهِدُ	اللّٰهَ	وَ اشْهَدُوْۤا	اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا
گواہ بناتا ہوں	اللہ (کو)	اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں

اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں

تُشْرِكُوْنَ ۟ۙ مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ

تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴	مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِیْدُوْنِیْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)	پھر

تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو ○ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ پھر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا توکل

لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ

لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵ [1]	اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَ	رَبِّكُمْ
مجھے مہلت نہ دو	بیشک میں (نے)	بھروسہ کیا	اللہ پر	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

مجھے مہلت نہ دو ○ میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	مِنْ دَآبَّةٍ	اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِیَتِهَا	اِنَّ	رَبِّیْ
نہیں	کوئی جاندار	مگر	وہ (یعنی اللہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک	میرا رب

زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب

1..... یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شجاعت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ آپ نے ایک زبردست، صاحبِ قوت و شوکت قوم سے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم انتہائی عداوت اور دشمنی کے باوجود آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کوئی نقصان پہنچانے سے عاجز رہی۔

حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے آخری تنبیہ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ
سیدھے راستے پر (ملتا ہے)	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک	میں تبلیغ کر چکا ہوں تمہیں

سیدھے راستہ پر ملتا ہے ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں اُس کی تبلیغ کر چکا ہوں

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ (1)	اِلَيْكُمْ	وَ	يَسْتَخْلِفُ	رَبِّيْ
(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	تمہاری طرف	اور	جانشین بنادے گا	میرا رب

جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ (2)	وَ	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	شَيْــًٔا	اِنَّ	رَبِّيْ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تمہارے علاوہ لوگوں (کو)	اور	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ	بیشک	میرا رب	ہر چیز پر

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر

حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	هُوْدًا	وَّ	الَّذِيْنَ
نگہبان (ہے)	اور	جب	آگیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	ہود	اور	ان لوگوں کو جو

نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ

اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (3)	مِّنَّا	وَ	نَجَّيْنٰهُمْ
ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	ہم نے نجات دی انہیں

ساتھ والے مسلمانوں کو بچالیا اور انہیں سخت عذاب سے

1 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امت تک سارے شرعی احکام اپنی ظاہری زندگی میں پہنچادیتے ہیں کوئی بات چھپا نہیں رکھتے۔

2 ...... یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم دین کی خدمت نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کرکے دوسری قوم اس کی جگہ مقرر فرمادیتا ہے، ابوجہل وغیرہ نے سرکشی کی تو انہیں ہلاک فرما کر مدینۂ طیبہ کے انصار سے دین کی خدمت لے لی۔ ہم اس خدائے قادر و قیوم کے حاجت مند ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔ 3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال نجات کا ذریعہ اور سبب ہیں لیکن درحقیقت نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔

قومِ عاد کی اعتقادی اور عملی حالت

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ عَادٌ ۙ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۸﴾	وَ	تِلْكَ	عَادٌ	جَحَدُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	وَ
گاڑھے، سخت عذاب سے	اور	یہ	عاد (ہیں)	انہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں کا	اور

نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور

قومِ عاد کا انجام اور اس کا سبب

عَصَوْا رُسُلَهٗ وَ اتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾ وَ

عَصَوْا	رُسُلَهٗ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۵۹﴾	وَ
نافرمانی کی	اپنے رسولوں (کی)	اور	پیروی کی	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی)	اور

اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور

اُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اُتْبِعُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (1)	اَلَاۤ (2)	اِنَّ	عَادًا
ان کے پیچھے لگادی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور	قیامت کے دن	سن لو	بیشک	عاد (نے)

اِس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ

ع ۵

كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا	لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ
انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)	ہود کی قوم عاد کے لئے	اور	ثمود کی طرف

اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○ اور ثمود کی طرف

وقف لازم

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

1 ...... یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت قومِ عاد کے ساتھ ہے اور لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ہر بھلائی سے دوری۔

2 ...... آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کے برے انجام کا اصلی سبب بیان فرمایا ہے کہ قومِ عاد نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا اس لئے ان کا اتنا برا انجام ہوا۔

قوم کا حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراض

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	هُوَ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَ
تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین سے	اور

تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور

اسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

اسْتَعْمَرَكُمْ	فِيْهَا	فَاسْتَغْفِرُوْهُ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
آباد کیا تمہیں	اسی میں	تو تم مغفرت طلب کرو اس سے	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اسی میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا يٰصٰلِحُ

اِنَّ	رَبِّيْ	قَرِيْبٌ	مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾	قَالُوْا	يٰصٰلِحُ
بیشک	میرا رب	قریب (ہے)	(دعا) قبول کرنے والا، سننے والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے صالح

بیشک میرا رب قریب ہے، دعا سننے والا ہے ۞ انہوں نے کہا: اے صالح!

قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ

قَدْ	كُنْتَ	فِيْنَا	مَرْجُوًّا [1]	قَبْلَ هٰذَاۤ	اَتَنْهٰىنَاۤ
تحقیق	تم تھے	ہم میں	جس سے اچھی امید رکھی جائے	اس سے پہلے	کیا تم منع کرتے ہو ہمیں

اس سے پہلے تم ہمارے درمیان ایسے تھے کہ تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں

اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا

اَنْ	نَّعْبُدَ	مَا	يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا	وَ	اِنَّنَا
(اس سے) کہ	ہم عبادت کریں	جن کی	عبادت کرتے رہے	ہمارے باپ دادا	اور	بیشک ہم

اُن کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور بیشک

[1]..... جب حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کے سامنے پیغامِ توحید پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ’’ اے صالح! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اس تبلیغ سے پہلے تمہاری شخصیت ہمارے درمیان ایسی تھی کہ ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنوگے کیونکہ تم کمزوروں کی مدد کرتے اور فقیروں پر سخاوت کرتے تھے، لیکن جب تم نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی اُمیدیں تم سے ختم ہو گئی ہیں۔

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

لَفِیْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَاۤ	اِلَیْهِ
ضرور بڑے شک میں (ہیں)	(اس) کی طرف سے جو	تم بلا رہے ہو ہمیں	اس کی طرف

جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾	قَالَ (1)	یٰقَوْمِ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ
بہت دھوکے میں ڈالنے والے	فرمایا	اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں

شک میں ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں

عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً

عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ	اٰتٰىنِیْ	مِنْهُ	رَحْمَةً
روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنے پاس سے	رحمت

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ قف

فَمَنْ	یَّنْصُرُنِیْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	عَصَیْتُهٗ
تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

اونٹنی سے متعلق قوم کو تنبیہ

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾ وَیٰقَوْمِ هٰذِهٖ

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ	غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾	وَ	یٰقَوْمِ	هٰذِهٖ
تو تم کچھ نہ بڑھاؤ گے میرا	نقصان پہنچانے کے علاوہ	اور	اے میری قوم	یہ

تم نقصان پہنچانے کے سوا میرا کچھ اور نہیں بڑھاؤ گے ○ اور اے میری قوم! یہ

(1)...... حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے روشن دلیل پر اور منصبِ نبوت پر فائز ہوں، اس کے باوجود میں بالفرض تمہاری پیروی کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچا سکتا اور اس طرح میں نقصان اٹھانے والا اور جو منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا میں اسے ضائع کرنے والا ہو جاؤں گا، کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے کفر کیا ہو۔ تمہاری بات ماننا خسارے میں پڑنے کے سوا کچھ نہیں۔

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

نَاقَةُ اللّٰهِ (1)	لَكُمْ	اٰيَةً	فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ
اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی	تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھاتی رہے

تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو تاکہ یہ اللہ کی زمین میں

فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ
اللہ کی زمین میں	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

کھاتی رہے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا عذاب

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾	فَعَقَرُوْهَا	فَقَالَ	تَمَتَّعُوْا
قریب کا عذاب	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو صالح نے کہا	تم فائدہ اٹھالو

تمہیں پکڑ لے گا ۝ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی پچھلی جانب کے اوپر والی ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

اونٹنی کی رگیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کی خبر

فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

فِیْ دَارِكُمْ	ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ	ذٰلِكَ	وَعْدٌ	غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَ
اپنے گھروں میں	تین دن	یہ	وعدہ (ہے)	(جو) جھوٹا نہیں ہوگا	پھر جب	آیا

تو صالح نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن مزید فائدہ اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ۝ پھر جب

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

اَمْرُنَا	نَجَّیْنَا	صٰلِحًا	وَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ
ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	صالح	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ

ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو

1 ...... قومِ ثمود نے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی اونٹنی پیدا ہوئی، یہ اونٹنی ان کے لئے حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی اور حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھی۔ اس آیت میں اس اونٹنی کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو جاؤ گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْیِ یَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ	مِنْ خِزْیِ یَوْمِىٕذٍ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ
رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	(بچالیا) اس دن کی رسوائی سے	بیشک	تمہارا رب	وہی

اپنی رحمت کے ذریعے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ بیشک تمہارا رب

قومِ ثمود پر عذابِ الٰہی

الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۶۶﴾ وَ اَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ

الْقَوِیُّ	الْعَزِیْزُ ﴿۶۶﴾	وَ	اَخَذَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	الصَّیْحَةُ (1)
بڑی قوت والا	غلبے والا (ہے)	اور	پکڑلیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	چنگھاڑ (نے)

بڑی قوت والا، غلبے والا ہے ○ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۶۷﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دِیَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۶۷﴾	كَاَنْ	لَّمْ یَغْنَوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ نہ بسے تھے

تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی

فِیْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا

فِیْهَا	اَلَاۤ	اِنَّ	ثَمُوْدَاۡ	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا
ان میں	سن لو	بیشک	ثمود (نے)	انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)

نہ تھے۔ سن لو! بیشک ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! لعنت ہو

فرشتوں کی بارگاہِ ابراہیمی میں حاضری اور ان کی مہمان نوازی

لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی

لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	بِالْبُشْرٰی
ثمود کے لئے	اور	ضرور بیشک	آئے	ہمارے فرشتے	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ

ثمود پر ○ اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

رکوع ۷

1 ...... سورۂ اعراف میں قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی کہ ”انہیں زلزلے نے پکڑ لیا“ اور یہاں اس طرح بیان ہوئی کہ ”اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا“ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی اور اس کے بعد زلزلہ پیدا ہوا، اس لئے قومِ ثمود کی ہلاکت کو چیخ اور زلزلہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا اور فرشتوں کا اطمینان دلانا

قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾

قَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا لَبِثَ	اَنْ	جَآءَ بِعِجْلٍ (1)	حَنِیْذٍ ﴿۶۹﴾
انہوں نے کہا	سلام	فرمایا	سلام	تو وہ نہ ٹھہرا	کہ	لے آیا ایک بچھڑا	بھنا ہوا

انہوں نے ”سلام“ کہا تو ابراہیم نے ”سلام“ کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ○

فَلَمَّا رَاٰۤ اَیْدِیَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْهِ

فَلَمَّا	رَاٰۤ	اَیْدِیَهُمْ	لَا تَصِلُ	اِلَیْهِ
پھر جب	اس نے دیکھا	ان کے ہاتھوں (کو)	(کہ) وہ نہیں پہنچ رہے	اس (کھانے) کی طرف

پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے

نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا

نَكِرَهُمْ	وَ	اَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِیْفَةً	قَالُوْا
(تو) اس نے اجنبی سمجھا انہیں	اور	محسوس کیا	ان کی طرف سے	خوف	انہوں نے کہا

تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا:

حضرت سارہ کی مسرت اور انہیں بیٹے اور پوتے کی بشارت

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾ؕ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىٕمَةٌ

لَا تَخَفْ	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۰﴾	وَ	امْرَاَتُهٗ	قَآىٕمَةٌ
آپ نہ ڈریں	بیشک	ہمیں بھیجا گیا ہے	قوم لوط کی طرف	اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)

آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾

فَضَحِكَتْ (2)	فَبَشَّرْنٰهَا	بِاِسْحٰقَ	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	یَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾
تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

(1)...... گائے کا گوشت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے پسند فرماتے تھے، لہٰذا گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو ثواب پائیں گے۔ (2)...... مفسرین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا تو حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کی خوشخبری سن کر، یا بیٹے کی بشارت سن کر خوشی سے، یا بڑھاپے میں اولاد پیدا ہونے کا سن کر تعجب کی وجہ سے ہنسیں۔

حضرت سارہ کا اظہارِ تعجب

قَالَتْ یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا

قَالَتْ	یٰوَیْلَتٰۤی	ءَاَلِدُ	وَ	اَنَا	عَجُوْزٌ	وَّ	هٰذَا
اس نے کہا	ہائے تعجب	کیامیں بچہ جنوں گی	اور (حالانکہ)	میں	بوڑھی (ہوں)	اور	یہ

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ

فرشتوں کا اطمینان دلانا اور دعائے رحمت و برکت

بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا

بَعْلِیْ	شَیْخًا	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ ﴿۷۲﴾	قَالُوْۤا
میرے شوہر	بوڑھے (ہیں)	بیشک	یہ	ضرور عجیب چیز (ہے)	انہوں نے کہا

میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ○ فرشتوں نے کہا:

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ

اَتَعْجَبِیْنَ (1)	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ	وَ	بَرَكٰتُهٗ	عَلَیْكُمْ
کیا تم تعجب کرتی ہو	اللہ کے کام سے	اللہ کی رحمت	اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر

کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور

قومِ لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اصرار کے ساتھ سفارش کرنا

اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ

اَهْلَ الْبَیْتِ (2)	اِنَّهٗ	حَمِیْدٌ	مَّجِیْدٌ ﴿۷۳﴾	فَلَمَّا	ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِیْمَ
(اے) گھر والو	بیشک وہ	سب خوبیوں والا	عزت والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے ○ پھر جب ابراہیم سے خوف

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین اوصاف

الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰی یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ ؕ اِنَّ

الرَّوْعُ	وَ	جَآءَتْهُ	الْبُشْرٰی	یُجَادِلُنَا (3)	فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾	اِنَّ
خوف	اور	آگئی اس کے پاس	خوشخبری	(تو) جھگڑنے لگا ہم سے	قومِ لوط کے بارے میں	بیشک

زائل ہوگیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ○ بیشک

1 ...... فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ اے سارہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ کے لئے یہ تعجب کا مقام نہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو معجزات، عادتوں سے ہٹ کر کاموں کے سرانجام ہونے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔ 2 ...... حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اہلِ بیت کہا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، لہٰذا حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ 3 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا ==

قومِ لوط کی سفارش کرنے پر جواب

اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

اِبْرٰهِیْمَ	لَحَلِیْمٌ	اَوَّاهٌ	مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ (1)	یٰۤاِبْرٰهِیْمُ
ابراہیم	ضرور بڑے تحمل والا	آہ وزاری کرنے والا	رجوع کرنے والا (ہے)	اے ابراہیم

ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے ○ (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ

اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	اِنَّهٗ	قَدْ	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ	اِنَّهُمْ
کنارہ کشی کرلو	اس (بات) سے	بیشک	تحقیق	آچکا	تیرے رب کا حکم	اور	بیشک وہ لوگ

اس بات سے کنارہ کشی کرلیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر

فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پریشانی

اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

اٰتِیْهِمْ	عَذَابٌ	غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ	رُسُلُنَا
آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) لوٹایا نہیں جائے گا	اور	جب	آئے	ہمارے فرشتے

ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا ○ اور جب لوط کے پاس

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

لُوْطًا	سِیْٓءَ (2)	بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا
لوط (کے پاس)	(تو) وہ غمزدہ ہوگیا	ان کی وجہ سے	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	سینہ

ہمارے فرشتے آئے تو ان کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت اور قوم کا جواب

وَّ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ

وَّ	قَالَ	هٰذَا	یَوْمٌ	عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾	وَ	جَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	یُهْرَعُوْنَ
اور	کہا	یہ	دن	بڑا سخت (ہے)	اور	آئی اس کے پاس	اس کی قوم	دوڑتے ہوئے

اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے ○ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی

═ معنی یہ ہے کہ ”حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے بھیجے ہوئے فرشتوں سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔“

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفت میں ”مُنِیْبٌ“ اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالٰی کے عذاب کی وجہ سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالٰی سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہوگا۔ 2 ...... جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے تو ان کا حسن و جمال دیکھ کر اور قوم کی خباثت اور بدعملی کا خیال کرکے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان ═

اِلَیْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ

اِلَیْهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ	السَّیِّاٰتِ	قَالَ	یٰقَوْمِ [1]
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے	وہ کرتے رہتے تھے	برے کام	فرمایا	اے میری قوم

آئی اور وہ (لوگ) پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے۔ لوط نے فرمایا: اے میری قوم!

هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

هٰۤؤُلَآءِ	بَنَاتِیْ [2]	هُنَّ	اَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
یہ	میری (قوم کی) بیٹیاں (ہیں)	وہ	بہت پاکیزہ (ہیں)	تمہارے لیے	تو ڈرو	اللہ (سے)

یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو

وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَ	لَا تُخْزُوْنِ	فِیْ ضَیْفِیْ	اَلَیْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ
اور	رسوانہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں	کیا نہیں ہے	تم میں سے	ایک آدمی (بھی)

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾	قَالُوْا	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَا	لَنَا
نیک سیرت	انہوں نے کہا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں	ہمارے لئے

نیک کردار والا نہیں؟ ۝ انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی

فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا

فِیْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ	وَ	اِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا
تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں	کوئی حق (یعنی حاجت)	اور	بیشک تم	ضرور جانتے ہو	جو

بیٹیوں میں ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو

=خوبصورت لڑکوں کی وجہ سے غمگین ہوئے اور آپ کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے کہ یہ بڑا سختی کا دن ہے۔

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام سے مراد یہ ہے کہ "اے میری قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے نکاح کی صورت میں پاکیزہ ہیں تو اپنی بیویوں سے فائدہ حاصل کرو کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔" 2 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بیٹیوں کو بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تاکہ اس حسنِ اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور غیرت و حمیت سیکھیں۔

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حسرت

فرشتوں کا خود کو ظاہر کرنا اور قوم پر عذاب کی خبر دینا

نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

نُرِیْدُ ﴿۷۹﴾	قَالَ	لَوْ	اَنَّ	لِیْ	بِكُمْ	قُوَّةً	اَوْ
ہم چاہتے ہیں	فرمایا	اے کاش	کہ	میرے لئے (ہوتی)	تمہارے مدِ مقابل	کوئی قوت	یا

ہم چاہتے ہیں ○ لوط نے فرمایا: اے کاش! تمہارے مدِ مقابل میرے پاس کوئی قوت ہوتی یا

اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا

اٰوِیْۤ	اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾	قَالُوْا	یٰلُوْطُ	اِنَّا
میں پناہ لے سکتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	(فرشتوں نے) کہا	اے لوط	بیشک ہم

میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا ○ فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ یَّصِلُوْۤا اِلَیْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ یَّصِلُوْۤا	اِلَیْكَ	فَاَسْرِ [1]	بِاَهْلِكَ
تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	وہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے	آپ تک	تو لے جاؤ	اپنے گھر والوں کو

تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ لَا یَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ	وَ	لَا یَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	اَحَدٌ	اِلَّا	امْرَاَتَكَ
رات کے ایک حصے میں	اور	پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	مگر	تیری بیوی

راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔

اِنَّهٗ مُصِیْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

اِنَّهٗ	مُصِیْبُهَا	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	اِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ
بیشک	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا انہیں	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)

بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔

1 ...... فرشتوں کے اس کلام کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے لیکن یہ ہے کہ آپ کی بیوی پیٹھ پھیر کر دیکھ لے گی کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے البتہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر نہ جائیں کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔

قومِ لوط پر عذاب کی نوعیت

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

اَلَيْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا[1]	جَعَلْنَا
کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے کر دیا

کیا صبح قریب نہیں؟ ○ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً

عَالِيَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهَا	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر

اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ

مِّنْ سِجِّيْلٍ	مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾	مُّسَوَّمَةً	عِنْدَ رَبِّكَ	وَ	مَا	هِيَ
کنکر سے (کے)	لگاتار	نشان لگے ہوئے	تیرے رب کی طرف سے	اور	نہیں	وہ (پتھر)

برسائے ○ جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ پتھر

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور نصیحت

النصف ع ۷ ۱۵

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا
ظالموں سے	کچھ دور	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)

ظالموں سے کچھ دور نہیں ○ اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللّٰہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود

انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللّٰہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

[1]...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب اس طرح آیا کہ ان کے شہر جس طبقۂ زمین میں تھے اس کے نیچے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹ دیا اور جو لوگ اس وقت بستی میں موجود نہ تھے وہ جہاں کہیں سفر میں تھے وہیں انہیں لگاتار پتھر برسا کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بستیاں الٹنے کے بعد ان =

غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْۤ

غَيْرُهٗ	وَ	لَا تَنْقُصُوا (1)	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ	اِنِّیْۤ
اس کے علاوہ	اور	کمی نہ کرو	ناپ	اور	تول (میں)	بیشک میں

کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

اَرٰىكُمْ	بِخَيْرٍ	وَّ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ
دیکھ رہا ہوں تمہیں	بھلائی میں (یعنی خوشحال)	اور	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر

تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾	وَ	يٰقَوْمِ	اَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ
گھیر لینے والے دن کے عذاب (کا)	اور	اے میری قوم	پورا کرو	ناپ	اور	تول

عذاب کا ڈر ہے ○ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول

بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا

بِالْقِسْطِ	وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا
انصاف کے ساتھ	اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو

پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾	بَقِيَّتُ اللّٰهِ (2)	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	فساد کرتے ہوئے	اللہ کا (جو رزق) باقی رہ جائے	(وہ) بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر

═ہی پر لگاتار پتھر برسائے گئے۔

1 ...... کفر کے بعد مدین والوں کی سب سے بری عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنی چیز بیچنے آتا تو ان کی کوشش یہ ہوتی کہ وہ تول میں اس چیز کو جتنا زیادہ لے سکتے ہوں اتنا لے لیں اور جب وہ کسی کو اپنی چیز فروخت کرتے تو ناپ اور تول میں کمی کر جاتے، اس طرح وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے، اس لئے حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ بری عادت چھوڑنے کی دعوت دی۔ 2 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی═

قوم کا حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر طنز

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾	قَالُوْا (1)
تم ہو	ایمان والے	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگہبان	انہوں نے کہا

تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ○ (قوم نے) کہا:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا

يٰشُعَيْبُ	اَصَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ	اَنْ	نَّتْرُكَ	مَا
اے شعیب	کیا تمہاری نماز	حکم دیتی ہے تمہیں	کہ	ہم چھوڑ دیں	(انہیں) جن کی

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا (2)	اَوْ	اَنْ	نَّفْعَلَ	فِيْۤ اَمْوَالِنَا	مَا	نَشٰٓؤُا (3)
عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا	یا	یہ کہ	ہم (نہ) کریں	اپنے مالوں میں	جو	ہم چاہیں

خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اِنَّكَ	لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ	الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ
بیشک تم	ضرور تم (تو)	بڑے عقلمند	نیک چلن (ہو)	فرمایا	اے میری قوم

واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو ○ شعیب نے فرمایا: اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ

اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	رَزَقَنِيْ
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	ایک روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دیا ہو مجھے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

==بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حرام مال ترک کرنے کے بعد جس قدر حلال مال بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

(1)...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مدین والوں کو دو باتوں کا حکم دیا تھا۔ (1) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ (2) ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جو جواب حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔==

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ

مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ
اپنے پاس سے	اچھا رزق (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں)	اور	میں نہیں چاہتا	کہ

اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہو (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں) اور میں نہیں چاہتا کہ

اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ

اُخَالِفَكُمْ	اِلٰى	مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ	اِنْ	اُرِیْدُ
میں مخالفت کروں تمہاری	(اس) کی طرف (مائل ہوکر)	جس سے تمہیں منع کرتا ہوں	نہیں	میں چاہتا

جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو صرف

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

اِلَّا	الْاِصْلَاحَ	مَا	اسْتَطَعْتُ (1)	وَ	مَا	تَوْفِیْقِیْۤ	اِلَّا	بِاللّٰهِ (2)
مگر	اصلاح کرنا	جتنی	میں طاقت رکھوں	اور	نہیں	میری توفیق	مگر	اللہ (کی مدد) سے

اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہوسکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ وَ یٰقَوْمِ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾	وَ	یٰقَوْمِ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	اور	اے میری قوم

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ اور اے میری قوم!

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِیْۤ	اَنْ	یُّصِیْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَاۤ
نہ ابھار دے تمہیں	میری دشمنی	(اس بات پر) کہ	پہنچ جائے تمہیں	(اس کی) مثل	جو

میری مخالفت تم سے یہ نہ کروادے کہ تم پر بھی اسی طرح کا (عذاب) آپہنچے جو

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

==(2)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس جواب سے یہ ظاہر ہوا کہ مدین والوں کے پاس بت پرستی کرنے پر دلیل اپنے آباء و اجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے بت پرستی چھوڑنے کا حکم انہیں بہت عجیب لگا۔ (3)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

(1)...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو ان کی باتوں کے تین جوابات دیئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان تینوں جوابات میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام کر رہا ہے اور جس کام کو چھوڑ رہا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق، اپنی جان کے حقوق اور لوگوں کے ==

اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ

اَصَابَ	قَوْمَ نُوْحٍ	اَوْ	قَوْمَ هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ صٰلِحٍ	وَ	مَا	قَوْمُ لُوْطٍ
پہنچا	نوح کی قوم	یا	ہود کی قوم	یا	صالح کی قوم (کو)	اور	نہیں	لوط کی قوم

نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم

مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (1)	اِلَيْهِ
تم سے	کچھ دور	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	رجوع لاؤ	اس کی طرف

تو تم سے کوئی دور بھی نہیں ہے ۝ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ (2)	قَالُوْا	يٰشُعَيْبُ
بیشک	میرا رب	بڑا مہربان	محبت والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے شعیب

بیشک میرا رب بڑا مہربان، محبت والا ہے ۝ انہوں نے کہا: اے شعیب!

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا

مَا نَفْقَهُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَ	اِنَّا
ہماری سمجھ میں نہیں آتا	بہت سا	(ان باتوں میں) سے جو	تم کہتے ہو	اور	بیشک ہم

تمہاری زیادہ تر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آرہیں اور بیشک ہم

لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ

لَنَرٰىكَ	فِيْنَا	ضَعِيْفًا	وَ	لَوْ لَا	رَهْطُكَ
ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	اپنے درمیان	کمزور	اور	اگر نہ ہوتا	تمہارا قبیلہ

تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

= حقوق کی رعایت کرے۔ 2...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام شریف میں اس جانب اشارہ ہے کہ کوئی شخص رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر محض اپنی عقل سے ہدایت نہیں پاسکتا۔

1...... بہت سے پیغمبروں نے اپنی قوموں کو توبہ و استغفار کا حکم دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ بڑی اہم چیز ہے۔ 2...... یہ لفظ "وَدٌّ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالص محبت اور اللہ تعالیٰ پر اس اسم کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے (1) اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں سے محبت =

قوم کو توبہ و استغفار کی دعوت

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سنگسار کرنے کی دھمکی

لَرَجَمْنٰكَ٘ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾

لَرَجَمْنٰكَ	وَ	مَآ	اَنْتَ	عَلَیْنَا	بِعَزِیْزٍ﴿۹۱﴾ (1)
(تو) ضرور ہم پتھر مار کر ہلاک کر دیتے تمہیں	اور	نہیں	تم	ہم پر (ہمارے نزدیک)	عزت والے

تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور تم ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں ہو○

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

قَالَ	یٰقَوْمِ	اَرَهْطِیْۤ	اَعَزُّ	عَلَیْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
فرمایا	اے میری قوم	کیا میرا قبیلہ	زیادہ غلبے والا (ہے)	تم پر	اللہ سے	اور

شعیب نے فرمایا: اے میری قوم! کیا تم پر میرے قبیلے کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور

اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اتَّخَذْتُمُوْهُ	وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا	اِنَّ	رَبِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم نے بنا رکھا ہے اسے	اپنے پیچھے ڈال رکھا ہوا	بیشک	میرا رب	(اس) کو جو	تم کرتے ہو

اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کو

مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾ وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ

مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾	وَ	یٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنِّیْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں

گھیرے ہوئے ہے○ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ، میں

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ یَّاْتِیْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کر رہا ہوں	عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان جاؤ گے کہ رسوا کر دینے والا عذاب

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اتمامِ حجت

=فرماتا ہے کہ وہ ان کے اعمال سے راضی ہوتا اور ان کی اطاعت گزاری کے بدلے ان پر لطف و احسان فرماتا اور اطاعت گزاری کی وجہ سے ان کی تعریف بھی کرتا ہے۔(2) اللہ تعالیٰ محبوب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

1 ......ہمارے زمانے کے وہ لوگ جنہیں اسلام کے احکام پر کوفت ہوتی ہے کہ کسی کو سود کی حرمت سمجھ نہیں آتی اور کسی کو پردے کی پابندی وبالِ جان لگتی ہے اور کسی کو حقوق اللہ کی ادائیگی اور عبادات کی پابندی پر مذاق سوجھتا ہے، ایسے لوگوں کو اپنے اقوال و افعال کو حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم=

اہلِ ایمان کی نجات اور کفار پر عذاب آیا

يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّيْ

يُّخْزِيْهِ	وَ	مَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ	وَ	ارْتَقِبُوْۤا	اِنِّيْ
جو رسوا کردے اسے	اور	کون	وہ	جھوٹا (ہے)	اور	تم انتظار کرو	بیشک میں

کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّ

مَعَكُمْ	رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	شُعَيْبًا	وَّ
تمہارے ساتھ	انتظار کر رہا ہوں	اور	جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے بچالیا	شعیب	اور

تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ اَخَذَتِ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (1)	مِّنَّا	وَ	اَخَذَتِ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت سے	اپنی طرف سے	اور	پکڑ لیا

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	الصَّيْحَةُ (2)	فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	خوفناک چیخ (نے)	تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں

خوفناک چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا	فِيْهَا	اَلَا	بُعْدًا
گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ بسے ہی نہ تھے	ان میں	سن لو	دوری (ہے)

پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ خبردار! دور ہوں

═ کے بیان کردہ جملوں کے ساتھ ملا کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا یہ اسی کافر قوم کے نقشِ قدم پر نہیں چل رہے۔

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سبب عذاب سے بچالیا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ملتی ہے۔ 2 ...... قرآنِ مجید میں مدین والوں پر آنے والے عذاب کی کیفیت دو طرح سے بیان کی گئی ہے۔ (1) انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (2) ظالموں کو خوفناک چیخ نے پکڑ لیا۔ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد ═

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی بیان

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

مُوْسٰى	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾	بَعِدَتْ	كَمَا	لِّمَدْيَنَ
موسیٰ (کو)	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور	ثمود	دور ہوئے	جیسے	مدین کے لئے

مدین والے جیسے قومِ ثمود دور ہوئی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَاتَّبَعُوْۤا

فَاتَّبَعُوْۤا	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ	بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾
تو انہوں نے پیروی کی	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ

اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے

بروزِ قیامت فرعون کا انجام

اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ

قَوْمَهٗ	يَقْدُمُ (2)	بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ (1)	اَمْرُ فِرْعَوْنَ	مَاۤ	وَ	اَمْرَ فِرْعَوْنَ
اپنی قوم (کے)	وہ آگے ہوگا	درست	فرعون کا کام	نہ (تھا)	اور	فرعون کے حکم (کی)

فرعون کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا کام بالکل درست نہ تھا ○ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ

الْوِرْدُ	بِئْسَ	وَ	النَّارَ	فَاَوْرَدَهُمُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
گھاٹ	کیا ہی برا	اور	آگ (میں)	پھر اتارے گا انہیں	قیامت کے دن

آگے ہوگا پھر انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ اترنے کا کیا ہی برا

فرعونیوں پر لعنت

الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَّ	لَعْنَةً	فِيْ هٰذِهٖ	اُتْبِعُوْا (3)	وَ	الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾
قیامت کے دن	اور	لعنت	اس (دنیا) میں	ان کے پیچھے لگادی گئی	اور	(جہاں) انہیں اتارا جائے گا

گھاٹ ہے ○ اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔

=نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ زلزلے کی ابتداء اس چیخ سے ہوئی ہو، اس لئے ایک جگہ ہلاکت کی نسبت سببِ قریب یعنی خوفناک چیخ کی طرف کی گئی اور دوسری جگہ سببِ بعید یعنی زلزلے کی طرف کی گئی۔

(1) ...... فرعون کھلی گمراہی میں مبتلا تھا کیونکہ وہ بشر ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم و ستم کرتا تھا کہ جن کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے۔

(2) ...... یعنی جس طرح فرعون دنیا میں اپنی قوم کے آگے تھا اور انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا اسی طرح قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا، پھر=

گزشتہ قوموں کے حالات بیان کرنے کی طرف اشارہ

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ

بِئْسَ	الرِّفْدُ	الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾	ذٰلِكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى	نَقُصُّهٗ
کیا ہی برا	انعام	(جو) انہیں دیا گیا	یہ	بستیوں کی خبروں میں سے (ہے)	ہم بیان کرتے ہیں اسے

کیا ہی برا انعام ہے جو انہیں ملا ○ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں

عَلَيْكَ مِنْهَا قَآىٕمٌ وَّ حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

عَلَيْكَ	مِنْهَا	قَآىٕمٌ	وَّ	حَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ [1]	وَ	لٰكِنْ
تم پر	ان میں سے	کوئی قائم (ہے)	اور	کوئی کاٹ دی گئی	اور	ہم نے ظلم نہ کیا ان پر	اور	لیکن

سناتے ہیں ان میں سے کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی کاٹ دی گئی ○ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَمَاۤ اَغْنَتْ	عَنْهُمْ	اٰلِهَتُهُمُ	الَّتِيْ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو کام نہ آئے	ان سے (کے)	ان کے معبود	جن کی

خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے تھے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	لَّمَّا	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کچھ	جب	آیا	تیرے رب کا حکم	اور

وہ ان کے کچھ کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم آیا اور

اللہ کی پکڑ کی شدت

مَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ

مَا زَادُوْهُمْ	غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾	وَ	كَذٰلِكَ	اَخْذُ رَبِّكَ	اِذَاۤ
انہوں نے کچھ نہ بڑھایا ان کا	مگر نقصان	اور	اسی طرح (ہے)	تیرے رب کی پکڑ	جب

انہوں نے ان کے نقصان میں ہی اضافہ کیا ○ اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب

= انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور جہنم میں اپنی قوم کا پیشوا ہوگا، خلاصہ یہ ہے جس طرح دنیا میں فرعون کفر اور گمراہی میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں بھی ان کا پیشوا اور امام ہوگا۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ لعنت فرعونیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ کبھی ان سے جدا نہ ہوگی۔

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہم نے انہیں عذاب اور ہلاکت میں مبتلا کر کے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔ اس کی وجہ =

عذاباتِ الٰہی عبرت کی نشانی اور قیامت کا حال

اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ

اَخَذَ	الْقُرٰى	وَ	هِیَ	ظَالِمَةٌ	اِنَّ	اَخْذَهٗۤ	اَلِیْمٌ
وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اور (جبکہ)	وہ	ظالم (ہوں)	بیشک	اس کی پکڑ	بڑی دردناک

وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّمَنْ	خَافَ
انتہائی سخت (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرے

دردناک ہے ○ بیشک اس میں اُس کیلئے نشانی ہے جو

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ	مَّجْمُوْعٌ	لَّهُ	النَّاسُ
آخرت کے عذاب (سے)	یہ	(وہ) دن (ہے)	جمع کئے جائیں گے	اس کے لئے	لوگ

آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہے

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ؕ

وَ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾	وَ	مَا نُؤَخِّرُهٗۤ (1)	اِلَّا	لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾
اور	یہ	حاضری کا دن (ہے)	اور	ہم پیچھے نہیں ہٹاتے اسے	مگر	ایک گنی ہوئی مدت کے لئے

جس میں ساری مخلوق موجود ہوگی ○ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ○

بروزِ قیامت لوگوں کا حال

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

یَوْمَ	یَاْتِ	لَا تَكَلَّمُ (2)	نَفْسٌ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	فَمِنْهُمْ
(جب وہ) دن	آئے گا	(تو) کلام نہ کرسکے گی	کوئی جان	مگر	اللہ کے حکم سے	تو ان میں سے

جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کلام نہ کرسکے گا تو ان میں کوئی

══ یہ ہے کہ پہلے قوم کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرتی ہے پھر ان برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر اس عذاب کو لازم کرلیتی ہے۔

1 ...... یعنی ہم قیامت کے دن کو اس لئے مؤخر کررہے ہیں تاکہ وہ مدت پوری ہو جائے جو ہم نے دنیا باقی رہنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ 2 ...... قیامت کا دن بہت طویل ہوگا اور اس میں مختلف حالات ہوں گے بعض حالات میں تو ہیبت کی شدت کی وجہ سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہوگی اور بعض حالات میں اجازت دی جائے گی کہ لوگ اجازت سے کلام کریں گے اور بعض حالات میں گھبراہٹ اور دہشت کم ہوگی تو اُس وقت ══

بدبختوں کا اُخروی انجام

شَقِيٌّ وَّ سَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا

شَقِيٌّ	وَّ	سَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	شَقُوْا
کوئی بدبخت (ہو گا)	اور	کوئی خوش نصیب	پس بہر حال	وہ لوگ جو	بدبخت ہوں گے

بدبخت ہو گا اور کوئی خوش نصیب ہو گا ○ تو جو بدبخت ہوں گے

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾ لا

فَفِي النَّارِ	لَهُمْ	فِيْهَا	زَفِيْرٌ	وَّ	شَهِيْقٌ ﴿١٠٦﴾
تو (وہ) آگ میں (ہوں گے)	ان کے لئے	اس میں	گدھے کی طرح چیخنا	اور	چلانا (ہو گا)

وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	مَا دَامَتِ [1]	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے

وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب

سعادت مندوں کا اُخروی صلہ

رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ وَ اَمَّا

رَبُّكَ [2]	اِنَّ	رَبَّكَ	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾	وَ	اَمَّا
تمہارا رب	بیشک	تمہارا رب	خوب کرنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ چاہتا ہے	اور	بہر حال

چاہے بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے ○ اور وہ جو

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

الَّذِيْنَ	سُعِدُوْا	فَفِي الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
وہ لوگ جو	خوش نصیب ہوں گے	تو (وہ) جنت میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے

=لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

1 ...... اس آیت میں کفار کے جہنم میں قیام کو زمین و آسمان کے قائم رہنے کی مدت پر معلق کیا گیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ "جس طرح زمین و آسمان کا قائم رہنا ہمیشہ کے لئے نہیں اسی طرح کفار بھی جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے" کیونکہ قرآنِ مجید کی دیگر کئی آیات سے کفار و مشرکین کی مغفرت نہ ہونا اور ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ثابت ہے، اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس آیت میں جنت=

مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ

مَا دَامَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ	رَبُّكَ (1)
جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے	تمہارا رب

جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے

بُت پرستی کا سبب اور بُت پرستوں کا انجام

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا

عَطَآءً	غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾	فَلَا تَكُ	فِيْ مِرْيَةٍ	مِّمَّا
(یہ) بخشش (ہے)	نہ ختم ہونے والی	تو تم نہ ہونا	شک میں	(اس) سے جس کی

یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی ○ تو ان بتوں کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں

يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

يَعْبُدُ	هٰۤؤُلَآءِ	مَا يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَعْبُدُ
عبادت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہ عبادت نہیں کرتے	مگر	جیسے	عبادت کرتے تھے

شک میں نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت کرتے ہیں جیسے پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَ اِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

اٰبَآؤُهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِنَّا	لَمُوَفُّوْهُمْ	نَصِيْبَهُمْ
ان کے باپ دادا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک ہم	ضرور پورا دیں گے انہیں	ان کا حصہ

ان کے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے

ع ۹

قوم کی مخالفت پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ
(جو) کم کیا ہوا نہ (ہوگا)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو اختلاف کیا گیا

جس میں کوئی کمی نہیں ہوگی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں

=دوزخ کے زمین و آسمان مراد ہیں اور یہ چونکہ ہمیشہ رہیں گے اس لیے جنت میں رہنے والے مسلمان اور دوزخ میں رہنے والے کافر بھی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ پاک کی کئی آیات سے کفار کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہوتا ہے اس لئے مفسرین نے اس استثناء کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم میں آگ کا عذاب بھی ہوگا اور زمہریر کا بھی جس میں بہت سخت ٹھنڈک ہوگی اور اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار ہمیشہ کیلئے آگ کے عذاب میں رہیں گے لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں آگ کے عذاب سے نکال کر ٹھنڈک کے عذاب میں ڈال دے گا۔ 1...... اس استثناء=

فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ
(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک وہ لوگ اس کی طرف سے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَ اِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنَّ	كُلًّا [1]	لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ	رَبُّكَ
دھوکے میں ڈالنے والے	اور	بیشک	سب (کو)	ضرور پورا بدلہ دے گا انہیں	تمہارا رب

شک میں ہیں ○ اور بیشک ان سب کو تمہارا رب ان کے اعمال کا پورا پورا

سب کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ

اَعْمَالَهُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾	فَاسْتَقِمْ	كَمَاۤ
ان کے اعمال (کا)	بیشک وہ	(اس) سے جو	وہ کرتے ہیں	خبر دار (ہے)	تو تم ثابت قدم رہو	جیسے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ ان کے تمام اعمال سے خبر دار ہے ○ تو تم ثابت قدم رہو جیسا

دین اور عبادت پر ثابت قدمی / استقامت کا حکم

اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ وَ لَا تَطْغَوْا ؕ

اُمِرْتَ	وَ	مَنْ	تَابَ	مَعَكَ	وَ	لَا تَطْغَوْا
تمہیں حکم دیا گیا	اور	جس نے	رجوع کیا	تمہارے ساتھ	اور	(اے لوگو) سرکشی نہ کرو

تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع کرنے والا ہے اور اے لوگو! تم سرکشی نہ کرو

= میں وہ لوگ داخل ہیں جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنم میں رہیں گے پھر انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، کیونکہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ یعنی اس استثناء سے مراد جہنم میں رہنے والا عرصہ ہے۔

1 ...... یعنی تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے، ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے اعمال کی پوری پوری جزاء دے گا، تصدیق کرنے والوں کو ان کی تصدیق کی بنا پر جنت ملے گی اور انکار کرنے والوں کو ان کے انکار کی وجہ سے جہنم نصیب ہو گی۔

ظالموں کی طرف جھکنے کی ممانعت اور جھکنے کا انجام

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا

اِنَّهٗ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَا تَرْكَنُوْۤا [1]
بیشک وہ	(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	اور	نہ جھکو

بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا

اِلَى الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	فَتَمَسَّكُمُ	النَّارُ	وَ	مَا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	ظلم کیا	(اگر ایسا کیا) تو چھوئے گی تمہیں	آگ	اور	نہیں

نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا

نمازوں کی پابندی کا حکم اور نیک اعمال کی فضیلت

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ [2]	وَ
تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	پھر	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	اور

تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	طَرَفَيِ النَّهَارِ	وَ	زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ	اِنَّ	الْحَسَنٰتِ
قائم کرو	نماز	دن کے دونوں کناروں	اور	رات کے کچھ حصوں (میں)	بیشک	نیکیاں

دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں

صبر کا حکم اور نیکوں کا صلہ

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ۚ وَ اصْبِرْ

يُذْهِبْنَ	السَّيِّاٰتِ	ذٰلِكَ	ذِكْرٰى	لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	اصْبِرْ
لے جاتی ہیں	برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	نصیحت ماننے والوں کے لئے	اور	صبر کرو

برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے ○ اور صبر کرو

1 ...... "رُکون" یعنی جھکنے کا معنی ہے قلبی میلان اور جب اس پر اتنی سخت وعید ہے تو کافروں کے ساتھ تعلقات کی اُن صورتوں میں کیا حال ہو گا جو قلبی میلان سے بڑھ کر ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں، گمراہوں اور ظالموں کے ساتھ بلا ضرورت میل جول، رسم وراہ، قلبی میلان اور محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی خوشامد میں رہنا عَلٰی حَسبِ الْحال سب انتہائی سخت ممنوع ہے۔ 2 ...... آیت میں بیان کی گئی وعید سے متعلق علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں "یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے تعلقات اور میل جول رکھیں، ان کے اعمال سے راضی ہوں اور ان سے محبت رکھیں اور جو=

گزشتہ قوموں پر نزولِ عذاب کے اسباب

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْ لَا كَانَ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾	فَلَوْ لَا	كَانَ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	تو کیوں نہیں	ہوئے

کیونکہ اللہ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ تو تم سے پہلی گزری ہوئی

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْ قَبْلِكُمْ	اُولُوْا بَقِيَّةٍ [1]	يَّنْهَوْنَ
گزری ہوئی قوموں میں سے	تم سے پہلے	فضیلت والے	وہ منع کرتے

قوموں میں سے کچھ ایسے فضیلت والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ

عَنِ الْفَسَادِ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّنْ	اَنْجَيْنَا	مِنْهُمْ
فساد کرنے سے	زمین میں	مگر	تھوڑے	(ان) سے جنہیں	ہم نے نجات دی	ان میں سے

فساد کرنے سے منع کرتے البتہ ان میں تھوڑے سے ایسے تھے جنہیں ہم نے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ

وَ	اتَّبَعَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	مَآ	اُتْرِفُوْا	فِيْهِ
اور	پیچھے پڑے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	(اس کے) جو	انہیں عیش دیا گیا	اس میں

اور ظالم لوگ اسی عیش و عشرت کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا

قوموں کی ہلاکت میں قانونِ الٰہی

وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ

وَ	كَانُوْا	مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ	لِيُهْلِكَ
اور	وہ تھے	جرم کرنے والے	اور	نہیں ہے	تمہارے رب (کی شان کہ)	وہ ہلاک کردے

اور وہ مجرم تھے ○ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلاوجہ ہلاک کردے

=خود ظالم ہو تو اس کا حال ان سے کتنا بدتر ہوگا وہ خود ہی غور کرلے۔‘‘ (خازن، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۳، ۲/۳۷۴)

1 ...... ’’اُولُوْا بَقِيَّةٍ‘‘ سے مراد علماءِ ربانی ہیں: مقصد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کی عام گمراہی کا باعث یہ ہوا کہ ان میں علماءِ ربانی نہ رہے، اگر وہ رہتے تو اس طرح گمراہی نہ پھیلتی۔ عام لوگ اس لئے مجرم تھے کہ بدکاریاں کرتے تھے اور علماء اس لئے مجرم تھے کہ انہیں منع نہ کرتے تھے۔ اس آیت سے دو باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے، اگر وہ یہ فریضہ سرانجام نہ دیں گے تو وہ بھی مجرم اور مستحقِ عذاب ہوں گے۔ دوسری یہ کہ=

ہدایت و گمراہی سے متعلق قانونِ الٰہی

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ

الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ	اَهْلُهَا	مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	وَ	لَوْ
بستیوں کو	ظلم سے	اور (حالانکہ)	اس کے باشندے	اصلاح والے (ہوں)	اور	اگر

حالانکہ ان کے رہنے والے اچھے لوگ ہوں ○ اور اگر

شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا يَزَالُوْنَ

شَآءَ	رَبُّكَ	لَجَعَلَ	النَّاسَ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لَا يَزَالُوْنَ
چاہتا	تمہارا رب	(تو) ضرور بنا دیتا	لوگوں (کو)	ایک امت	اور	لوگ ہمیشہ رہیں گے

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ

مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (1)	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	رَبُّكَ	وَ	لِذٰلِكَ
اختلاف کرتے	مگر	جن پر	رحم کیا	تمہارے رب (نے)	اور	اسی کے لئے

اختلاف میں رہیں گے ○ البتہ جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اللہ نے

جہنم جنوں اور انسانوں سے بھری جائے گی

خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ

خَلَقَهُمْ	وَ	تَمَّتْ	كَلِمَةُ رَبِّكَ	لَاَمْلَـَٔنَّ
اس نے پیدا کیا انہیں	اور	پوری ہو چکی	تیرے رب کی بات	(کہ) بیشک میں ضرور بھر دوں گا

انہیں اسی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک میں ضرور

رسولوں کی خبریں سنانے کا ایک مقصد

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ

جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ	اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	كُلًّا	نَّقُصُّ
جہنم (کو)	جنوں اور انسانوں سے	سب (سے)	اور	سب	ہم بیان کرتے ہیں

جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ملا کر بھر دوں گا ○ اور رسولوں کی خبروں میں سے

=شروع سے اب تک یہی ہوتا آیا ہے کہ زیادہ تر مال و دولت والے ہی غفلت میں پڑتے ہیں، اس لئے عمومی طور پر مالدار لوگوں میں دینداروں کی کمی ہوتی ہے۔

(1)...... علامہ صاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اختلاف جس طرح پہلی امتوں میں موجود تھا اُسی طرح اس امت میں بھی رہے گا تو ان میں سے کوئی مومن ہو گا کوئی کافر، کوئی نیک ہو گا اور کوئی گناہگار، اسی لئے حدیث میں ہے کہ یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب تم 73 فرقوں میں بٹ جاؤ گے، جن میں سے 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک جنتی فرقہ اہلِ سنت و جماعت=

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ

عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ	مَا نُثَبِّتُ بِهٖ	فُؤَادَكَ
تم پر (تمہارے سامنے)	رسولوں کی خبروں سے	جس سے ہم قوت دیں	تمہارے دل (کو)

ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں

وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

وَ	جَآءَكَ	فِیْ هٰذِهٖ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَوْعِظَةٌ (2)	وَّ	ذِكْرٰى (3)
اور	آیا تمہارے پاس	اس (سورت) میں	حق	اور	وعظ	اور	نصیحت

اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا اور مسلمانوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	اعْمَلُوْا
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے	تم عمل کرو

وعظ و نصیحت (آئی) ○ اور تم ایمان نہ لانے والوں سے فرماؤ: تم اپنی جگہ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنَّا	عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	انْتَظِرُوْا	اِنَّا
اپنی جگہ پر	بیشک ہم	(اپنا) عمل کرنے والے (ہیں)	اور	تم انتظار کرو	بیشک ہم (بھی)

کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کرتے ہیں ○ اور تم انتظار کرو، بیشک ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ

مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	لِلّٰهِ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَیْهِ
انتظار کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اسی کی طرف

منتظر ہیں ○ اور آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

کافروں کو فیصلہ کن جواب

اللہ کی عبادت اور اس پر بھروسہ کرنے کی ہدایت

—— ہے۔(صاوی، ھود، تحت الآیۃ: ۱۱۸، ۳/۹۳۸)

1 ...... حق سے مراد توحید و رسالت اور قیامت کے وہ دلائل ہیں جنہیں اس سورت میں بیان کیا گیا۔ 2 ...... "مَوْعِظَةٌ" کا معنی ہے جس کے ذریعے نصیحت حاصل کی جائے، یہاں اس سے مراد سابقہ امتوں کی ہلاکت کا بیان ہے جس کا ذکر اس سورت میں ہوا۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا سن کر اس سے عبرت حاصل کریں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

ع ١٠

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ

يُرْجَعُ	الْاَمْرُ كُلُّهٗ	فَاعْبُدْهُ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَيْهِ
لوٹایا جاتا ہے	ہر کام	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	بھروسہ رکھو	اس پر

ہر کام لوٹایا جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ رکھو

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع

وَ	مَا رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
اور	تمہارا رب نہیں	غافل	(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو

اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○

آیات:111 — رکوع:12

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآنی کی شان

عربی زبان میں نزولِ قرآن کی ایک حکمت

الٓرٰ ۟ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ (1)	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا
حروفِ مقطعات	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو

(1)...... کتابِ مبین کا ایک معنی ہے حق و باطل کو واضح کر دینے والی کتاب اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اہلِ عرب پر اس کتاب کے معانی واضح ہیں کیونکہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی تمہید

عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ

عَرَبِيًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَيْكَ
عربی	تاکہ تم	سمجھو	ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی

اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ

اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَآ	اَوْحَيْنَآ	اِلَيْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾	اِذْ	قَالَ	يُوْسُفُ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ○ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے

لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

لِاَبِيْهِ	يٰۤاَبَتِ	اِنِّيْ	رَاَيْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ
اپنے باپ سے	اے میرے باپ	بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج

کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ

وَ	الْقَمَرَ	رَاَيْتُهُمْ	لِيْ	سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾	قَالَ	يٰبُنَيَّ
اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے	کہا	اے میرے بیٹے

اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ○ فرمایا: اے میرے بچے!

(1)...... قرآنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مستند علماء کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قرآنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ انہی تفاسیر میں سے ایک آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی راقمُ الحروف کی تفسیر ”صراط الجنان فی تفسیر القرآن“ بھی ہے جس کا مطالعہ عوام و خواص سبھی کے لئے بہت مفید ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب کی تعبیر

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

لَا تَقْصُصْ (1)	رُءْيَاكَ	عَلٰۤى اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا
تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے

اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَ

لَكَ	كَيْدًا	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵	وَ
تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال	بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور

کوئی سازش کریں گے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ۝ اور

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ

كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ	رَبُّكَ	وَ	يُعَلِّمُكَ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ
اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے	باتوں کا انجام نکالنا	اور

اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ (2)	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ	كَمَاۤ	اَتَمَّهَا
پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک

تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ یہ بات جانتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا تاکہ وہ اس کی تعبیر سمجھ کر ان کے خلاف کوئی سازش نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔ 2 ...... اس آیت =

ع

بیانِ واقعہ کے دوران ایک تنبیہ

برادرانِ یوسف کی اظہارِ ناراضی اور باہمی مشاورت

رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿۶﴾ؑ لَقَدْ كَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ

رَبَّكَ	عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿۶﴾	لَقَدْ	كَانَ	فِیْ یُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖۤ
تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

اٰیٰتٌ لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ

اٰیٰتٌ	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ﴿۷﴾ (1)	اِذْ	قَالُوْا	لَیُوْسُفُ	وَ	اَخُوْهُ
نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف	اور	اس کا بھائی

پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف اور اس کا سگا بھائی

اَحَبُّ اِلٰۤى اَبِیْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

اَحَبُّ	اِلٰۤى اَبِیْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ
زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک

اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ﴿۸﴾ۚۖ اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

اَبَانَا	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ ﴿۸﴾	اقْتُلُوْا	یُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ
ہمارے باپ	ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے

ہمارے والد کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ○ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں

اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا

اَرْضًا	یَّخْلُ	لَكُمْ	وَجْهُ اَبِیْكُمْ (2)	وَ	تَكُوْنُوْا
(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا

پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم

══میں مذکور لفظ ”یَجْتَبِیْكَ“ سے اگر ”نبوت کے لئے منتخب فرمانا“ مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد دنیا اور آخرت کی سعادتیں عطا فرمانا ہے اور اگر ”یَجْتَبِیْكَ“ سے ”بلند درجات تک پہنچانا“ مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔

1 ......ان سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کے کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ══

برادرانِ یوسف کی اپنی منصوبہ بندی پر عمل کی ابتداء

مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹ قَالَ قَآىٕلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا

مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝۹	قَالَ	قَآىٕلٌ (1)	مِّنْهُمْ	لَا تَقْتُلُوْا
اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو

پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو

یُوْسُفَ وَ اَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ

یُوْسُفَ	وَ	اَلْقُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	یَلْتَقِطْهُ
یوسف (کو)	اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے

قتل نہ کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے

بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝۱۰ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

بَعْضُ السَّیَّارَةِ	اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ۝۱۰	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اٹھالے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى یُوْسُفَ وَ اِنَّا

مَا	لَكَ	لَا تَاْمَنَّا	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ	اِنَّا
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم

لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا

لَهٗ	لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱	اَرْسِلْهُ	مَعَنَا	غَدًا
اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)	آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل

یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

═ السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔

(1)...... یہ بات حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں میں سے یہودا یارُوبیل نے کہی۔

يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

يَّرْتَعْ	وَ	يَلْعَبْ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾
(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اندیشہ

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ

قَالَ	اِنِّیْ	لَیَحْزُنُنِیْۤ	اَنْ تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ	اَخَافُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کردے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈرتا ہوں

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کردے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں

برادرانِ یوسف کی یقین دہانی

اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا

اَنْ	یَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	اَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	قَالُوْا
(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا	اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا

کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا:

لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ

لَئِنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّاۤ
ضرور اگر	کھاجائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)	(تو) بیشک ہم

اگر اسے بھیڑیا کھاجائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں جب تو ہم

بھائیوں کا اپنی تجویز پر عمل اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشارت

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا بِهٖ	وَ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور

کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجنے کی دو وجوہات بیان فرمائیں، (1) تمہارا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے جانا اور ان کا تمہارے ساتھ چلے جانا مجھے غمگین کردے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کچھ دیر کے لئے بھی ان سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔ (2) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے کھانے پینے اور کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے غافل ہو جاؤ گے اور کوئی بھیڑیا آکر انہیں کھاجائے گا۔ یہ وجہ آپ نے اس لئے بیان فرمائی تھی کہ =

اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْمَعُوْۤا	اَنْ	یَّجْعَلُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ (1)
انہوں نے اتفاق کرلیا	کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی

سب نے اتفاق کرلیا کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے

اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اِلَیْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	وَ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے	اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور

وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ○ اور

جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا

جَآءُوْۤ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا
وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا

رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ○ کہنے لگے:

یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا
اے ہمارے باپ	بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا

اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

یُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	مَاۤ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ
یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے

اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین

== اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت تھے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے یا الہام کے ذریعے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ غمگین نہ ہوں، ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ضرور انہیں ان کا یہ ظالمانہ کام یاد دلاؤ گے جو انہوں نے اِس وقت تمہارے ساتھ کیا اور وہ اُس وقت تمہیں نہ جانتے ہوں گے کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان بلند ہو گی اور آپ سلطنت و حکومت کی مسند پر ہوں گے جس کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکیں گے۔

الثالثة

بھائیوں کی ایک تدبیر اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طرزِ عمل

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍؕ

لَّنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِیْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ [1]
ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگاکر)

نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ○ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًاؕ فَصَبْرٌ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو صبر

جَمِیْلٌؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

جَمِیْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کررہے ہو	اور

اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○ اور

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں سے نکالنے کا قدرتی انتظام

جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗؕ قَالَ

جَآءَتْ	سَیَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ	قَالَ
آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول	کہا

ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ اس پانی لانے والے نے کہا:

یٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌؕ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةًؕ وَ

یٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ
ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور

کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کرکے اس کا خون حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قمیص پر لگادیا تھا لیکن قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ لی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو فروخت کرنا

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ

اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَرَوْهُ
اللہ	جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کررہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے

اللہ جانتا ہے جو وہ کررہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	وَ	كَانُوْا	فِيْهِ
کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مصری خریدار کی اپنی بیوی کو ہدایت

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَالَ	الَّذِى	اشْتَرٰىهُ (1)	مِنْ مِّصْرَ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	خریدا اسے	مصر (کے لوگوں میں) سے

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا

لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

لِامْرَاَتِهٖ	اَكْرِمِىْ	مَثْوٰىهُ	عَسٰى	اَنْ	يَّنْفَعَنَاۤ
اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو	اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں

اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۡ وَ

اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا (2)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا (3)	لِيُوْسُفَ	فِى الْاَرْضِ	وَ
یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا	یوسف کو	زمین میں	اور

یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں ٹھکانہ دیا اور

1 ...... مصر کے جس شخص نے حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو خریدا اسے لوگ عزیزِ مصر کہتے تھے اور اس کا نام قطفیر تھا۔

2 ...... قطفیر کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

3 ...... یعنی جس طرح ہم نے قتل سے محفوظ کرکے اور کنویں سے سلامتی کے ساتھ باہر لاکر حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر احسان فرمایا اسی طرح ہم نے انہیں مصر کی سرزمین میں ٹھکانہ دیا تاکہ ہم اسے مصر کے خزانوں پر تسلط عطا کریں اور خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائیں۔

لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَ اللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤی اَمْرِهٖ وَ

لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰۤی اَمْرِهٖ	وَ
تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور

تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۲۱ وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۲۱	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗۤ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم و حکمت عطا ہونا

اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی

اٰتَیْنٰهُ	حُكْمًا(1)	وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
(تو) ہم نے دی اسے	حکمت	اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں

تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی

الْمُحْسِنِیْنَ ۝۲۲ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ

الْمُحْسِنِیْنَ ۝۲۲	وَ	رَاوَدَتْهُ(2)	الَّتِیْ	هُوَ
نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے

عزیزِ مصر کی بیوی کی دعوتِ گناہ اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

فِیْ بَیْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور

اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور

1 ...... یہاں حکم سے مراد نبوت اور علم سے مراد دین میں فقاہت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حکم سے درست بات اور علم سے خواب کی تعبیر مراد ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا علم اور علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص543 کا مطالعہ فرمائیں۔

قَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

قَالَتْ	هَيْتَ	لَكَ	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)

کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ

رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ

رَبِّيْٓ	اَحْسَنَ	مَثْوَايَ (1)	اِنَّهٗ
میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)	بیشک

مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک

لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ج

لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ
فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا

زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

وَ	هَمَّ	بِهَا	لَوْلَآ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ (2)
اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ	وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ
اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی	بیشک وہ

ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا بیان

1 ...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہئے اور اپنے مربی کا احسان ماننا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

2 ...... یہاں ”اپنے رب کی دلیل“ سے مراد عصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاکیزہ نفوس کو برے اخلاق اور گندے افعال سے پاک پیدا کیا ہے اور پاکیزہ، مقدس اور شرافت والے اخلاق پر ان کی پیدائش فرمائی ہے، اس لئے وہ ہر ایسے کام سے باز رہتے ہیں جس کا کرنا منع ہو۔

شوہر کو دیکھ کر عورت کا فریب

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ	وَ
ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)	اور

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور

قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا

قَدَّتْ	قَمِیْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَیَا	سَیِّدَهَا
عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)

عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے

لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ

لَدَا الْبَابِ	قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ
دروازے کے پاس	عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے

شوہر کو پایا تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ

بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّسْجَنَ	اَوْ
تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے	یا

برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا ایک اہم قرینہ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِیَ	رَاوَدَتْنِیْ [1]	عَنْ نَّفْسِیْ
دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے

دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے

1 ...... جب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی براءت کا اظہار کیا اور حقیقتِ حال بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے قصور شخص اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کسی کے سامنے دوسرے کا قصور بیان کر سکتا ہے۔

وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ

وَ	شَهِدَ(1)	شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِيْصُهٗ
اور	گواہی دی	ایک گواہ(نے)	اس(عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ

قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اِنْ
پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے	اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر

آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر

كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

كَانَ	قَمِيْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾
ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ	سچوں میں سے (ہے)

ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں ○

عزیزِ مصر کے سامنے اصل صورتِ حال کا انکشاف

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِيْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ(2)
پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ

عزیزِ مصر کی اپنی بیوی کو ڈانٹ

مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ

مِنْ كَيْدِكُنَّ	اِنَّ	كَيْدَكُنَّ	عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾	يُوْسُفُ	اَعْرِضْ
تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)	بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو

تم عورتوں کا مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے

(1)...... یہ گواہ ایک قول کے مطابق زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک چار مہینے کا بچہ تھا۔ اس واقعے سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ جب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگی تو ان کی پاکیزگی کی گواہی بچے سے دلوائی گئی اگرچہ یہ بھی عظیم چیز ہے لیکن جب سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگی تو چونکہ وہ معاملہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت کا بھی تھا اس لئے حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عفت و عصمت اور پاکیزگی کی گواہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود دی۔ (2)...... اس سے زلیخا کی وہ بات مراد=

عَنْ هٰذَا ۫ وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ

عَنْ هٰذَا (1)	وَ	اسْتَغْفِرِیْ	لِذَنْۢبِكِ	اِنَّكِ	كُنْتِ
اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بیشک تو (ہی)	ہے

در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی

مِنَ الْخٰطِـٕیْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ

مِنَ الْخٰطِـٕیْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِی الْمَدِیْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت

خطاکاروں میں سے ہے ○ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

تُرَاوِدُ	فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا
پھسلانے کی کوشش کرتی ہے	اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سماگئی ہے اس کے

اپنے نوجوان کا دل لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا

حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾	فَلَمَّا
(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے	کھلی وارفتگی (محبت) میں	تو جب

سماگئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں گم دیکھ رہے ہیں ○ تو جب

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ

سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ
اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کردیں

اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے

عزیز مصر کی بیوی کے عشق کا چرچا

حسنِ یوسف دیکھ کر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا

ع ۱۴/۳

=ہے جو اس نے کہی تھی کہ ”اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟“

1......جب عزیزِ مصر کے سامنے زلیخا کی خیانت اور حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی براءت ثابت ہوگئی تو اس نے پہلے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح معذرت کی ”اے یوسف! تم اس بات سے درگزر کرو اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو۔“ پھر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ”اے عورت! تو اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ جو تو نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔=

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ

لَهُنَّ	مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ
ان کے لئے	مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں تیار کر دیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا:

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ

عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗۤ	اَكْبَرْنَهٗ	وَ
ان پر (کے سامنے)	تو جب	عورتوں نے دیکھا اسے	(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور

ان کے سامنے نکل آیئے توجب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اُٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَ لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ	وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ
تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں	اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بیشک میں نے ان کا دل

زلیخا کی حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دھمکی

=نیز اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کا ارادہ کرنے کی وجہ سے بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔"

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَىٕنْ لَّمْ یَفْعَلْ

عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَىٕنْ	لَّمْ یَفْعَلْ
اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَ لَیَكُوْنًا

مَاۤ	اٰمُرُهٗ	لَیُسْجَنَنَّ	وَ	لَیَكُوْنًا
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ (1)
ذلت اٹھانے والوں میں سے	(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے

ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○ یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے

اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ

اِلَیَّ	مِمَّا	یَدْعُوْنَنِیْۤ	اِلَیْهِ	وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّیْ
مجھے	(اس) سے جو	وہ بلارہی ہیں مجھے	اس کی طرف	اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے

قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلارہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب

كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

كَیْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَكُنْ
ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا

مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾ (2)	
نادانوں میں سے	

نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں دعا

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گناہ کرنے کی بجائے قید خانے میں جانے کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت برداشت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ (2)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور گناہوں سے قطعی معصوم ہیں اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر عاجزی کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان خود کو شیطان کے وار اور گناہوں سے محفوظ نہ سمجھے اور بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہے۔

دعائے یوسف کی قبولیت

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ

فَاسْتَجَابَ	لَهٗ	رَبُّهٗ	فَصَرَفَ	عَنْهُ	كَيْدَهُنَّ
تو دعا قبول کرلی	اس کی	اس کے رب (نے)	تو پھیر دیا	اس سے	ان (عورتوں) کا مکر

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکروفریب پھیر دیا،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قید خانے میں ڈالنے کا فیصلہ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ

اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۴﴾	ثُمَّ	بَدَا	لَهُمْ
بیشک	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	پھر	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	ان کے لئے (انہیں)

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی

مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ

مِّنْۢ بَعْدِ	مَا	رَاَوُا	الْاٰیٰتِ	لَیَسْجُنُنَّهٗ
(اس کے) بعد	کہ	انہوں نے دیکھ لیں	سب نشانیاں	ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے

انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

قید خانے میں دو قیدیوں کا خواب بیان کرنا

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۳۵﴾ ؑ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَیٰنِ ؕ

حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۳۵﴾	وَ	دَخَلَ	مَعَهُ	السِّجْنَ	فَتَیٰنِ [1]
ایک مدت تک	اور	داخل ہوئے	اس کے ساتھ	قید خانہ (میں)	دو نوجوان

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔

قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَعْصِرُ

قَالَ	اَحَدُهُمَاۤ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ	اَعْصِرُ
کہا	ان میں سے ایک (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	میں نچوڑ رہا ہوں

ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

ع ۱۴

[1] ...... ان دو جوانوں میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید کے باورچی خانے کا انچارج تھا اور دوسرا اس کا ساقی، ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اور اس جرم میں دونوں قید کر دیئے گئے۔

خَمْرًا ۚ وَ قَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ

خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّیْۤ	اَرٰىنِیْۤ
شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

کشید کررہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِیْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّیْرُ	مِنْهُ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھارہے ہیں	پرندے	اس سے

میں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھارہے ہیں۔

نَبِّئْنَا بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ

نَبِّئْنَا	بِتَاْوِیْلِهٖ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۶﴾	قَالَ
ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے	بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا

(اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

لَا یَاْتِیْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖۤ	اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا
نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ	مگر	میں آگاہ کردوں گا تمہیں

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ

بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

بِتَاْوِیْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	یَّاْتِیَكُمَا	ذٰلِكُمَا (1)	مِمَّا
اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک معجزے کا اظہار

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سن کر ان دونوں قیدیوں نے کہا: یہ علم تو کاہنوں اور نجومیوں کے پاس ہوتا ہے، آپ کے پاس یہ علم کہاں سے آیا؟ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کاہن یا نجومی نہیں ہوں، جس کے بارے میں، میں تمہیں خبر دوں گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے۔

عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ اِنِّیۡ تَرَکۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ

عَلَّمَنِیۡ	رَبِّیۡ	اِنِّیۡ	تَرَکۡتُ	مِلَّةَ قَوۡمٍ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین

مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا

لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ هُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ

لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ	بِاللّٰهِ	وَ	هُمۡ	بِالۡاٰخِرَةِ	هُمۡ	کٰفِرُوۡنَ ﴿۳۷﴾	وَ
(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

اتَّبَعۡتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ ؕ

اتَّبَعۡتُ [1]	مِلَّةَ اٰبَآءِیۡۤ	اِبۡرٰهِیۡمَ	وَ	اِسۡحٰقَ	وَ	یَعۡقُوۡبَ
میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کے دین کی)

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔

مَا کَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِکَ بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِکَ

مَا کَانَ	لَنَاۤ	اَنۡ	نُّشۡرِکَ	بِاللّٰهِ	مِنۡ شَیۡءٍ	ذٰلِکَ
نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَیۡنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ

مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ	عَلَیۡنَا	وَ	عَلَی النَّاسِ	وَ	لٰکِنَّ	اَکۡثَرَ النَّاسِ
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے معجزے کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جن کا بلند مرتبہ دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں۔

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾	یٰصَاحِبَیِ	السِّجْنِ	ءَاَرْبَابٌ	مُّتَفَرِّقُوْنَ
شکر نہیں کرتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا

شکر نہیں کرتے ○ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ

خَیْرٌ	اَمِ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ [1]	مَا تَعْبُدُوْنَ
اچھے (ہیں)	یا	ایک اللہ	(جو) سب پر غالب (ہے)	تم عبادت نہیں کرتے

اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے؟ ○ تم اس کے سوا صرف

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءً	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ

مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ
نہیں نازل کی	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم	مگر	اللہ کا

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

اَمَرَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ
اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	یہی	سیدھا دین (ہے)

اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے

[1] ...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نرم الفاظ کے ساتھ ان دو افراد کو اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں الفاظ نرم اور دلائل مضبوط استعمال کرنے چاہئیں۔

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾	یٰصَاحِبَیِ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اے میرے دونوں ساتھیو

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ

السِّجْنِ	اَمَّاۤ	اَحَدُكُمَا	فَیَسْقِیْ	رَبَّهٗ
قید خانے (کے)	بہر حال	تم میں سے ایک	تو وہ پلائے گا	اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)

دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب

خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ

خَمْرًا	وَ	اَمَّا	الْاٰخَرُ	فَیُصْلَبُ	فَتَاْكُلُ	الطَّیْرُ
شراب	اور	بہر حال	دوسرا	تو اسے سولی دی جائے گی	پھر کھالیں گے	پرندے

پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی پھر پرندے

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ

مِنْ رَّاْسِهٖ	قُضِیَ (1)	الْاَمْرُ	الَّذِیْ فِیْهِ	تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾
اس کے سر سے	فیصلہ ہو چکا	(اس) کام (کا)	جس کے بارے میں	تم دونوں نے پوچھا تھا

اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا ○

قید سے آزادی کی ایک تدبیر اور تقدیر الٰہی

وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

وَ	قَالَ	لِلَّذِیْ	ظَنَّ	اَنَّهٗ	نَاجٍ	مِّنْهُمَا
اور	کہا	(اس) سے جسے	سمجھا	کہ وہ	بچ جانے والا (ہے)	ان دونوں میں سے

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا:

(1)...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا اور جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ خبر ٹل نہیں سکتی۔ (خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/۲۱)

بادشاہ کا خواب دیکھنا اور تعبیر پوچھنا

۵ ع ۱۵

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ

اذْكُرْنِيْ	عِنْدَ رَبِّكَ	فَاَنْسٰىهُ	الشَّيْطٰنُ
تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس	تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ؑ وَ

ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	وَ
اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال	اور

یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے ○ اور

قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّيْۤ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ
کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں

بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	يٰۤاَيُّهَا
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے

کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے

الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ	فِيْ رُءْيَايَ	اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾
درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں	اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو

درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○

(1)...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے جادوگروں، کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔

درباریوں کا بادشاہ کو جواب

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ○

شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

وَ	قَالَ	الَّذِیْ	نَجَا(1)	مِنْهُمَا	وَادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ

اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِيْلِهٖ	فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾	يُوْسُفُ	اَيُّهَا	الصِّدِّيْقُ
آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق

تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا، تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ○ اے یوسف! اے صدیق!

اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

اَفْتِنَا	فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ
ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں	اور

ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّیْۤ	اَرْجِعُ
سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں

سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف

1 ...... بچ جانے والے سے مراد شراب پلانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے ساتھی کچن کے انچارج کی ہلاکت کے بعد قید سے نجات پائی تھی اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ

اِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کروگے	سات سال

لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کروگے

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ	فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ (1)	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا
لگاتار	توجو	تم کاٹ لو	تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو

توتم جو کاٹ لو اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو

تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ

تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ
تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت	وہ کھا جائیں گے

تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے جو اس غلے کو

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸

مَا	قَدَّمْتُمْ (2)	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸
وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہوگا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کرلوگے

کھا جائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچا لوگے ○

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے کہ بالی یا بھوسے میں گندم کی حفاظت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نبی دینی رازوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی رازوں سے بھی خبردار ہوتے ہیں۔ 2 ...... حفاظتی تدابیر کے طور پر آئندہ کے لئے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ملکی ذخائر کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق حکمتِ عملی ترتیب دیں بلکہ زرِ مبادلہ کے جو ذخائر جمع کرکے رکھے جاتے ہیں اُن کی اصل بھی اس آیت سے نکالی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا==

ع ۷ ۱۶

بادشاہ کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دعوت اور آپ کا جواب

وَ فِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۚ

وَ	فِیْهِ	یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖ
اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے	اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لے کر آؤ میرے پاس اسے

اور اس میں رس نچوڑیں گے ○ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْــٴَـلْهُ

فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ	قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ	فَسْــٴَـلْهُ
توجب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف	پھر پوچھو اس سے

توجب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس سے پوچھو

مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	بَالُ النِّسْوَةِ [1]	الّٰتِیْ	قَطَّعْنَ	اَیْدِیَهُنَّ	اِنَّ	رَبِّیْ
کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب

کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب

عورتوں سے واقعہ کی تحقیق اور ان کا اعترافِ حق

بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ

بِكَیْدِهِنَّ	عَلِیْمٌ ﴿۵۰﴾	قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	اِذْ
ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)	(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتو) کیا تھا	تمہارا حال	جب

ان کے مکر کو جانتا ہے ○ بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب

رَاوَدْتُّنَّ یُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖؕ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

رَاوَدْتُّنَّ	یُوْسُفَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ
تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ!

= ان لوگوں کے لئے کچھ بچا کر رکھنا جن کا نان نفقہ اس کے ذمے ہے، یہ بھی توکل کے خلاف نہیں۔

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی ظاہر ہو جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ لمبی قید بلاوجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو الزام لگانے کا موقع نہ ملے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہمت دور کرنے میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	الْـٰٔنَ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب

حَصْحَصَ الْحَقُّ ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

حَصْحَصَ	الْحَقُّ	اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ[1]	عَنْ نَّفْسِهٖ
ظاہر ہو گیا	حق	میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے

اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾	ذٰلِكَ	لِيَعْلَمَ
اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ

اَنِّيْ	لَمْ اَخُنْهُ[2]	بِالْغَيْبِ	وَ	اَنَّ
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک

معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

عورتوں سے تحقیق کا مطالبہ کرنے کا مقصد

1 ...... حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا اور قصور کا اقرار توبہ ہے۔ لہٰذا اب حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو برے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحابیہ بنیں اور عزیزِ مصر کی موت کے بعد ان کی قابلِ احترام بیوی بنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے قصوروں کا ذکر فرما کر ان پر غضب ظاہر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کر چکی تھیں اور توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گناہ کی طرح ہوتا ہے۔

2 ...... اخلاقی خیانت انتہائی مذموم وصف ہے اس سے ہر ایک کو بچنا چاہیے اور اخلاقی امانتداری ایک قابلِ تعریف وصف ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہیے۔

وَمَآ اُبَرِّئُ

13

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عاجزی و انکساری

وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ

لَاَمَّارَةٌ	النَّفْسَ	اِنَّ	نَفْسِیْ	مَاۤ اُبَرِّئُ (1)	وَ
ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)	نفس	بیشک	اپنے نفس (کو)	میں بے قصور نہیں بتاتا	اور

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾

رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾	غَفُوْرٌ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	رَحِمَ	مَا	اِلَّا	بِالسُّوْٓءِ
مہربان (ہے)	بخشنے والا	میرا رب	بیشک	میرا رب	رحم فرمائے	جس (پر)	مگر	برائی کا

بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے ○

بادشاہ کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ

لِنَفْسِیْ	اَسْتَخْلِصْهُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ	الْمَلِكُ	قَالَ	وَ
اپنی ذات کے لیے	میں خاص کرلوں اسے	تم لاؤ میرے پاس اسے	بادشاہ (نے)	کہا	اور

اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ

مَكِیْنٌ	لَدَیْنَا	الْیَوْمَ	اِنَّكَ	قَالَ	كَلَّمَهٗ	فَلَمَّا
معزز	ہمارے یہاں	آج	بیشک تو	(تو) کہا	بادشاہ نے بات کی اس سے	پھر جب

پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بادشاہ کو ایک تجویز

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ

اِنِّیْ	عَلٰى خَزَآىِٕنِ الْاَرْضِ	اجْعَلْنِیْ (2)	قَالَ	اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾
بیشک میں	زمین کے خزانوں پر	مجھے مقرر کردو	(یوسف نے) کہا	قابلِ اعتماد، امانتدار (ہے)

امانتدار ہیں ○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شاندار نیکیاں کرنے کے باوجود بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عاجزی و انکساری کا اظہار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نازاں ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرے، اسی طرح گناہوں سے بچنے کو اپنا ہنر و کمال سمجھنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اسے گناہ سے بچالیا ہے۔

2 ...... جب ایک ہی شخص اہلیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے کے لئے اسے امارت و حکومت طلب کرنا جائز بلکہ اسے تاکید ہے۔ حضرت یوسف =

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اقتدار

حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

حَفِيْظٌ	عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ
حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح	ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں

حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا،

نیک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

يَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَيْثُ	يَشَآءُ	نُصِيْبُ	بِرَحْمَتِنَا	مَنْ	نَّشَآءُ
وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچا دیتے ہیں	اپنی رحمت	جسے	چاہتے ہیں

اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

وَ	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ
اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے

الربع

بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انہیں پہچان لینا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ (2)	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اور	وہ پرہیزگار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی

بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

فَدَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَعَرَفَهُمْ	وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾
تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں	اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے

تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○

=عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی حال تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول تھے، لوگوں کی ضروریات سے واقف تھے، یہ جانتے تھے کہ شدید قحط ہونے والا ہے جس میں مخلوق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی صورت ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

1 ...... فخر اور تکبر کے لئے اپنی خوبیوں کو بیان کرنا ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اپنی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں، اسی لئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ 2 ...... اس سے=

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھائیوں کو بنیامین سے متعلق ہدایت

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ

وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ
اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْۤ اُوْفِي

لَّكُمْ	مِّنْ اَبِيْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّيْۤ	اُوْفِي
اپنا	(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل

الْكَيْلَ وَ اَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ

الْكَيْلَ	وَ	اَنَا	خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ [1]	فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ
ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)	تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے

کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جواب

فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

فَلَا	كَيْلَ	لَكُمْ	عِنْدِيْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا
تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا	انہوں نے کہا

تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○ انہوں نے کہا:

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے

ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○

= معلوم ہوا کہ اُخروی اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے فقط ایمان پر بھروسہ کرکے خود کو نیک اعمال سے بے نیاز جاننا درست نہیں۔

1 ...... پورا تولنا اور مہمان نوازی سنتِ انبیاء ہے اور مہمان نوازی شرعاً کبھی واجب اور کبھی سنت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور مہمان نوازی کرنے والوں کے گناہ لے جاتا ہے اور (مہمان نوازی کے سبب) اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر، ص۳۲۳، الحدیث: ۵۲۴۲)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھائیوں پر کرم و احسان

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

وَ	قَالَ	لِفِتْيٰنِهِ	اجْعَلُوْا	بِضَاعَتَهُمْ [1]	فِيْ رِحَالِهِمْ	لَعَلَّهُمْ
اور	(یوسف نے) کہا	اپنے غلاموں سے	رکھ دو	ان کی رقم	ان کی بوریوں میں	تاکہ وہ

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تاکہ

يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا

يَعْرِفُوْنَهَآ	اِذَا	انْقَلَبُوْۤا	اِلٰۤى اَهْلِهِمْ	لَعَلَّهُمْ	يَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾	فَلَمَّا
پہچان لیں اسے	جب	پلٹ کر جائیں	اپنے گھر والوں کی طرف	تاکہ وہ	لوٹ کر آئیں	پھر جب

جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے گزارش اور ان کا جواب

رَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

رَجَعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِيْهِمْ	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَا	مُنِعَ	مِنَّا
وہ لوٹ کر گئے	اپنے باپ کی طرف	(تو) انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ	روک دیا گیا	ہم سے

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ

الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ

الْكَيْلُ	فَاَرْسِلْ	مَعَنَاۤ	اَخَانَا	نَكْتَلْ
ماپ (غلہ)	تو آپ بھیج دیں	ہمارے ساتھ	ہمارے بھائی (کو)	(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لا سکیں)

روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لا سکیں

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلْ

وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾	قَالَ	هَلْ
اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	(یعقوب نے) فرمایا	کیا (یعنی نہیں)

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا

[1] ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دی جانے والی غلے کی رقم بھی سامان کے ساتھ ان کی بوریوں میں رکھوا دی تاکہ وہ قحط کے زمانے میں انہیں کام آئے، نیز یہ رقم پوشیدہ طور پر اُن کے پاس پہنچے تاکہ اُنہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب رشتہ داروں کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت ہو تو اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی رشتہ دار کی مالی یا کوئی اور مدد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس انداز میں اس تک رقم یا کوئی اور چیز پہنچائی جائے جس میں اسے لیتے ہوئے شرم بھی محسوس نہ ہو اور اس کی غیرت و خودداری پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

غلّے میں رقم دیکھ کر بیٹوں کا باپ سے مکالمہ

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ

اٰمَنُكُمْ	عَلَيْهِ	اِلَّا	كَمَاۤ	اَمِنْتُكُمْ
میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)	مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کر لوں جیسا پہلے

عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪

عَلٰۤى اَخِيْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَيْرٌ	حٰفِظًا(1)
اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا

وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوْا
(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم	جو لوٹا دی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا

تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کر دی گئی ہے۔ کہنے لگے:

يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

يٰۤاَبَانَا	مَا	نَبْغِيْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹا دی گئی	ہماری طرف

اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے

(1)...... مخلوق کے مقابلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہی سب سے بہتر ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد اور دین و ایمان وغیرہ کی حفاظت سے متعلق ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد حقیقی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرے۔ جان و مال کی حفاظت کے ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں کیونکہ توکل نام ہی اسی چیز کا ہے کہ اسباب اختیار کر کے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا جن لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی گارڈز رکھے یا دیگر اسباب اختیار کئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ نہیں۔

وَ نَمِیْرُ اَهْلَنَا وَ نَحْفَظُ اَخَانَا وَ

وَ	نَمِیْرُ	اَهْلَنَا	وَ	نَحْفَظُ	اَخَانَا	وَ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور

نَزْدَادُ كَیْلَ بَعِیْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَیْلٌ یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ

نَزْدَادُ	كَیْلَ بَعِیْرٍ	ذٰلِكَ	كَیْلٌ	یَّسِیْرٌ ﴿۶۵﴾	قَالَ
ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ	یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا

ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں، یہ بہت آسان بوجھ ہے ○ یعقوب نے فرمایا:

لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا

لَنْ اُرْسِلَهٗ	مَعَكُمْ	حَتّٰى	تُؤْتُوْنِ	مَوْثِقًا
میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے	پختہ عہد

میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ

مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاْتُنَّنِیْ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّحَاطَ
اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے

یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں)

بِكُمْ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا

بِكُمْ	فَلَمَّاۤ	اٰتَوْهُ	مَوْثِقَهُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا
تم پر	پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو

گھر جاؤ پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے شرط اجازت

روانگی کے وقت حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

نَقُوْلُ	وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾	وَ	قَالَ	يٰبَنِيَّ	لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ (1)
ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	اے میرے بیٹو	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے

اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ

وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (2)	وَ	مَآ اُغْنِيْ	عَنْكُمْ
اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے	اور	میں نہیں بچا سکتا	تم سے (تمہیں)

اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

بچا نہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

تقدیر و تدبیر

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا

وَ	عَلَيْهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا
اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	جب	وہ داخل ہوئے

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے

مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ

مِنْ حَيْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ	مَا كَانَ يُغْنِيْ	عَنْهُمْ
جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچا سکتا تھا	ان سے (انہیں)

داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور مناسب احتیاطیں اختیار کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے، سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے خود بھی مناسب تدبیریں فرمایا کرتے اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔

2 ...... حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیٹوں کو جدا جدا دروازوں سے داخل ہونے کا حکم اس لئے دیا تا کہ وہ نظرِ بد سے محفوظ رہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر سے بچنے کے لئے نعمت کے اظہار سے بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ”حاجتیں پوری کرنے پر نعمتوں کو چھپانے سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے=

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ[1]	اِلَّا	حَاجَةً	فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں

کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی

قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

قَضٰىهَا	وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا	عَلَّمْنٰهُ
اس نے پورا کرلیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ	ہم نے تعلیم دی تھی اسے

جو اس نے پوری کرلی اور بیشک وہ صاحبِ علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۠ ﴿۶۸﴾ وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

ع ۸

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اٰوٰۤى	اِلَیْهِ	اَخَاهُ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَنَا	اَخُوْكَ
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں	تمہارا بھائی (ہوں)

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾	فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کررہے ہیں	پھر جب	(یوسف نے) تیار کردیا ان کے لیے

تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کررہے ہیں ○ پھر جب انہیں ان کا سامان

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک بھائی پر راز افشا کرنا اور تسلی

بھائی کو روکنے کی تدبیر

═ سے حسد کیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۲۷۷، الحدیث: ۶۶۵۵)

1...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کا مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ان سے وہ چیز دور نہیں کرسکتا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے، اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو دیکھا جائے تو ان کا ایک ہی دروازے سے داخل ہونا یا مختلف دروازوں سے داخل ہونا دونوں برابر ہیں، ان کا مختلف دروازوں سے جانا اگرچہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا لیکن بدنظری سے بچنے کی یہ تدبیر اختیار کرنا حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ═

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

بِجَهَازِهِمْ	جَعَلَ	السِّقَايَةَ	فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ	ثُمَّ	اَذَّنَ	مُؤَذِّنٌ
ان کا سامان	(تو) رکھ دیا	پیالہ	اپنے بھائی کی بوری میں	پھر	پکارا	ایک پکارنے والا

مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا

اَيَّتُهَا	الْعِيْرُ	اِنَّكُمْ	لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾	قَالُوْا	وَ	اَقْبَلُوْا
اے	قافلے والو	بیشک تم	ضرور چور ہو	انہوں نے کہا	اور	وہ متوجہ ہوئے

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

عَلَيْهِمْ	مَّاذَا	تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	قَالُوْا	نَفْقِدُ	صُوَاعَ الْمَلِكِ
ان پر (کی طرف)	کیا چیز	تم گم پا رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم گم پاتے ہیں	بادشاہ کا پیمانہ

کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی ؟○ ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ

وَ	لِمَنْ	جَآءَ بِهٖ	حِمْلُ بَعِيْرٍ	وَّ	اَنَا	بِهٖ
اور	(اس) کے لیے جو	لائے گا اسے	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)	اور	میں	اس کا

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے اور میں اس کا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ (1)	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	لَقَدْ	عَلِمْتُمْ	مَّا جِئْنَا
ضامن (ہوں)	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	ہم نہیں آئے

ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں

=کے دل کی ایک تمنا تھی جو انہوں نے پوری کرلی۔

1...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفالت جائز ہے، حدیث پاک سے بھی اس کا جواز ثابت ہے، نیز اس کے جائز ہونے پر اجماع بھی منعقد ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا اور دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی قرض یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو تو ممکن بہتر صورت میں اس کی ضمانت دے کر=

لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ (۷۳) قَالُوْا فَمَا

لِنُفْسِدَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِیْنَ (۷۳)	قَالُوْا	فَمَا
تاکہ فساد کریں	زمین میں	اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا

فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر

جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ (۷۴) قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ

جَزَآؤُهٗ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِیْنَ (۷۴)	قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ
(ہوگی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے	انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو

تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ ○ انہوں نے کہا: اِس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی

وُّجِدَ	فِیْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی (1)
وہ (پیالہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہوگا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں

سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہوگا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی

الظّٰلِمِیْنَ (۷۵) فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ

الظّٰلِمِیْنَ (۷۵)	فَبَدَاَ	بِاَوْعِیَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ (2)	ثُمَّ
ظالموں (کو)	تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر

یہی سزا ہے ○ تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ

اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ	كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِیُوْسُفَ
اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے	اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو

اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام
کی تدبیر سے شرعی حیلے کا جواز

== اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کریں۔

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں چونکہ چوری کی یہی سزا مقرر تھی اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔

2 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنیامین کو روکنے کا ایک حیلہ اختیار فرمایا اور یہ بالکل جائز حیلہ تھا کہ کسی پر ظلم نہ تھا بلکہ ان سب کو بہت فائدہ پہنچانا مقصود تھا جو آخر میں جا کر ظاہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی حیلے درست ہیں۔

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ	اِلَّاۤ	اَنْ
(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں	مگر	یہ کہ

بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ

يَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر

اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ [1]	قَالُوْۤا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ [2]
ایک علم والا (ہے)	(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے

ایک علم والا ہے ○ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ

اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا	يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَ
اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپالیا اس (بات) کو	یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا رکھی اور

لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ

لَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	اللّٰهُ
ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے	اور	اللہ

ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو اور اللہ

بھائیوں کی حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چوری کی نسبت اور آپ کا طرزِ عمل

1 ...... مخلوق میں ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے اور اس سلسلے کی انتہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ سے بے انتہا زیادہ خالق ومالک کا علم ہے۔ لہٰذا خود کو سب سے بڑا عالم نہ سمجھا جائے اور نہ کہا جائے۔

2 ...... جسے انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے نانا کا ایک بت چپکے سے لے کر توڑ دیا اور اسے راستے میں پڑی نجاست کے اندر ڈال دیا۔ یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بلکہ بت پرستی کا مٹانا تھا۔

بھائیوں کی بارگاہِ یوسف میں گزارش

اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ

اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوْا (1)	یٰۤاَیُّهَا	الْعَزِیْزُ	اِنَّ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کررہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک

خوب جانتا ہے جو تم باتیں کررہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک

لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

لَهٗۤ	اَبًا	شَیْخًا كَبِیْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ
اس کا	ایک باپ (ہے)	بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ

اس کے بہت بوڑھے والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ
بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ

بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا

اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا
(اس سے) کہ	ہم پکڑ لیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان

کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو

ناامید ہونے کے بعد بھائیوں کا باہمی مشورہ

عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَایْــٴَـسُوْا

ع

عِنْدَهٗۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾	فَلَمَّا	اسْتَایْــٴَـسُوْا
اس کے پاس	بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہوگئے

پکڑیں۔ (ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہوگئے

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں اگرچہ چور کی سزا یہ تھی کہ اسے غلام بنالیا جائے لیکن فدیہ لے کر معاف کردینا بھی جائز تھا، اس لئے بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد عمر میں بہت بڑے ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسی سے ان کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ آپ ہم میں سے کسی ایک کو غلام بنا کر یا فدیہ ادا کرنے تک رہن کے طور پر رکھ لیں بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں عزت دی، کثیر مال ہمیں عطا کیا، ہمارا مطلوب اچھی طرح پورا ہوا اور ہمارے غلے کی قیمت بھی ہمیں لوٹا دی۔

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

مِنْهُ	خَلَصُوْا	نَجِيًّا	قَالَ	كَبِيْرُهُمْ (1)
اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہوگئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)	کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)

تو ایک طرف جاکر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔ ان میں بڑا بھائی کہنے لگا:

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ	اَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا
کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	مَا فَرَّطْتُّمْ	فِيْ يُوْسُفَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	تم نے کوتاہی کی	یوسف (کے حق) میں

عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کرچکے ہو

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ

فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ	حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِيْۤ	اَبِيْۤ
تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)	یہاں تک کہ	اجازت دیدے	مجھے	میرا باپ

تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں

اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾

اَوْ	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	لِيْ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾
یا	(کوئی) حکم فرمادے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ	سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

یا اللہ مجھے کوئی حکم فرمادے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

(1)...... جب بھائیوں کو حضرت بنیامین کے ملنے کی امید نہ رہی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو سمجھایا۔ عقلِ عام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بڑے کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائے خواہ وہ علم میں بڑا ہو، یا عمر میں، یا سمجھ داری میں، البتہ سمجھانے میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے سامنے والے کی عزتِ نفس مجروح ہو اور وہ نصیحت قبول کرنے کی بجائے اپنی بات پر مزید پکا ہو جائے۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِیْكُمْ فَقُوْلُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اِرْجِعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِیْكُمْ	فَقُوْلُوْا	یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّ	ابْنَكَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے

سَرَقَ ۚ وَ مَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَ مَا كُنَّا

سَرَقَ	وَ	مَا شَهِدْنَاۤ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا
چوری کی	اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے

چوری کی ہے اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے

لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ سْــَٔلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا وَ

لِلْغَیْبِ	حٰفِظِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ سْــَٔلِ الْقَرْیَةَ	الَّتِیْ كُنَّا فِیْهَا	وَ
غیب کی	نگہبانی کرنے والے	اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور

نگہبان نہ تھے ○ اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور

الْعِیْرَ الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ

الْعِیْرَ	الَّتِیْۤ اَقْبَلْنَا فِیْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ (1)	قَالَ
(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا

اس قافلہ سے (معلوم کرلیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○ یعقوب نے فرمایا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ ؕ عَسَى

بَلْ	سَوَّلَتْ (2)	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ	عَسَى
بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے

بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب

دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور کیفیت

(1)...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ باتیں کہنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ان بھائیوں پر سے تہمت اچھی طرح زائل ہو جائے کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں یہ تہمت کا سامنا کرچکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار نہیں کھونا چاہئے کیونکہ جب بندہ اعتبار کھو دیتا ہے تو اسے قسمیں کھا کر اور منت سماجت کرکے اپنی بات کا یقین دلوانا پڑتا ہے۔ (2)...... بیٹوں کی بات سن کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ یہ بھی تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے اس بات کو مزید کرکے گھڑ لیا ہے کہ تم بنیامین کی طرف چوری کی نسبت کررہے ہو۔

اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾

اللّٰهُ	اَنْ	یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾
اللہ	کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ

وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ	یٰۤاَسَفٰى [1]	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ
اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے	اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور

اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور

ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾

ابْیَضَّتْ	عَیْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾
سفید ہوگئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	یُوْسُفَ	حَتّٰى
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ
ہوجائیں گے	موت کے قریب	یا	ہوجائیں گے	فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا

آپ مرنے کے قریب ہوجائیں گے یا فوت ہی ہوجائیں گے ○ یعقوب نے کہا:

[1]...... اولاد کی آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس پر صبر کرنے کا اجر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا۔ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام "حمد کا مکان" رکھو۔ (ترمذی، ۲/۳۱۳، الحدیث: ۱۰۲۳)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنیامین کو تلاش کرنے کی ہدایت

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَ	حُزْنِيْۤ	اِلَى اللّٰهِ (1)	وَ
صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا

اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۶ (2)	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا
میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ

میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْــٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ	وَ	لَا تَايْــٴَـسُوْا (3)	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک

اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک

بارگاہِ یوسف میں بھائیوں کی دوبارہ حاضری

لَا يَايْــٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷ فَلَمَّا دَخَلُوْا

لَا يَايْــٴَـسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۷	فَلَمَّا	دَخَلُوْا
ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ	پھر جب	وہ حاضر ہوئے

اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○ پھر جب وہ یوسف کے پاس

عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ

عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَ
اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور

پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

(1)...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غم اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنا صبر کے خلاف نہیں، ہاں بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا یا لوگوں سے شکوے کرنا بے صبری ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانتے تھے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا خواب حق ہے اور ضرور واقع ہو گا۔ (3)...... زندگی میں پے در پے آنے والی مصیبتوں، مشکلوں اور دشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی طور پر دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کو دور کرنے والا=

اَھْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

فَاَوْفِ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	وَ	الضُّرُّ	اَھْلَنَا
تو آپ پورا کر دیں	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	اور	تکلیف، مصیبت	ہمارے گھر والوں (کو)

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا

لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِی

يَجْزِی	اللّٰهَ	اِنَّ	عَلَيْنَا	تَصَدَّقْ	وَ	الْكَيْلَ	لَنَا
صلہ دیتا ہے	اللہ	بیشک	ہم پر	خیرات (بھی) کریں	اور	ناپ	ہمارے لئے

ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے، بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

فَعَلْتُمْ	مَّا	عَلِمْتُمْ	هَلْ	قَالَ	الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾
تم نے کیا	جو	تم جانتے ہو	کیا	(یوسف نے) کہا	خیرات دینے والوں (کو)

صلہ دیتا ہے ○ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ

ءَاِنَّكَ	قَالُوْٓا	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	اَنْتُمْ	اِذْ	بِيُوْسُفَ وَ اَخِيْهِ (1)
کیا بیشک تم	انہوں نے کہا	نادان (تھے)	تم	جب	یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ○ انہوں نے کہا: کیا واقعی

لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَ هٰذَآ اَخِیْ ۫ قَدْ

قَدْ	اَخِیْ	هٰذَآ	وَ	يُوْسُفُ	اَنَا	قَالَ	يُوْسُفُ	لَاَنْتَ
بیشک	میرا بھائی (ہے)	یہ	اور	یوسف (ہوں)	میں	فرمایا	یوسف (ہو؟)	ضرور تم

آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک

═اور تنگی کے بعد آسانیاں عطا کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

(1)......بھائیوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر گریہ طاری ہو گیا اور مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کیا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد صاحب سے جدا کرنا اور اُن کے بعد ان کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تبسم آ گیا اور انہوں نے آپ کے گوہر دندان کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسفی کی شان ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ يَصْبِرْ

مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا	اِنَّهٗ	مَنْ	يَّتَّقِ	وَ	يَصْبِرْ (1)
احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	بیشک	جو	پرہیز گاری کرے	اور	صبر کرے

اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم

تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!

بھائیوں کا اعتراف حق

لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ اِنْ كُنَّا

لَقَدْ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَيْنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا
ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے

بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم

لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ

لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾	قَالَ	لَا تَثْرِيْبَ (2)	عَلَيْكُمُ	الْيَوْمَ	يَغْفِرُ
ضرور خطا کرنے والے	(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے

خطا کار تھے ○ فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عفو و کرم

اللّٰهُ لَكُمْ ز وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا

اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾	اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا
اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)	تم لے جاؤ میرا یہ کرتا

تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○ میرا یہ کرتا لے جاؤ

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مقدس قمیص کی برکت

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور صبر بہت عظیم اعمال ہیں اور یہ اعمال کرنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی متقی اور صابر بنائے، آمین۔

(2)...... جب بھائیوں نے اپنی خطا کا اعتراف کر لیا تو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی انہیں معاف کر دیا اور درگزر سے کام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عفوو درگزر سنتِ انبیاء ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ عفوو درگزر کی عادت اپنائیں اور ایذا پہنچانے والوں کو رضائے الٰہی کے لئے معاف کر دیں خصوصاً جبکہ وہ اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہوں۔ حدیثِ پاک میں ہے: رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو، تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ (شعب الایمان، ۵/۴۴۹، الحدیث: ۷۲۳۶)

ع۱۰

خوشبوئے یوسف کی خبر اور حاضرین کا جواب

قمیصِ یوسف کی برکت سے حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی کی واپسی

ربع

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَ

فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ	یَاْتِ	بَصِیْرًا(1)	وَ
توڈال دو اسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور

اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا وہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور

اْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ

اْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِیْرُ	قَالَ
لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)	اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا

اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ ○ اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے

اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَبُوْهُمْ	اِنِّیْ	لَاَجِدُ	رِیْحَ یُوْسُفَ	لَوْ	لَاۤ	اَنْ
ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو	اگر	نہ (ہوتا)	یہ کہ

فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پارہا ہوں۔ اگر

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾(2)
تم کم سمجھ کہو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)

تم مجھے کم سمجھ نہ کہو ○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں ○

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

فَلَمَّاۤ	اَنْ جَآءَ	الْبَشِیْرُ	اَلْقٰىهُ	عَلٰى وَجْهِهٖ
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا،

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافِعِ بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں تو ایسے واقعات بکثرت مل جائیں گے جن میں بزرگانِ دین کے مبارک جسموں سے مس ہونے والی چیزوں میں شفا کا بیان ہو۔ 2 ...... یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہاں زندہ ہوں گے اُن کی تو وفات بھی ہو چکی ہو گی۔

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے استغفار کی درخواست اور آپ کا جواب

فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ

فَارْتَدَّ	بَصِیْرًا	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ
تو وہ ہوگئے	دیکھنے والے	(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں

اسی وقت وہ دیکھنے والے ہوگئے۔ یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا

مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوْا	یٰۤاَبَانَا
اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـٕیْنَ ﴿۹۷﴾

اسْتَغْفِرْ (1)	لَنَا	ذُنُوْبَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـٕیْنَ ﴿۹۷﴾
مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّیْ	اِنَّهٗ	هُوَ
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مصر آمد اور ان کا اعزاز و اکرام

الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى

الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا (2)	عَلٰى یُوْسُفَ	اٰوٰۤى
بخشنے والا	مہربان (ہے)	پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی

بخشنے والا، مہربان ہے ○ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے

1 ...... برادرانِ یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں دعائے استغفار کی درخواست کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کروانی چاہئے اور والدین سے بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔

2 ...... یہ داخل ہونا حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسری بار داخل ہونا خاص شہر میں ہے جس کا بیان اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے۔

خواب یوسف کی تعبیر اور حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کیا جانا

اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ

اِلَيْهِ	اَبَوَيْهِ	وَ	قَالَ	ادْخُلُوْا	مِصْرَ	اِنْ	شَآءَ
اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ	مصر (میں)	اگر	چاہا

اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

اللّٰهُ	اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَيْهِ	عَلَى الْعَرْشِ
اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ○ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا

وَ	خَرُّوْا	لَهٗ	سُجَّدًا (1)	وَ	قَالَ	يٰۤاَبَتِ	هٰذَا
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ

تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ٞ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؕ وَ

تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّيْ	حَقًّا	وَ
میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے	بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور

قَدْ اَحْسَنَ بِيْۤ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ

قَدْ	اَحْسَنَ (2)	بِيْۤ	اِذْ	اَخْرَجَنِيْ	مِنَ السِّجْنِ	وَ	جَآءَ بِكُمْ
بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے	اور	لے آیا تمہیں

بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو

1 ...... یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور پر تھا اور اُن کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہے۔

2 ...... قید سے آزادی وغیرہ کو حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ نعمتیں ملنے کو اپنے کمال اور خوبی کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

مِّنَ الْبَدْوِ وَمِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ

مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّیْطٰنُ (1)
گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا

بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	لَطِیْفٌ	لِّمَا
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو

ناچاقی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے

یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ

یَشَآءُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾	رَبِّ	قَدْ	اٰتَیْتَنِیْ
وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اے میرے رب	بیشک	تو نے عطا کی مجھے

آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے

مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫

مِنَ الْمُلْكِ	وَ	عَلَّمْتَنِیْ	مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ایک سلطنت	اور	سکھا دیا مجھے	باتوں کا انجام نکالنا	(اے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والے

ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھا دیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ

اَنْتَ	وَلِیّٖ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِیْ
تو (ہی)	میرا مددگار (ہے)	دنیا اور آخرت میں	تو موت عطا فرما مجھے

تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناچاقی کو شیطان کا فعل قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں اور دیگر لوگوں میں لڑائیاں کروانا شیطان کا کام ہے، لہٰذا اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کرکے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۶/۲۹۱، الحدیث: ۱۸۰۲۰)

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات غیبی خبریں ہیں

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ

مُسْلِمًا(1)	وَّ	اَلْحِقْنِیْ	بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾(2)	ذٰلِكَ
مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور	ملادے مجھے	(اپنے) نیک بندوں کے ساتھ	یہ

موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما ○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَ مَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ(3)	نُوْحِیْهِ	اِلَیْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَیْهِمْ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَ هُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ

اِذْ	اَجْمَعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	وَ	هُمْ	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ
جب	انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا	اپنے کام (کا)	اور	وہ	سازش کررہے تھے	اور

جب انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ سازش کررہے تھے ○ اور

مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ

مَاۤ	اَكْثَرُ النَّاسِ	وَلَوْ	حَرَصْتَ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ
نہیں (ہوں گے)	اکثر لوگ	اگرچہ	تم کتنا ہی چاہو	ایمان لانے والے	اور

اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی ہی خواہش ہو ○ اور

مَا تَسْــٴَـلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

مَا تَسْــٴَـلُهُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ
تم نہیں مانگتے ان سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	وہ	مگر	نصیحت

آپ اس (تبلیغ) پر ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا دراصل اُمت کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ حُسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ (2)...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب بڑی چیز ہے۔ صالحین سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں ہوتا۔(مسلم، ص ۱۴۴۴، الحدیث: ۲۵(۲۶۸۹)) دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ آدمی کو برے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۶/ ۳۹۰، الحدیث: ۹۰۴۲) (3)...... اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں حضرت=

کفارِ قریش کی روش

ع ۱۱ ۵

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ اٰيَةٍ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)
سب جہان (والوں) کے لئے	اور	کتنی ہی	نشانی	آسمانوں اور زمین میں

صرف نصیحت ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں

يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

يَمُرُّوْنَ	عَلَيْهَا	وَ	هُمْ	عَنْهَا	مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (2)	وَ
لوگ گزر جاتے ہیں	ان پر	اور	وہ	ان سے	منہ پھیرے ہوئے (رہتے ہیں)	اور

جن کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ○ اور

مَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

مَا يُؤْمِنُ (3)	اَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	اِلَّا	وَ	هُمْ	مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
یقین نہیں کرتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر	اور	وہ	شرک کرتے ہوئے

ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر شرک کرتے ہوئے ○

منکرینِ توحید کو تنبیہ

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

اَفَاَمِنُوْٓا	اَنْ	تَاْتِيَهُمْ	غَاشِيَةٌ
تو کیا وہ بے خوف ہوگئے	(اس بات سے) کہ	آجائے ان پر	چھا جانے والی (مصیبت)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب سے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اَوْ	تَاْتِيَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اللہ کے عذاب سے	یا	آجائے ان پر	قیامت	اچانک	اور	وہ	بے خبر ہوں

چھا جانے والی مصیبت آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

=یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان فرما کر اسے غیب کی خبروں میں سے ایک خبر شمار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن علمِ غیب کا ایک ذریعہ ہے۔

1 ...... آسمانی نشانیوں سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی قوت و قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں یعنی آسمان کا وجود، سورج، چاند اور ستارے ہیں اور زمینی نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار اور کائنات میں موجود قدرتِ الٰہیہ کے دیگر مظاہر مراد ہیں۔ 2 ...... یہاں آسمانوں اور زمین میں موجود وحدانیتِ الٰہی کی نشانیوں میں غور و فکر نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنا بہت اہم ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت=

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کا راستہ

وقفِ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا

قُلْ	هٰذِهٖ	سَبِيْلِيْۤ	اَدْعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	عَلٰى بَصِيْرَةٍ	اَنَا
تم کہو	یہ	میرا راستہ (ہے)	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	کامل بصیرت پر (ہیں)	میں

تم فرماؤ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میری پیروی کرنے والے

وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا

وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِيْ	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	مَآ	اَنَا
اور	جس نے	پیروی کی میری	اور	اللہ ہر عیب سے پاک (ہے)	اور	نہیں	میں

کامل بصیرت پر ہیں اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝۱۰۸	وَ	مَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا	رِجَالًا (1)
مشرکوں میں سے	اور	ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا	تم سے پہلے	مگر	مردوں (کو)

شرک کرنے والا نہیں ہوں ○ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے

نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
ہم وحی بھیجتے تھے	ان کی طرف	(وہ سب) شہروں کے رہنے والوں میں سے (تھے)	تو کیا وہ نہیں چلے

مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں	تو دیکھ لیتے	کیسا	ہوا	انجام	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

زمین پر نہیں چلے تاکہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

= کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالٰی کے خالق اور رازق ہونے کا اقرار کرنے کے باوجود بت پرستی کرکے غیروں کو عبادت میں اللہ تعالٰی کا شریک کرتے تھے۔

1 ...... اہلِ مکہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالٰی نے فرشتوں کو نبی کیوں نہ بنا کر بھیجا، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انسان ہونے پر حیران کیوں ہیں حالانکہ ان سے پہلے جتنے بھی اللہ تعالٰی کے رسول تشریف لائے سب ان کی طرح انسان اور مرد ہی تھے، کسی فرشتے، جن، عورت =

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ	لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
اور	بیشک آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہوئے	تو کیا تم سمجھتے نہیں

اور بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

حَتّٰۤى	اِذَا	اسْتَايْـَٔسَ (1)	الرُّسُلُ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
یہاں تک کہ	جب	(ظاہری اسباب سے) ناامید ہوگئے	رسول	اور	لوگوں نے سمجھا	کہ وہ

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ

قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ

قَدْ	كُذِبُوْا	جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّیَ	مَنْ
تحقیق	ان سے جھوٹ کہا گیا (ہے)	(تو اس وقت) آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	تو ہم نے بچالیا	جسے

ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آگئی تو جسے ہم نے چاہا

نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ

نَّشَآءُ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾	لَقَدْ	كَانَ
ہم نے چاہا	اور	پھیرا نہیں جاتا	ہمارا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے	ضرور بیشک	ہے

اسے بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا○ بیشک

فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا

فِیْ قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ	مَا كَانَ	حَدِيْثًا
ان کے قصوں میں	عبرت	عقل مندوں کے لئے	وہ (قرآن) نہیں ہے	(ایسی) بات (جسے)

ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں

عذاب سے متعلق ایک دستورِ الٰہی

سابقہ اُمتوں کے واقعات نشانِ عبرت ہیں

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

=اور دیہات میں رہنے والے کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا۔

1 ......یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہوجائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب اُن کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے رسولوں کو اپنی قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کی اُمید نہ رہی تو قوموں نے گمان کیا کہ انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں، تو اس وقت اچانک انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان پر=

يُّفۡتَرٰى وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَ

يُّفۡتَرٰى (1)	وَ	لٰكِنۡ	تَصۡدِيۡقَ	الَّذِىۡ	بَيۡنَ يَدَيۡهِ	وَ
خود بنالیا جائے	اور	لیکن	تصدیق (کرنے والا)	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (تھیں)	اور

جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں

تَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۱۱۱ ع

تَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحۡمَةً	لِّقَوۡمٍ	يُّؤۡمِنُوۡنَ ۱۱۱
ہر چیز کا مفصل بیان	اور	ہدایت	اور	رحمت	(ان) لوگوں کے لیے (جو)	ایمان رکھتے ہیں

اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

آیات:43 — رکوع:06

سُوۡرَةُ الرَّعۡدِ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن مجید کی حقانیت

الٓمّٓرٰ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ ط وَالَّذِىۡٓ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ

الٓمّٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ	وَ	الَّذِىۡٓ	اُنۡزِلَ	اِلَيۡكَ
حروف مقطعات	یہ	کتاب کی آیتیں (ہیں)	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

الٓمّٓرٰ، یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف

== ایمان لانے والوں کے لئے ہماری مدد آگئی اور ہم نے اپنے بندوں میں سے اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا اور مجرمین اس عذاب میں مبتلا ہوگئے۔

1 ...... یہاں سے قرآنِ پاک کی شان بیان کی گئی کہ قرآن کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا عاجز کر دینے والا ہونا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے البتہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابوں توریت اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے اور قرآن میں حلال، حرام، حدود و تعزیرات، واقعات، نصیحتوں اور مثالوں وغیرہ ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ وہی اس ==

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱ اَللّٰهُ

مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱	اَللّٰهُ
تیرے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اللہ

تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اللہ

اَلَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ

اَلَّذِیْ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيْرِ عَمَدٍ[1]	تَرَوْنَهَا	ثُمَّ
(وہی ہے) جس نے	بلند کیا	آسمانوں (کو)	ستونوں کے بغیر	جنہیں تم دیکھ سکو	پھر

وہی ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ

اسْتَوٰی	عَلَی الْعَرْشِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ
اس نے اِستواء فرمایا	عرش پر	اور	کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک

اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگادیا۔ ہر ایک،

يَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

يَّجْرِیْ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّی	يُدَبِّرُ	الْاَمْرَ	يُفَصِّلُ
چلتا رہے گا	ایک مقررہ مدت تک	اللہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے

ایک مقرر کئے ہوئے وعدہ تک چلتا رہے گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، تفصیل سے

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ

الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ	تُوْقِنُوْنَ ۝۲	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	مَدَّ
نشانیاں	تاکہ تم	اپنے رب سے ملنے کا	یقین کرلو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا

نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو ○ اور وہی ہے جس نے زمین کو

=سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

1 ...... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کرنے کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (1) آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے۔ (2) یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پہلا قول جمہور کا قول ہے۔

الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

الْاَرْضَ	وَ	جَعَلَ	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	وَ	اَنْهٰرًا	وَ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
زمین (کو)	اور	بنائے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اور	نہریں	اور	ہر (قسم کے) پھلوں میں سے

پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل

جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ

جَعَلَ	فِيْهَا	زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	يُغْشِي	الَّيْلَ	النَّهَارَ	اِنَّ
بنائے	اس میں	دو دو جوڑے (یعنی قسموں کے)	چھپالیتا ہے	رات (سے)	دن (کو)	بیشک

دو دو طرح کے بنائے، وہ رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ [1]	وَ	فِي الْاَرْضِ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	زمین میں

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور زمین کے

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ

قِطَعٌ	مُّتَجٰوِرٰتٌ	وَّ	جَنّٰتٌ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ
مختلف ٹکڑے (ہیں)	ایک دوسرے کے قریب قریب	اور	باغات (ہیں)	انگوروں سے (کے)	اور

مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور

زَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ

زَرْعٌ	وَّ	نَخِيْلٌ	صِنْوَانٌ	وَّ	غَيْرُ صِنْوَانٍ
کھیتی	اور	کھجور کے درخت	ایک جڑ سے اگے ہوئے	اور	الگ الگ جڑ سے اگے ہوئے

کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے اگے ہوئے اور الگ الگ اگے ہوئے،

[1] ..... اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا جہان سمجھدار کے لئے معرفتِ الٰہی کا دفتر ہے، دوسرا یہ کہ فکر اور غور و خوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

يُسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَهَا

يُسۡقٰى	بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (1)	وَ	نُفَضِّلُ	بَعۡضَهَا
انہیں سیراب کیا جاتا ہے	ایک (ہی) پانی سے	اور	ہم بہتری عطا کرتے ہیں	ان کے بعض (کو)

سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے

عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

عَلٰى بَعۡضٍ	فِى الۡاُكُلِ	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ
بعض پر	پھلوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

بہتر بناتے ہیں، بیشک اس میں عقل مندوں کے لیے

يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴ وَ اِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا

يَّعۡقِلُوۡنَ ۝۴	وَ	اِنۡ	تَعۡجَبۡ	فَعَجَبٌ	قَوۡلُهُمۡ	ءَاِذَا
جو عقل رکھتے ہیں	اور	اگر	تم تعجب کرو	تو تعجب (کے لائق تو)	ان کا (یہ) کہنا (ہے)	کیا جب

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب والی چیز تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ؕ۬ اُولٰٓئِكَ

كُنَّا	تُرٰبًا	ءَاِنَّا	لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ	اُولٰٓئِكَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	(تو) کیا ہم	(دوبارہ) ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	یہی

ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے بنائے جائیں گے۔ یہی

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِرَبِّهِمۡ	وَ	اُولٰٓئِكَ	الۡاَغۡلٰلُ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا	اور	یہی لوگ	طوق (ہوں گے)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں

قیامت پر کفار کا شبہ اور کفار کا انجام

1 ......اس آیت کی ابتدا میں فرمایا گیا کہ زمین کے مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، اس کے بعد یہاں سے ایک منفرد انداز میں قدرتِ الٰہی کا بیان فرمایا گیا کہ ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے قریب قریب ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے، سائز اور قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے پھر ان میں سے ہر ایک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ ایک ہی درخت پر اگنے والا کوئی پھل چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی میٹھا، کوئی کھٹا اور اس کے علاوہ کیا کیا باریکیاں ایک ایک دانے میں رکھی گئی ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

سابقہ قوموں کی تاریخ نشانِ عبرت ہے

فِيۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ‌ۚ وَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝۵ وَ

فِيۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ	وَ	اُولٰٓـئِكَ	اَصۡحٰبُ النَّارِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ۝۵	وَ
ان کی گردنوں میں	اور	یہی لوگ	دوزخ والے (ہیں)	وہی	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور

طوق ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور

يَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَ

يَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ	بِالسَّيِّئَةِ	قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ	وَ
وہ جلدی طلب کرتے ہیں تم سے	برائی (یعنی عذاب) کو	بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے	اور (حالانکہ)

رحمت سے پہلے تم سے عذاب کا جلدی مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ

مغفرت اور عذابِ الٰہی

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ‌ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ

قَدۡ	خَلَتۡ	مِنۡ قَبۡلِهِمُ	الۡمَثُلٰتُ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
بیشک	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتناک سزائیں	اور	بیشک	تمہارا رب

ان سے پہلے عبرتناک سزائیں گزر چکی ہیں اور بیشک تمہارا رب تو

لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ‌ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ	لِّلنَّاسِ	عَلٰى ظُلۡمِهِمۡ (1)	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور معافی دینے والا (ہے)	لوگوں کو	ان کے ظلم پر (کے باوجود)	اور	بیشک	تمہارا رب

لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا

نشانی کا مطالبہ اور اس کا جواب

لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۶ وَيَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡلَاۤ

لَشَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۝۶	وَ	يَقُوۡلُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَوۡلَاۤ
ضرور سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

عذاب سخت ہے ○ اور کافر کہتے ہیں: ان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سے ایک بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری پکڑ نہ ہونا اور جلد سزا نہ ملنا اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور اس کی رحمت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونا یہ چاہئے کہ بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں مصروف ہو جائے اور اس کی رحمت دیکھ کر ہرگز غفلت کا شکار نہ ہو کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے تو جبّار و قہّار بھی ہے، وہ عفو و درگزر کرنے والا ہے تو پکڑ و گرفت فرمانے والا بھی ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا ہے تو گناہوں پر سزا اور عذاب دینے والا بھی ہے، لیکن افسوس! ہمارا حال اس کے انتہائی برعکس نظر آرہا ہے۔

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ(1)	مِّنْ رَّبِّهٖ	اِنَّمَآ اَنْتَ	مُنْذِرٌ	وَّ
اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم صرف	ڈر سنانے والے	اور

ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ (اے حبیب!) تم تو ڈر سنانے والے ہو اور

ع ۷

علمِ الٰہی کی شان

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝۷ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

لِكُلِّ قَوْمٍ	هَادٍ ۝۷	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَحْمِلُ
ہر قوم کو	ہدایت دینے والے (ہو)	اللہ	جانتا ہے	(اسے) جو	(پیٹ میں) اٹھار کھا ہے

ہر قوم کے ہادی ہو ۝ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ کے

كُلُّ اُنْثٰى وَ مَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَ مَا تَزْدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَيْءٍ

كُلُّ اُنْثٰى	وَ	مَا	تَغِيْضُ	الْاَرْحَامُ	وَ	مَا	تَزْدَادُ	وَ	كُلُّ شَيْءٍ
ہر مادہ (نے)	اور	جو	کم ہوتے ہیں	پیٹ	اور	جو	زیادہ ہوتے ہیں	اور	ہر چیز

پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

عِنْدَهٗ	بِمِقْدَارٍ ۝۸	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ	الْكَبِيْرُ
اس کے پاس	ایک اندازے سے (ہے)	(وہ) ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا	سب سے بڑا

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ۝ وہ ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، سب سے بڑا،

الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَ مَنْ

الْمُتَعَالِ ۝۹	سَوَآءٌ	مِّنْكُمْ	مَّنْ	اَسَرَّ	الْقَوْلَ	وَ	مَنْ
بہت بلند (شان والا ہے)	برابر (ہے)	تم میں سے	جو	آہستہ کرے	بات	اور	جو

بلند شان والا ہے ۝ برابر ہیں تم میں جو آہستہ بات کرے اور جو

(1)...... کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا کیونکہ جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور جتنے معجزات دکھائے جاچکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے۔ جب دلائل قائم ہو چکیں اور ناقابلِ انکار شواہد پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز اور حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا، زبان کھولنا محال ہو جائے، تو انہیں دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی؟ روزِ روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد اور فرار ہے۔

حافظ فرشتوں کی تبدیلی

قوموں کے عروج وزوال سے متعلق قانونِ الٰہی

جَهَرَ بِهٖ وَ مَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۭ بِالَّيْلِ وَ

جَهَرَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	هُوَ	مُسْتَخْفٍ	بِالَّيْلِ	وَ
بلند آواز سے کرے	اس (بات) کو	اور	جو	وہ	چھپا ہوا (ہے)	رات میں	اور

بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا ہے اور

سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

سَارِبٌ	بِالنَّهَارِ ۝۱۰	لَهٗ	مُعَقِّبٰتٌ
راستے پر چلنے والا	دن میں	آدمی کے لیے	بدل بدل کر آنے والے (فرشتے ہیں)

جو دن میں راستے پر چلتا ہے ۝ آدمی کے لیے اس کے آگے

مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	يَحْفَظُوْنَهٗ	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	اِنَّ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی	اللہ کے حکم سے	بیشک

اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

اللّٰهَ	لَا يُغَيِّرُ (1)	مَا	بِقَوْمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوْا	مَا
اللہ	نہیں بدلتا	(اس حالت کو) جو	کسی قوم کے ساتھ (ہو)	یہاں تک کہ	وہ بدل دیں	(اسے) جو

اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا

بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	اِذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِقَوْمٍ	سُوْٓءًا
ان کی ذاتوں کے ساتھ (ہے)	اور	جب	ارادہ فرماتا ہے	اللہ	کسی قوم کے ساتھ	برائی (کا)

نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے

1 ...... اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو آزادی، سلامتی، استحکام، خوش حالی اور عافیت وغیرہ جو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کو وہ لوگوں سے تب تک سلب نہیں فرماتا جب تک وہ مسلسل اس کی نافرمانی کر کے خود کو ان نعمتوں کا نا اہل ثابت نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں کے ماضی بعید اور ماضی قریب کے حالات وواقعات میں اس دستورِ الٰہی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنے کی شدید حاجت ہے۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فَلَا مَرَدَّ	لَهٗ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ
تو کوئی پھیرنے والا نہیں	اس کو	اور	نہیں (ہے)	ان (لوگوں) کا	اس کے سوا

تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا

مِنْ وَّالٍ ۝۱۱ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

مِنْ وَّالٍ ۝۱۱	هُوَ	الَّذِیْ	یُرِیْكُمُ	الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ
کوئی حمایتی	وہی (ہے)	جو	دکھاتا ہے تمہیں	بجلی	ڈرانے	اور

کوئی حمایتی نہیں ۝ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم ڈرتے ہو یا

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ ۚ وَ یُسَبِّحُ

طَمَعًا	وَّ	یُنْشِئُ	السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲	وَ	یُسَبِّحُ
امید دلانے (کے لئے)	اور	پیدا کرتا ہے	بھاری بادل	اور	تسبیح بیان کرتا ہے

امید کرتے ہو اور وہ بھاری بادل پیدا فرماتا ہے ۝ اور رعد

الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ

الرَّعْدُ (1)	بِحَمْدِهٖ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	مِنْ خِیْفَتِهٖ	وَ
رعد (فرشتہ، یا) گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور	فرشتے	اس کے خوف سے (تسبیح کرتے ہیں)	اور

اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔) اور

یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَ

یُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ (2)	فَیُصِیْبُ	بِهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
وہ بھیجتا ہے	کڑکتی بجلیاں	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے	اور (حالانکہ)

وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ

1 ...... گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رَعْد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رَعْد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔ 2 ...... ”صَاعِقَه“ اس شدید آواز کو کہتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے، پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ شدید آواز اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

هُمۡ يُجَادِلُوۡنَ فِى اللّٰهِ‌ۚ وَهُوَ شَدِيۡدُ الۡمِحَالِؕ ۝۱۳

هُمۡ	يُجَادِلُوۡنَ	فِى اللّٰهِ	وَ	هُوَ	شَدِيۡدُ الۡمِحَالِ ۝۱۳
وہ	جھگڑ رہے ہوتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور	وہ	سخت پکڑنے والا (ہے)

وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے ○

بتوں کو پکارنا بیکار ہے

لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَـقِّ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ

لَهٗ	دَعۡوَةُ الۡحَـقِّ (1)	وَ	الَّذِيۡنَ	يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِهٖ
اسی کے لئے (ہے)	سچا پکارنا	اور	وہ (بت) جنہیں	کافر پکارتے ہیں	اس کے سوا

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اُس کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں

لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ اِلَى الۡمَآءِ

لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ	لَهُمۡ	بِشَىۡءٍ	اِلَّا	كَبَاسِطِ كَفَّيۡهِ	اِلَى الۡمَآءِ
وہ جواب نہیں دے سکتے	ان کو	کچھ (بھی)	مگر	اپنی ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح	پانی کی طرف

وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے

لِيَبۡلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِـغِهٖ‌ ؕ وَمَا

لِيَبۡلُغَ	فَاهُ	وَ	مَا	هُوَ	بِبَالِـغِهٖ	وَ	مَا
تاکہ (پانی) پہنچ جائے	اس کے منہ (میں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اس تک پہنچنے والا	اور	نہیں

کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز اس تک نہ پہنچے گا اور کافروں کا پکارنا

آسمان و زمین میں موجود چیزوں کا اللہ کو سجدہ کرنا

دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ اِلَّا فِىۡ ضَلٰلٍ ۝۱۴ وَلِلّٰهِ يَسۡجُدُ مَنۡ

دُعَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ	اِلَّا	فِىۡ ضَلٰلٍ ۝۱۴ (2)	وَ	لِلّٰهِ	يَسۡجُدُ (3)	مَنۡ
کافروں کا پکارنا	مگر	گمراہی میں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

گمراہی میں ہی ہے ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کی گواہی دینا حق ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اُسی سے دُعا کرنا سزاوار ہے۔

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا اپنے بتوں کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا بیکار ہے کیونکہ بت نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعا قبول کر سکتے ہیں۔

3 ......یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جسے پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ

فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ	كَرْهًا	وَّ	ظِلٰلُهُمْ (1)
آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	خوشی	اور	ناخوشی (سے)	اور	ان کے سائے (بھی)

سب خوشی سے، خواہ مجبور ہو کر اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞ السجدة ﴿۱۵﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾	قُلْ	مَنْ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	قُلْ
ہر صبح اور شام	تم کہو	کون	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	تم کہو	اللہ	تم کہو

ہر صبح و شام ○ تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ تم خود ہی فرمادو: "اللہ" تم فرماؤ:

اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

اَفَاتَّخَذْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ	لَا یَمْلِكُوْنَ (2)	لِاَنْفُسِهِمْ
تو کیا تم نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	حمایتی	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے

تو (اے لوگو) کیا تم نے اس کے سوا مددگار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے

نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ

نَفْعًا	وَّ	لَا	ضَرًّا	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی	الْاَعْمٰى	وَ
کسی نفع	اور	نہ	کسی نقصان (کے)	تم کہو	کیا	برابر ہو جائے گا	اندھا	اور

نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ تم فرماؤ: کیا اندھا اور آنکھ والا

الْبَصِیْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ۬ اَمْ

الْبَصِیْرُ	اَمْ	هَلْ	تَسْتَوِی	الظُّلُمٰتُ	وَ	النُّوْرُ (3)	اَمْ
آنکھ والا	یا	کیا	برابر ہو جائیں گے	اندھیرے	اور	روشنی	یا (کیا)

برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا

السجدة ۲

1 ...... سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سائے اوّل تا آخر اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جتنا وہ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے۔ 2 ...... دنیا و آخرت میں جو کچھ کسی کے پاس ہے یا ہوگا وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے اور ہوگا۔ جیسے فرشتوں کی عظیم قوتیں، انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کی عظیم طاقتیں، معجزات و کرامات اور یونہی دنیا میں لوگوں کی بادشاہتیں، ملکیتیں، حکومتیں وغیرہا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادے کے بغیر کوئی ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہیں بن سکتا۔ 3 ...... اس آیت میں مومن اور کافر کو آنکھ والے اور اندھے =

ایمان و کفر کی ایک مثال

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ

جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	خَلَقُوْا	كَخَلْقِهٖ
انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں	اللہ کے لیے	شریک	انہوں نے پیدا کیا ہو	اللہ کی تخلیق کی طرح

انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرا لئے ہیں جنھوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہو؟

فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ

فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	الْوَاحِدُ
تو مشتبہ ہوگئی	تخلیق	ان پر	تم کہو	اللہ	ہر چیز کا خالق (ہے)	اور	وہ	اکیلا

تو ان کافروں کو پیدا کرنے کا معاملہ ایک جیسا لگا ہو۔ تم فرماؤ: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا

الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ

الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾	اَنْزَلَ (1)	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَالَتْ	اَوْدِيَةٌۢ
سب پر غالب (ہے)	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو بہہ نکلے	نالے

سب پر غالب ہے ۞ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا

بِقَدَرِهَا	فَاحْتَمَلَ	السَّيْلُ	زَبَدًا	رَّابِيًا	وَ	مِمَّا
اپنے اندازے کے ساتھ	تو اٹھا لائی	پانی کی رَو	جھاگ	ابھرے ہوئے	اور	(اس) سے جو

بہہ نکلے تو پانی کی رَو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِی النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ

يُوْقِدُوْنَ	عَلَيْهِ	فِی النَّارِ	ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
وہ دہکاتے ہیں	اس پر	آگ میں (رکھ کر)	زیور یا کوئی سامان طلب کرنے (بنانے کے لئے)

زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی

==سے، ایمان اور کفر کو روشنی اور اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

1 ......اس آیت میں ایمان اور کفر کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور==

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	وَ	الْبَاطِلَ
اس کے جیسا جھاگ (اٹھتا ہے)	اسی طرح	مثال بیان فرماتا ہے	اللہ	حق	اور	باطل (کی)

ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ

فَاَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	جُفَآءً	وَ	اَمَّا	مَا	يَنْفَعُ
پس بہر حال	جھاگ	تو وہ دور ہو جاتا ہے	منتشر (ہو کر)	اور	بہر حال	وہ جو	نفع دیتا ہے

تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾

النَّاسَ	فَيَمْكُثُ	فِي الْاَرْضِ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾
لوگوں (کو)	تو وہ ٹھہر جاتا ہے	زمین میں	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں

فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے ○

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَ

وقف النبی علیہ السلام

لِلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا[1]	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنٰى	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (حکم)	بھلائی (ہے)	اور

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور

الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا

الَّذِيْنَ	لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهٗ	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا
وہ لوگ جنہوں نے	قبول نہیں کیا	اس کا (حکم)	اگر	بیشک	ان کی (ملک ہوتا)	جو کچھ

جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہو گا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے

=بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے۔

1 ......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے تو انہیں کے لئے بھلائی یعنی جنت ہے اور جو لوگ اپنے کفر و شرک پر قائم رہے، ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اس قدر خوفناک اور تکلیف دہ حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس اس سے جان چھڑانے کیلئے اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے اپنی جانوں کو=

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا
زمین میں (ہے)	سب	اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ (مزید ہوتا)	ضرور وہ فدیہ دے دیتے

وہ سب اور اس جیسا اور اِس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

بِهٖ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْحِسَابِ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ
اس کے ساتھ	یہی لوگ	ان کے لئے	برا حساب (ہوگا)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور

دے دیتے۔ ان کے لئے برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ ع اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ

بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾	اَفَمَنْ	يَّعْلَمُ	اَنَّمَآ	اُنْزِلَ
(وہ) کیا ہی برا	بچھونا، ٹھکانہ (ہے)	تو کیا وہ شخص جو	جانتا ہے	کہ جو کچھ	نازل کیا گیا

وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	اَعْمٰى
تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	(کیا وہ ہے اس) جیسا جو	وہ	اندھا ہے

تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ ۙ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اِنَّمَا	يَتَذَكَّرُ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾	الَّذِيْنَ (1)	يُوْفُوْنَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
صرف	نصیحت مانتے ہیں	عقل والے	وہ لوگ جو	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو

صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

مومن اور کافر ایک جیسے نہیں

سعادت مندوں کے اچھے اعمال اور ان کے صلے کا بیان

ع ۲ / ۸ النصف

==بچانے کے لئے وہ فدیے کے طور پر دیدیتے لیکن ان کی جان پھر بھی نہ چھوٹتی۔

1 ...... یہاں سے عقلمند لوگوں کے 9 اوصاف بیان کئے گئے ہیں، (1) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں۔ (2) جو معاہدہ کیا ہو اسے توڑتے نہیں۔ (3) رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔ (4) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (5) برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ (7) نماز قائم رکھتے ہیں۔ (8) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے راہِ خدا میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ (9) برائی کو==

وَ لَا يَنۡقُضُوۡنَ الۡمِيۡثَاقَ ﴿۲۰﴾ۙ وَ الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ

وَ	لَا يَنۡقُضُوۡنَ	الۡمِيۡثَاقَ ﴿۲۰﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	يَصِلُوۡنَ	مَاۤ	اَمَرَ
اور	نہیں توڑتے	پختہ عہد (کو)	اور	وہ لوگ جو	جوڑتے ہیں	(اسے) جو	حکم دیا

اور معاہدے کو توڑتے نہیں ○ اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ

اللّٰهُ	بِهٖۤ	اَنۡ	يُّوۡصَلَ (1)	وَ	يَخۡشَوۡنَ	رَبَّهُمۡ
اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ يَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ﴿۲۱﴾ؕ وَ الَّذِيۡنَ صَبَرُوا

وَ	يَخَافُوۡنَ	سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ﴿۲۱﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	صَبَرُوا
اور	خوفزدہ رہتے ہیں	برے حساب (سے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں

ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡفَقُوۡا

ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَنۡفَقُوۡا
اپنے رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	قائم رکھی	نماز	اور	انہوں نے خرچ کیا

صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدۡرَءُوۡنَ

مِمَّا	رَزَقۡنٰهُمۡ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً	وَّ	يَدۡرَءُوۡنَ
(اس) میں سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	اور	دور کرتے ہیں

ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور برائی کو

=بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں۔

1......ایک تفسیر کے مطابق یہاں جوڑنے سے مراد صلۂ رحمی کرنا ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے۔ (بہار شریعت، ۳/۵۵۸)

2......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، بعض کو مان کر اور بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں=

بِالۡحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۲﴾ لا

بِالۡحَسَنَةِ	السَّیِّئَةَ (1)	اُولٰٓئِکَ	لَہُمۡ	عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۲﴾
بھلائی کے ذریعے	برائی (کو)	یہ لوگ	ان کے لئے	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام (ہے)

بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے ○

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا وَمَنۡ صَلَحَ

جَنّٰتُ عَدۡنٍ	یَّدۡخُلُوۡنَہَا	وَ	مَنۡ	صَلَحَ
(وہ) ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں	اور	جو	نیک ہوں گے

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور

مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَاَزۡوَاجِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَالۡمَلٰٓئِکَةُ

مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ	وَ	اَزۡوَاجِہِمۡ	وَ	ذُرِّیّٰتِہِمۡ	وَ	الۡمَلٰٓئِکَةُ
ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	اور	فرشتے

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے

یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ ج سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ

یَدۡخُلُوۡنَ	عَلَیۡہِمۡ	مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾	سَلٰمٌ	عَلَیۡکُمۡ
داخل ہوں گے	ان پر	ہر دروازے سے	(اور کہیں گے) سلامتی (ہو)	تم پر

فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے ○ تم پر سلامتی ہو

بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾ ط وَ

بِمَا	صَبَرۡتُمۡ	فَنِعۡمَ	عُقۡبَی الدَّارِ ﴿۲۴﴾	وَ
(اس کے) بدلے کہ	تم نے صبر کیا	تو کیا ہی خوب (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور

کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے ○ اور

بدبختوں کے احوال اور ان کا انجام

= کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔

1 ...... برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دینا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا، تعلق توڑنے والے سے جوڑنا، گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینا، ناجائز کام دیکھ کر اسے بدل دینا، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرنا وغیرہ۔ یہ بہت پیارے اوصاف ہیں جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہئے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ

الَّذِيْنَ (1)	يَنْقُضُوْنَ	عَهْدَ اللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں	اللہ کا عہد	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور	کاٹتے ہیں

وہ جو اللہ کا عہد اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے جوڑنے کا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖۤ	اَنْ	يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ
(اسے) جو	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	وہ فساد کرتے ہیں

اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵

فِي الْاَرْضِ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵
زمین میں	یہ لوگ	ان کے لئے	لعنت (ہی ہے)	اور	ان کے لئے	برا گھر (ہے)

فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنت ہی ہے اور اُن کیلئے برا گھر ہے ○

رزق کی وسعت و تنگی کا بنیادی سبب اور وسعتِ رزق کا ایک نقصان

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ وَ

اَللّٰهُ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ (2)	وَ
اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور

اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور

فَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

فَرِحُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
وہ (کافر) خوش ہوگئے	دنیا کی زندگی پر	اور (حالانکہ)	نہیں	دنیا کی زندگی

کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہوگئے حالانکہ دنیا کی زندگی

1 ...... یہاں سے کفار کے تین برے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دینا۔ (2) رشتہ داری توڑنا۔ (3) زمین میں فساد کرنا۔

2 ...... بندوں کے رزق میں وسعت اور تنگی کی بہت سی حکمتیں ہیں اور ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فِى الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
آخرت (کے مقابلے) میں	مگر	تھوڑا سا سامان	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سی شے ہے ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

لَوْلَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّ
کیوں نہیں	نازل کی جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	بیشک

ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: بیشک

اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ

اللّٰهَ	يُضِلُّ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلَيْهِ	مَنْ
اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	راہ دکھاتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جس نے

اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا ہے جو

اَنَابَ ﴿٢٧﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ

اَنَابَ ﴿٢٧﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	تَطْمَئِنُّ	قُلُوْبُهُمْ
(اس کی طرف) رجوع کیا	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل

اس کی طرف رجوع کرتا ہے ○ (ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے

بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بِذِكْرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ (1)	اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

نشانی کے طلبگار کافروں کو جواب

دلوں کے چین و سکون کا ذریعہ ذکرِ الٰہی

باعمل مسلمانوں کو خوشی اور اچھے انجام کی بشارت

(1)...... اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کی یاد محبتِ الٰہی اور قربِ الٰہی کا عظیم ذریعہ ہے اور یہ چیزیں بھی دلوں کے قرار کا سبب ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بھی کہا جائے تو یقیناً درست ہوگا کہ ذکرِ الٰہی کی طبعی تاثیر بھی دلوں کا قرار ہے، اسی لئے پریشان حال آدمی جب پریشانی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کے دل کو قرار آنا شروع ہو جاتا ہے، یونہی قرآن بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس کے دلائل دلوں سے شکوک و شبہات دور کرکے چین دیتے ہیں۔ یونہی دعا بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس سے بھی حاجتمندوں کو سکون ملتا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	طُوْبٰى [1]	لَهُمْ	وَ	حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	خوشی (ہے)	ان کے لئے	اور	بہترین ٹھکانہ، اچھا انجام

اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے ○

رحمٰن کے منکروں کو جواب

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنٰكَ	فِیْۤ اُمَّةٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَاۤ	اُمَمٌ
اسی طرح	ہم نے بھیجا تمہیں	(اس) امت میں	بیشک	گزر گئیں	اس سے پہلے	کئی امتیں

اسی طرح ہم نے تمہیں اس امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر گئیں

لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ

لِّتَتْلُوَاۡ	عَلَیْهِمُ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	وَ	هُمْ
تاکہ تم تلاوت کرو	ان پر	(اس کی) جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ

تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ

یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

یَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ [2]	قُلْ	هُوَ	رَبِّیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
انکار کررہے ہیں	رحمٰن کا	تم کہو	وہ	میرا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

رحمٰن کے منکر ہورہے ہیں۔ تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

کفار کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کو تسلی

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَلَوْ اَنَّ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	مَتَابِ ﴿۳۰﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میرا رجوع (ہے)	اور	اگر	یہ کہ

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○ اور اگر کوئی

[1] ...... لفظ "طوبیٰ" کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔ [2] ...... یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرت علی كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھوائیے، اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔

قُرۡاٰنًا سُيِّرَتۡ بِهِ الۡجِبَالُ اَوۡ قُطِّعَتۡ

قُرۡاٰنًا	سُيِّرَتۡ	بِهِ	الۡجِبَالُ[1]	اَوۡ	قُطِّعَتۡ
(ایسا) قرآن (آتا)	چلائے جاتے	اس (کی تلاوت) سے	پہاڑ	یا	پھاڑی جاتی

ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین

بِهِ الۡاَرۡضُ اَوۡ كُلِّمَ بِهِ الۡمَوۡتٰى ؕ بَلۡ

بِهِ	الۡاَرۡضُ	اَوۡ	كُلِّمَ	بِهِ	الۡمَوۡتٰى	بَلۡ
اس سے	زمین	یا	باتیں کی جاتیں	اس کے ذریعے	مردوں (سے، تو بھی کافر نہ مانتے)	بلکہ

پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں کی جاتیں (جب بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ

لِّلّٰهِ الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا ؕ اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا

لِّلّٰهِ	الۡاَمۡرُ جَمِيۡعًا	اَفَلَمۡ يَايۡـَٔسِ[2]	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا
اللہ ہی کے (اختیار میں ہیں)	سب کام	تو کیا نا امید نہ ہوگئے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس بات سے ناامید نہ ہوگئے

اَنۡ لَّوۡ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيۡعًا ؕ وَ

اَنۡ	لَّوۡ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	لَهَدَى	النَّاسَ جَمِيۡعًا	وَ
(اس بات سے) کہ	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور ہدایت دیدیتا	تمام لوگوں (کو)	اور

کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت دیدیتا اور

لَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا

لَا يَزَالُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	تُصِيۡبُهُمۡ	بِمَا
ہمیشہ رہے گی	ان لوگوں کو جنھوں نے	کفر کیا	پہنچتی انہیں	(اس کے) سبب جو

کافروں کو ان کے عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہلا دینے والی مصیبت

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کی پیروی کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹادیں، زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کردیں اور قُصَی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کردیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے بہانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ 2 ...... آیت کے اس حصے میں ان مسلمانوں کو جواب دیا گیا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھادی جائے۔

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

صَنَعُوْا	قَارِعَةٌ	اَوْ	تَحُلُّ	قَرِيْبًا	مِّنْ دَارِهِمْ(1)
انہوں نے کیا	سخت دھمک	یا	وہ اترے گی (یا) تم اتروگے	قریب	ان کے گھروں سے

پہنچتی رہے گی یا آپ ان کے گھروں کے نزدیک اتریں گے

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۳۱ ع وَ

حَتّٰى	يَاْتِيَ	وَعْدُ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ۳۱	وَ
یہاں تک کہ	آجائے	اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	اور

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ اور

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ

لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ(2)	مِّنْ قَبْلِكَ	فَاَمْلَيْتُ
ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا	رسولوں کا	تم سے پہلے	تو میں نے مہلت دی

بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۟ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۳۲

لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۳۲
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	تھا	میرا عذاب

ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا تھا؟ ○

مشرکین کا رد اور انہیں زجر و توبیخ

اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا

اَفَمَنْ	هُوَ	قَآىِٕمٌ	عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ	بِمَا
تو کیا وہ (اللہ) جو	وہ	نگرانی رکھنے والا (ہے)	ہر شخص پر	(اس) کی جو

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص پر اس کے اعمال کی

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حدیبیہ کے دن ان کے گھروں کے نزدیک اپنے لشکر کے ساتھ اتریں گے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فتح و نصرت کا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا دین غالب ہونے کا اور مکۂ مکرمہ کی فتح کا وعدہ پورا ہو جائے۔ 2 ...... اس آیت میں علماء و مبلغین کیلئے درس ہے کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے اس لئے اگر انہیں راہِ خدا میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو تو انہیں چاہئے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات اور ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، اللہ تعالٰی نے چاہا تو ان کی تکالیف==

كَسَبَتْ ج وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ط قُلْ

كَسَبَتْ	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	قُلْ
اس نے کام کیا (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرالئے	اللہ کے	شریک	تم کہو

نگرانی رکھتا ہے (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور وہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَمُّوْهُمْ ط اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ اَمْ

سَمُّوْهُمْ	اَمْ	تُنَبِّـُٔوْنَهٗ	بِمَا	لَا یَعْلَمُ[1]	فِی الْاَرْضِ	اَمْ
تم نام لو ان کے	یا (بلکہ)	تم خبر دیتے ہو اللہ کو	(اس) کی جسے	وہ نہیں جانتا	زمین میں	یا

تم ان کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں جو خدا کے شریک ہیں) بلکہ تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ط بَلْ زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ	بَلْ	زُیِّنَ	لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ایک بے معنی بات (کے پیچھے پڑتے ہو)	بلکہ	خوشنما بنادیا گیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا

جانتا ہی نہیں ہے، یایونہی ایک اوپری بات بلکہ کافروں کیلئے ان کا فریب

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِیْلِ ط وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

مَكْرُهُمْ	وَ	صُدُّوْا	عَنِ السَّبِیْلِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
ان کا فریب	اور	انہیں روک دیا گیا	راستے سے	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں

خوشنما بنادیا گیا اور انہیں راستے سے روک دیا گیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ

کفار کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾	لَهُمْ	عَذَابٌ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	ان کے لئے	عذاب (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور

═جلد دور ہوجائیں گی۔

(1)..... اس سے مراد یہ ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک موجود نہیں، اگر اس کا کوئی شریک ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ضرور ہوتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ محض باطل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ہونا بھی باطل اور غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی نہیں کی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ	اَشَقُّ	وَ	مَا	لَهُمۡ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنۡ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ سخت (ہے)	اور	نہیں	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا

آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ○

جنت کے نعمتیں اوصاف اور کفار کا انجام

مَثَلُ الۡجَنَّةِ الَّتِیۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ تَجۡرِیۡ

مَثَلُ الۡجَنَّةِ	الَّتِیۡ	وُعِدَ	الۡمُتَّقُوۡنَ	تَجۡرِیۡ
(اس) جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا	پرہیز گاروں (سے)	(یہ ہے کہ) بہتی ہیں

جس جنت کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلۡكَ

مِنۡ تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ	اُكُلُهَا	دَآئِمٌ	وَّ	ظِلُّهَا	تِلۡكَ
اس کے نیچے	نہریں	اس کا پھل	ہمیشہ رہنے والا	اور	اس کا سایہ (بھی)	یہ

نہریں جاری ہیں، اس کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ

عُقۡبَی الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا ۖ وَّعُقۡبَی الۡكٰفِرِیۡنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِیۡنَ

عُقۡبَی الَّذِیۡنَ	اتَّقَوۡا	وَّ	عُقۡبَی الۡكٰفِرِیۡنَ	النَّارُ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِیۡنَ
ان لوگوں کا انجام ہے جو	پرہیز گار ہوئے	اور	کافروں کا انجام	آگ (ہے)	اور	وہ لوگ جو

پرہیز گاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جنہیں

اہلِ کتاب کے صالحین کی روش اور مخالفین کی طرف اشارہ

اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یَفۡرَحُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَ

اٰتَیۡنٰهُمُ	الۡكِتٰبَ	یَفۡرَحُوۡنَ (۱)	بِمَاۤ	اُنۡزِلَ	اِلَیۡكَ	وَ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "کتاب" سے مراد قرآنِ پاک اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں اور قرآن نازل ہونے پر خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرآن نازل ہونے سے مزید احکام نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ "کتاب" سے مراد تورات اور انجیل ہے اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد وہ یہودی اور عیسائی ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے اور قرآنِ پاک نازل ہونے پر یہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قرآنِ پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

مِنَ الۡاَحۡزَابِ مَنۡ يُّنۡكِرُ بَعۡضَهٗ ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ

مِنَ الۡاَحۡزَابِ (1)	مَنۡ	يُّنۡكِرُ	بَعۡضَهٗ	قُلۡ	اِنَّمَاۤ
(ان) گروہوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انکار کرتا ہے	اس کے بعض حصے (کا)	تم کہو	صرف

ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں جو اس قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ ؕ

اُمِرۡتُ	اَنۡ	اَعۡبُدَ	اللّٰهَ	وَ	لَاۤ اُشۡرِكَ	بِهٖ
مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں عبادت کروں	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤں	اس کا

مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں،

اِلَيۡهِ اَدۡعُوۡا وَاِلَيۡهِ مَاٰبِ ۝٣٦ وَكَذٰلِكَ

اِلَيۡهِ	اَدۡعُوۡا	وَ	اِلَيۡهِ	مَاٰبِ ۝٣٦	وَ	كَذٰلِكَ
اسی کی طرف	میں بلاتا ہوں	اور	اسی کی طرف	مجھے لوٹنا (ہے)	اور	اسی طرح

میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے ○ اور اسی طرح

اَنۡزَلۡنٰهُ حُكۡمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ

اَنۡزَلۡنٰهُ	حُكۡمًا	عَرَبِيًّا	وَ	لَئِنِ	اتَّبَعۡتَ (2)
ہم نے اتارا وہ قرآن	فیصلہ	عربی (زبان میں)	اور	ضرور اگر	تم نے پیروی کی

ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر

اَهۡوَآءَهُمۡ بَعۡدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ مَا

اَهۡوَآءَهُمۡ	بَعۡدَ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ الۡعِلۡمِ	مَا
ان کی خواہشوں (کی)	(اس کے) بعد	کہ	آچکا تیرے پاس	علم سے	نہیں (ہوگا)

چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو

کفار کی خواہشوں پر چلنے والوں کو نصیحت

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک احزاب سے یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے وہ گروہ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عداوت میں سرشار ہیں اور اُنہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر چڑھائیاں کی ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ احزاب سے ایمان لانے والوں کے علاوہ بقیہ یہودی، عیسائی اور وہ تمام مشرکین مراد ہیں جو قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن اس سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔

ع ۵ =

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کا جواب

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع وَ لَقَدْ

لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	وَاقٍ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدْ
تیرے لئے	اللہ سے (کے آگے)	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی بچانے والا	اور	ضرور بیشک

اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ
ہم نے بھیجے	رسول	تم سے پہلے	اور	ہم نے بنائیں	ان کے لیے	بیویاں	اور

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور

ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا

ذُرِّيَّةً	وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا
بچے	اور	نہیں ہے	کسی رسول کا (کام)	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر

بچے بنائے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ اللہ کی اجازت کے بغیر

محو و اثبات سے متعلق مشیتِ الٰہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	لِكُلِّ اَجَلٍ	كِتَابٌ ﴿۳۸﴾	يَمْحُوا	اللّٰهُ	مَا
اللہ کی اجازت سے	ہر وعدے کے لئے	ایک لکھی ہوئی (مدت ہے)	مٹادیتا ہے	اللہ	جو

کوئی نشانی لے آئے۔ ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے ○ اللہ جو چاہتا ہے

نزولِ عذاب کی دو صورتیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚۖ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ وَ اِنْ مَّا

يَشَآءُ	وَ	يُثْبِتُ	وَ	عِنْدَهٗۤ	اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾ (2)	وَ	اِنْ مَّا
وہ چاہتا ہے	اور	برقرار رکھتا ہے	اور	اسی کے پاس (ہے)	اصل لکھا ہوا (یا) لوحِ محفوظ	اور	اگر

مٹادیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر

1 ...... اس آیت میں کفار کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص134 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... ایک قول یہ ہے کہ آیت میں مذکور اُمُّ الْکِتَاب سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم ہے جو کہ ازل سے ہی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اُمُّ الْکِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء لکھی ہوئی ہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

دینِ اسلام کے رفتہ رفتہ عروج کی ایک نشانی

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ

نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِي	نَعِدُهُمْ	أَوْ
ہم دکھادیں تمہیں	(اس میں سے) کچھ	جو	ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا

ہم تمہیں کوئی وعدہ دکھادیں جو ہم ان سے کررہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَإِنَّمَا عَلَيْكَ
(پہلے ہی) ہم وفات دیدیں تمہیں (تو ایسا ممکن ہے)	تو (بہر حال) تم پر صرف (لازم ہے)

ہم تمہیں پہلے ہی وفات دیدیں تو آپ پر تو بہر حال تبلیغ کرنا

الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا

الْبَلَاغُ	وَ	عَلَيْنَا	الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾	أَوَلَمْ يَرَوْا	أَنَّا
تبلیغ کرنا	اور	ہم پر (ہے)	حساب لینا	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ

لازم ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے ○ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ

نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ

نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا	مِنْ أَطْرَافِهَا [1]	وَ	اللّٰهُ	يَحْكُمُ
ہم (کافروں کی) زمین کم کرتے چلے آرہے ہیں	اس کی تمام طرفوں سے	اور	اللہ	حکم فرماتا ہے

ہم ہر طرف سے ان کی زمین کم کررہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے،

مشرکینِ مکہ کی فریب کاریوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَقَدْ

لَا	مُعَقِّبَ	لِحُكْمِهِ	وَ	هُوَ	سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾	وَ	قَدْ
نہیں	کوئی پیچھے کرنے والا	اس کے حکم کو	اور	وہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	بیشک

اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لے لیتا ہے ○ اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنا دنیا میں بھی بربادی لاتا ہے اور نافرمانوں پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر مضبوطی سے قائم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمایا اور جب مسلمانوں نے اس سے منہ موڑا تو ان کی آبادیاں بھی ہر طرف کم ہونے لگ گئیں اور اسلامی سرزمین کی وسعت رفتہ رفتہ کم ہونے لگ گئی۔ افسوس! آج بھی مسلمان اسی روش پر چلتے اور اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنے کی بجائے اسے ہی دوبارہ دہراتے نظر آرہے ہیں۔

مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؕ

مَكَرَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ[1]	فَلِلّٰهِ	الْمَكْرُ جَمِيْعًا
فریب کر چکے	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	تو اللہ ہی کی (ہے)	ساری خفیہ تدبیر

ان سے پہلے لوگ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

يَعْلَمُ	مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	وَ	سَيَعْلَمُ	الْكُفّٰرُ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	کماتی ہے	ہر جان	اور	عنقریب جان لیں گے	کفار

وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان عمل کمائے اور عنقریب کافر جان لیں گے

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

منکرینِ رسالت کو جواب

لِمَنْ	عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کس کے لئے (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ آخرت کا اچھا انجام کس کے لئے ہے؟ ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ

لَسْتَ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِيْدًا
تم نہیں ہو	بھیجے ہوئے (یعنی رسول)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

تم رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾ ع ۱۲

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ	مَنْ عِنْدَهٗ	عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾[2]
میرے اور تمہارے درمیان	اور	(وہ بھی گواہ ہے) جس کے پاس	کتاب کا علم (ہے)

اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ آدمی گواہ ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے ○

1 ...... اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکینِ مکہ سے پہلے گزری ہوئی اُمتوں کے کفار اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مقابلہ کر چکے ہیں اور ان مقابلوں میں ہر طرح کی چالیں چلیں لیکن پھر بھی ناکام ونامراد ہوئے کیونکہ اصل تدبیر کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس کی مشیت کے بغیر کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔

2 ...... اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ علم کی بڑی فضلیت واہمیت ہے۔

آیات:52 | رکوع:07

سُوْرَةُ اِبْرَاهِيْم مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کے ذریعے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	لِتُخْرِجَ (1)
حروف مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	تاکہ تم نکالو

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو

النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﳔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

النَّاسَ	مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ (2)	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
لوگوں (کو)	اندھیروں سے	اجالے کی طرف	ان کے رب کے حکم سے

ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف،

شانِ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝۱ ﻻ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ

اِلٰى صِرَاطِ	الْعَزِیْزِ	الْحَمِیْدِ ۝۱	اللّٰهِ	الَّذِیْ لَهٗ
(اس کے) راستے کی طرف (نکالو جو)	عزت والا	سب خوبیوں والا (ہے)	اللہ	وہ جس کا (ہے)

اس (اللہ) کے راستے کی طرف نکالو جو عزت والا، سب خوبیوں والا ہے ○ اللہ جس کی ملکیت میں

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے لوگوں کو ظلمتِ کفر سے نکال کر ایمان کی روشنی میں داخل کرتے ہیں، کوئی شخص صرف قرآن سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے واسطے کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا۔ نورِ ہدایت کا ذریعہ صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ 2 ...... امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ظُلُمَاتْ" کو جمع اور "نُوْر" کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر و گمراہی کے راستے کثیر ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۱، ۷/۵۸)

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ-وَ وَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ

مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	وَیْلٌ	لِّلْكٰفِرِیْنَ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	خرابی، بربادی (ہے)	کافروں کے لئے

ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافروں کیلئے

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِ ﹰ(۲) الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ۝۲	الَّذِیْنَ	یَسْتَحِبُّوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	عَلَى الْاٰخِرَةِ
ایک سخت عذاب سے	وہ لوگ جو	پسند کرتے ہیں	دنیا کی زندگی (کو)	آخرت پر (کی بجائے)

ایک سخت عذاب کی خرابی ہے ۝ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًاؕ-اُولٰٓىٕكَ

وَ	یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	یَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا (1)	اُولٰٓىٕكَ
اور	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھا پن	یہ لوگ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں وہ

فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ(۳) وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ۝۳ (2)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
دور کی گمراہی میں (ہیں)	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کوئی رسول	مگر	اس کی قوم کی زبان کے ساتھ

دور کی گمراہی میں ہیں ۝ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا

لِیُبَیِّنَ لَهُمْؕ-فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ

لِیُبَیِّنَ	لَهُمْ	فَیُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
تاکہ وہ واضح طور پر بتادے	ان کو	پھر گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

تاکہ وہ انہیں واضح کرکے بتادے، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور

کفار کی تین بری صفات

رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی

1...... دین میں ٹیڑھا پن تلاش کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ لوگوں کو سیدھا راستہ اختیار کرنے سے روک دینا۔ دوسری یہ کہ حق مذہب کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالنے کی اور جس قدر ہوسکے حیلوں وغیرہ کا سہارا لے کر حق مذہب میں برائیاں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا۔ 2...... اس سے معلوم ہوا کہ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر گمراہ ہیں اور جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے اور دین سے روکتے ہیں وہ گمراہ کرنے والے ہیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو علم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو مذہبِ حق سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور ==

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے احکام

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَ

يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝۴	وَ
ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور

راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَاۤ	اَنْ	اَخْرِجْ (1)	قَوْمَكَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	تم نکالو	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	ذَكِّرْهُمْ	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (2)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
اندھیروں سے	اجالے کی طرف	اور	یاد دلاؤ انہیں	اللہ کے دنوں کی	بیشک	اس میں

اندھیروں سے اجالے میں لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بیشک اس میں

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، شکر گزار کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

ہر بڑے صبر کرنے والے، شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	اَنْجٰىكُمْ
اپنی قوم سے	تم یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے نجات دی تمہیں

فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے

═ دین میں نئے نئے مذہب نکال کر امت کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

1 ...... اندھیروں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن یہاں آیت میں اس کی نسبت حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت مجازی ہے یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی طرف مجازی نسبت درست ہے اور اس میں کسی طرح بھی شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے دنوں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ان دنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ═

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ	يَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	وَ	يُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
فرعون والوں سے	وہ پہنچاتے تھے تمہیں	برا عذاب	اور	وہ ذبح کردیتے	تمہارے بیٹے

نجات دی جو تمہیں بری سزا دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	يَسْتَحْيُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِيْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں (بچیاں)	اور	اس میں	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۶﴾ ع وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	عَظِيْمٌ ﴿۶﴾	وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكُمْ
تمہارے رب کی طرف سے	بڑی	اور	جب	اعلان فرمادیا	تمہارے رب (نے)

بڑی آزمائش تھی ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا

ع ۱۳ ۱

شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَ لَئِنْ كَفَرْتُمْ

لَئِنْ	شَكَرْتُمْ	لَاَزِيْدَنَّكُمْ (۱)	وَ	لَئِنْ	كَفَرْتُمْ
ضرور اگر	تم شکر ادا کروگے	(تو) ضرور میں زیادہ دوں گا تمہیں	اور	ضرور اگر	تم ناشکری کروگے

کہ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَ قَالَ مُوْسٰۤى اِنْ تَكْفُرُوْۤا

اِنَّ	عَذَابِيْ	لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	اِنْ	تَكْفُرُوْٓا
(تو) بیشک	میرا عذاب	ضرور سخت (ہے)	اور	کہا	موسیٰ (نے)	اگر	تم ناشکری کرو

تو میرا عذاب سخت ہے ○ اور موسیٰ نے فرمایا: (اے لوگو!) اگر تم

=مراد ہیں۔ یہی قول زیادہ قوی ہے کہ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنے عمل سے اسی کو واضح فرمایا ہے۔ اسی سے مسلمانوں کا حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا جشن منانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ ’’اَيَّامُ اللّٰه‘‘ میں سب سے بڑی نعمت کا دن حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہے، لہٰذا اس کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

1 ...... شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اِس چیز کا=

اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ

اَنْتُمْ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَغَنِیٌّ
تم	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب	تو بیشک	اللہ	ضرور بے پرواہ

اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ناشکرے ہو جاؤ تو بیشک اللہ بے پرواہ،

حَمِیْدٌ ۝۸ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

حَمِیْدٌ ۝۸	اَلَمْ یَاْتِكُمْ (1)	نَبَؤُا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ
خوبیوں والا (ہے)	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	خبر	ان لوگوں کی جو	تم سے پہلے (تھے)

خوبیوں والا ہے ۝ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ۬ۛ وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕۛ

قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)
(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں کی جو	ان کے بعد (ہوئے)

(یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

لَا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ
نہیں جانتا انہیں	مگر	اللہ	آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ

جنہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے

فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا

فَرَدُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	كَفَرْنَا
تو وہ لے گئے	اپنے ہاتھوں (کو)	اپنے مونہوں میں	اور	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے انکار کیا

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور کہنے لگے: ہم اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں

سابقہ قوموں کے پاس رسولوں کی آمد اور قوموں کا کفر وانکار

مع

==عادی بنائے۔ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔(رسائل ابن ابی دنیا، ۱/ ۴۸۴، الحدیث: ۶۰)

(1)......اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سابقہ قوموں کی ہلاکت وبربادی کے واقعات سے اپنی اُمّت کو ڈرائیں تاکہ وہ عبرت==

الثالثة

رسولوں کا اپنی قوموں سے خطاب

بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ

بِمَآ	اُرْسِلْتُمْ	بِهٖ	وَ	اِنَّا	لَفِیْ شَكٍّ
(اس) کا جو	تمہیں بھیجا گیا	اس کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور شک میں (ہیں)

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اور بیشک جس راہ کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ⑨ قَالَتْ

مِّمَّا	تَدْعُوْنَنَآ	اِلَیْهِ	مُرِیْبٍ ⑨	قَالَتْ
(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف	دھوکے میں ڈالنے والا	کہا

اس کی طرف سے ہم دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں ○ ان کے رسولوں نے

رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ

رُسُلُهُمْ	اَفِی اللّٰهِ	شَكٌّ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ان کے رسولوں (نے)	کیا اللہ کے بارے میں	شک (ہے)	(جو) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا (ہے)

فرمایا: کیا اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ

یَدْعُوْكُمْ	لِیَغْفِرَ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ	یُؤَخِّرَكُمْ
وہ بلاتا ہے تمہیں	تاکہ بخش دے	تمہارے لئے	تمہارے کچھ گناہ	اور	مؤخر کردے تم سے (عذاب)

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ایک مقررہ مدت تک

رسولوں کی بشریت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاؕ تُرِیْدُوْنَ

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّى	قَالُوْۤا	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ (1) مِّثْلُنَا	تُرِیْدُوْنَ
ایک مقررہ مدت تک	انہوں نے کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی	تم چاہتے ہو

تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو

=حاصل کریں۔ 2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قومِ نوح، عاد اور ثمود کے بعد کچھ اُمتیں ایسی گزری ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں اصلاً کوئی خبر نہیں پہنچی۔

1 ......یہاں سابقہ امتوں کے کفار کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے، قرآنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر کفارِ مکہ کا حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء ورسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا=

بشریت پر کیے جانے والے اعتراض اور معجزے کے مطالبے کا جواب

اَنۡ تَصُدُّوۡنَا عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا

اَنۡ	تَصُدُّوۡنَا	عَمَّا	كَانَ يَعۡبُدُ	اٰبَآؤُنَا
کہ	روک دو ہمیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کہ ہمیں ان سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں

فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝۱۰ قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ اِنۡ نَّحۡنُ

فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝۱۰ [1]	قَالَتۡ	لَهُمۡ	رُسُلُهُمۡ	اِنۡ	نَّحۡنُ
توتم لے کر آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	کہا	ان سے	ان کے رسولوں (نے)	نہیں	ہم

توتم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ ○ ان کے رسولوں نے ان سے فرمایا: ہم

اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ

اِلَّا	بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ	وَ	لٰـكِنَّ	اللّٰهَ	يَمُنُّ	عَلٰى مَنۡ	يَّشَآءُ
مگر	تمہارے جیسے انسان	اور	لیکن	اللہ	احسان فرماتا ہے	جس پر	وہ چاہتا ہے

تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ

مِنۡ عِبَادِهٖ	وَ	مَا كَانَ	لَنَاۤ	اَنۡ	نَّاۡتِيَكُمۡ بِسُلۡطٰنٍ
اپنے بندوں میں سے	اور	(کوئی حق) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل

احسان فرماتا ہے اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر

رسولوں کا توکّل اور صبر

اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱ وَ

اِلَّا	بِاِذۡنِ اللّٰهِ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلۡيَتَوَكَّلِ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۱	وَ
مگر	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کوئی دلیل تمہارے پاس لے آئیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور

= کفار کی عادت وطریقہ ہے۔

1 ...... قوموں کا یہ کلام عناد اور سرکشی کی وجہ سے تھا اور باوجود یہ کہ انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نشانیاں لاچکے تھے، معجزات دکھاچکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی دلیل مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

مَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ

مَا	لَنَآ	اَلَّا نَتَوَكَّلَ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	قَدْ
کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	کہ ہم بھروسہ نہ کریں	اللہ پر	اور (حالانکہ)	بیشک

ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ

هَدٰىنَا	سُبُلَنَا	وَ	لَنَصْبِرَنَّ	عَلٰى	مَآ
اس نے دکھادیں ہمیں	ہماری راہیں	اور	ہم ضرور صبر کریں گے	(اس) پر	جو

اس نے تو ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں ستارہے ہو

اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع وَقَالَ

اٰذَيْتُمُوْنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ [1]	وَ	قَالَ
تم ستارہے ہو ہمیں	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	کہا

ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور کافروں نے

کفار کی رسولوں کو دھمکی اور وحیِ الٰہی

ع ۲ / ۱۲

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِرُسُلِهِمْ	لَنُخْرِجَنَّكُمْ	مِّنْ اَرْضِنَآ
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رسولوں سے	ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اپنی زمین سے

اپنے رسولوں سے کہا: ہم ضرور تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِيْ مِلَّتِنَا	فَاَوْحٰۤى	اِلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ
یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	تو وحی بھیجی	ان کی طرف	ان کے رب (نے)

یا تم ہمارے دین میں آجاؤ تو ان رسولوں کی طرف ان کے رب نے وحی بھیجی

[1]...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا انتہائی باعثِ فضیلت عمل ہے۔ قرآنِ مجید میں توکل کرنے والے کو محبتِ الٰہی کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس سے متعلق امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/ ۳۰۰)

حق و باطل میں فیصلے کی دعا اور سرکشوں کی ناکامی و عذاب

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

لَنُهْلِكَنَّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَنُسْكِنَنَّكُمُ	الْاَرْضَ
ضرور ہم ہلاک کردیں گے	ظالموں (کو)	اور	ضرور ہم بسائیں گے تمہیں	زمین (میں)

کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کردیں گے ○ اور ضرور ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِیْ	وَ	خَافَ
ان کے بعد	یہ	(اس) کے لئے جو	ڈرا	میرے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	خوفزدہ رہا

اِقتدار دیں گے۔ یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے

وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾	وَ	اسْتَفْتَحُوْا (1)	وَ	خَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ
میری وعید (سے)	اور	انہوں نے فتح مانگی، فیصلہ طلب کیا	اور	ناکام ہوگیا	ہر سرکش

خوفزدہ رہے ○ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم

عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىٕهٖ جَهَنَّمُ وَ یُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾

عَنِیْدٍ ﴿۱۵﴾	مِّنْ وَّرَآىٕهٖ	جَهَنَّمُ	وَ	یُسْقٰى	مِنْ مَّآءٍ صَدِیْدٍ ﴿۱۶﴾
ہٹ دھرم	اس کے پیچھے (ہے)	جہنم	اور	اسے پلایا جائے گا	پیپ کے پانی سے

ناکام ہوگیا ○ جہنم اس کے پیچھے ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ○

یَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ وَ

یَّتَجَرَّعُهٗ	وَ	لَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ	وَ
بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ لے گا اس کا	اور	نہیں لگے گا کہ وہ گلے سے نیچے اتار لے اسے	اور

بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اسے گلے سے اتار لے اور

(1)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ جب انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی قوموں کے ایمان قبول کرلینے کی امید نہ رہی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوموں کے خلاف مدد طلب کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان پر عذاب نازل کردینے کی دعا کی۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کافروں نے یہ گمان رکھتے ہوئے اپنے اور رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کیا کہ وہ حق پر ہیں اور انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق پر نہیں۔

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ

يَاْتِيْهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَّ	مَا	هُوَ	بِمَيِّتٍ	وَ	مِنْ وَّرَآئِهٖ
آئے گی اسے	موت	ہر جگہ سے	اور	نہیں	وہ	مرنے والا	اور	اس کے پیچھے

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

کفار کے اعمال کی مثال

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾	مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ
گاڑھا، سخت عذاب (ہوگا)	ان لوگوں کا حال جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا

ایک اور سخت عذاب ہوگا ○ اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ

اَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادِ ِاشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّيْحُ	فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ
(ایسا ہے کہ) ان کے اعمال	راکھ کی طرح (ہیں) سخت چلی	اس پر	ہوا	آندھی کے دن میں

راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے

لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

لَا يَقْدِرُوْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	عَلٰى شَيْءٍ	ذٰلِكَ	هُوَ
وہ قادر نہ رہے	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہی	وہ

تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی

قدرت الٰہی کا بیان

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
دور کی گمراہی (ہے)	کیا تو نے نہ دیکھا	بیشک	اللہ (نے)	بنائے	آسمان	اور

دور کی گمراہی ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین

(1)..... اس آیت میں کفار کے اعمال کی جو مثال بیان کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیز آندھی راکھ کو اڑا کر لے جاتی ہے اور اُس راکھ کے اجزاء اِس طرح منتشر ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی اثر، نشان اور خبر باقی نہیں رہتی اسی طرح کافروں کے تمام اعمال کو ان کے کفر نے باطل کر دیا اور ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیا کہ ان کی کوئی خبر اور نشان باقی نہ رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے اور جو نیک اعمال حالتِ کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالت کفر میں ہی مرا ہو گا تو اسے اِن نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۟ۙ﴿۱۹﴾

یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾	وَ	یُذْهِبْكُمْ (۱)	یَّشَاْ	اِنْ	بِالْحَقِّ	الْاَرْضَ
ایک نئی مخلوق لے آئے	اور	(تو) لے جائے تمہیں	وہ چاہے	اگر	حق کے ساتھ	زمین

حق کے ساتھ بنائے۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ○

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾ وَ بَرَزُوْا

بَرَزُوْا	وَ	بِعَزِیْزٍ ﴿۲۰﴾	عَلَى اللّٰهِ	ذٰلِكَ	مَا	وَّ
نکل کھڑے ہوں گے	اور	کچھ دشوار	اللہ پر	یہ	نہیں	اور

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور سب اللہ کے حضور

لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

لِلَّذِیْنَ	الضُّعَفٰٓؤُا	فَقَالَ	جَمِیْعًا	لِلّٰهِ
ان لوگوں سے جو	کمزور لوگ	تو کہیں گے	سب	اللہ (کی بارگاہ میں حاضری) کے لئے

اعلانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے بڑے لوگوں سے

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اَنْتُمْ	فَهَلْ	تَبَعًا	لَكُمْ	كُنَّا	اِنَّا	اسْتَكْبَرُوْۤا
تم	تو کیا	تابع، پیروکار	تمہارے	ہم تھے	بیشک	بڑے بنے ہوئے تھے

کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ

لَوْ	قَالُوْا	مِنْ شَیْءٍ (2)	مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	عَنَّا	مُّغْنُوْنَ
اگر	وہ کہیں گے	کچھ	اللہ کے عذاب میں سے	ہم سے	دور کرسکنے والے ہو

اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے دور کرسکتے ہو۔ وہ کہیں گے: اگر

1 ...... یعنی جو آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ایک قوم کو فنا کر دینے کے بعد نئی مخلوق پیدا کر دینے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہے کیونکہ جو کسی سخت اور مشکل چیز کو پیدا کرنے پر قادر ہو وہ سہل اور آسان چیز پیدا کرنے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہو گا اور یہ ظاہری سمجھانے کے اعتبار سے کلام ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ابتدا و اعادہ سب برابر ہے۔ 2 ...... کمزور لوگوں کا یہ کلام توبیخ اور عناد کے طور پر ہوگا کہ دنیا میں تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے، اب تمہارے وہ دعوے کہاں گئے، اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹال دو۔

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَهَدَيْنٰكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ
ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	(تو) ضرور ہم ہدایت دیدیتے تمہیں	برابر (ہے)	ہم پر

اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیدیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے

اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اَجَزِعْنَآ	اَمْ	صَبَرْنَا	مَا	لَنَا
کیا (یعنی چاہے) ہم بے قراری کا اظہار کریں	یا	صبر کریں	نہیں (ہے)	ہمارے لئے

کہ بے قراری کا اظہار کریں یا صبر کریں۔ ہمارے لئے

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾	وَ	قَالَ	الشَّيْطٰنُ [1]	لَمَّا	قُضِيَ	الْاَمْرُ
کوئی پناہ گاہ	اور	کہے گا	شیطان	جب	پورا ہو جائے گا	کام (فیصلہ)

کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ○ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا:

ع ۳ ۱۵

شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلانِ براءت

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدَكُمْ	وَعْدَ الْحَقِّ	وَ	وَعَدْتُّكُمْ
بیشک	اللہ (نے)	وعدہ کیا تھا تم سے	سچا وعدہ	اور	(جو) میں نے وعدہ کیا تھا تم سے

بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

فَاَخْلَفْتُكُمْ	وَ	مَا	كَانَ	لِيَ	عَلَيْكُمْ
تو میں نے خلاف کیا (جھوٹا وعدہ کیا) تم سے	اور	نہیں	تھی	میرے لئے (مجھے)	تم پر

وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور مجھے تم پر کوئی زبردستی

1 ......اس آیت میں شیطان کے حوالے سے جو کچھ بیان ہوا یہ مقامِ عبرت ہے کہ آج جس کے بہکاوے میں آکر لوگ گناہ پر گناہ کیے جارہے ہیں وہی قیامت کے دن لوگوں سے براءت کا اعلان کرکے انہیں ان کے دردناک حال پر چھوڑ دے گا۔ نیز اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ شیطان لوگوں پر جبر نہیں کرتا، صرف دعوت دیتا ہے جبکہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّاۤ	اَنْ	دَعَوْتُكُمْ	فَاسْتَجَبْتُمْ	لِیْ
کوئی زبردستی	مگر	یہ کہ	میں نے بلایا تمہیں	تو تم نے مان لی	میری (بات)

نہیں تھی مگر یہی کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری مان لی

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ	وَ	لُوْمُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	مَاۤ	اَنَا	بِمُصْرِخِكُمْ
تو تم ملامت نہ کرو مجھے	اور	ملامت کرو	اپنی جانوں (کو)	نہیں	میں	فریاد کو پہنچ سکنے والا تمہاری

تو اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ

وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُصْرِخِیَّ (1)	اِنِّیْ	كَفَرْتُ	بِمَاۤ
اور	نہ	تم	میری فریاد کو پہنچ سکنے والے (ہو)	بیشک میں	انکار کرتا ہوں	(اس) کا جو

اور نہ ہی تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ

اَشْرَكْتُمُوْنِ	مِنْ قَبْلُ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	لَهُمْ
تم نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا مجھے	(اس) سے پہلے	بیشک	ظلم کرنے والے	ان کے لیے

تو میں اس شرک سے سخت بیزار ہوں۔ بیشک ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾	وَ	اُدْخِلَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	داخل کئے جائیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

دردناک عذاب ہے ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

باعمل مسلمانوں کے اُخروی حالات

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور لعین شیطان کے بہکاوے میں آکر کفر و معصیت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور شیطان کی انسان دشمنی روزِ روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اس سے خیر خواہی کی احمقانہ امید رکھے ہوئے ہیں وہ بہت بڑے دھوکے کا شکار ہیں، انہیں چاہئے کہ اس آیتِ مبارکہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	جنتوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اچھے کام کئے وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	تَحِیَّتُهُمْ	فِیْهَا
ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اپنے رب کے حکم سے	(ملاقات کے وقت) ان کا دعائیہ کلمہ	ان میں

اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں اُن کی ملاقات کی دعا،

کلمۂ ایمان کی مثال

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ (1)	اَلَمْ تَرَ	كَیْفَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا (2)	كَلِمَةً طَیِّبَةً
سلام (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسی	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال	پاکیزہ بات (کی)

سلام ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِۙ ﴿۲۴﴾

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ	اَصْلُهَا	ثَابِتٌ	وَّ	فَرْعُهَا	فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾
جیسے ایک پاکیزہ درخت (ہو)	اس کی جڑ	قائم (ہو)	اور	اس کی شاخیں	آسمان میں (ہوں)

جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں ○

مثالیں بیان کرنے کا مقصد

تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَاؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

تُؤْتِیْۤ	اُكُلَهَا	كُلَّ حِیْنٍ	بِاِذْنِ رَبِّهَا	وَ	یَضْرِبُ	اللّٰهُ
وہ دیتا ہے	اپنے پھل	ہر وقت	اپنے رب کے حکم سے	اور	بیان فرماتا ہے	اللہ

ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے

1 ...... جنت میں سلام کا معنی یہ ہے کہ وہ دنیا کی آفتوں، حسرتوں یا دنیا کی بیماریوں، دردوں، غموں اور پریشانیوں سے سلامت ہوگئے۔ 2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں موجود ہوتی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ مومن کے دل کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات یعنی برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔

کفریہ کلام کی مثال

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ[1]
مثالیں	لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	گندی بات کی مثال

مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں ○ اور گندی بات کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ﹰاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ﹰاجْتُثَّتْ	مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	مَا
(ایسی ہے) جیسے ایک گندہ درخت اسے کاٹ دیا گیا (ہو)	زمین کے اوپر سے	(اب) نہیں (ہے)

اس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب

اہل ایمان کو کلمہ ایمان پر ثابت قدمی کی بشارت

لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهَا	مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾	يُثَبِّتُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اس کے لئے (اسے)	کوئی قرار	ثابت رکھتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اسے کوئی قرار نہیں ○ اللہ ایمان والوں کو حق بات پر

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ[2]	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ
حق بات پر	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	گمراہ کرتا ہے	اللہ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو

ع ٤ ١٦

کفار کے برے اعمال اور انہیں وعید

الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ اَلَمْ تَرَ

الظّٰلِمِيْنَ	وَ	يَفْعَلُ	اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ ﴿٢٧﴾	اَلَمْ تَرَ
ظالموں (کو)	اور	کرتا ہے	اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا

گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

1 ...... اس آیت میں کافروں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گندی بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑوے مزے اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں، یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ 2 ...... یہاں حق بات سے مراد کلمۂ ایمان ہے۔

اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا

اِلَى الَّذِيْنَ	بَدَّلُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	كُفْرًا (1)	وَّ	اَحَلُّوْا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	بدل دی	اللہ کی نعمت	ناشکری (سے)	اور	اتار ڈالا

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَ

قَوْمَهُمْ	دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ (2)	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	وَ
اپنی قوم (کو)	تباہی کے گھر (میں)	(جو) جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	اور

تباہی کے گھر اتار ڈالا ○ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور

بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

بِئْسَ	الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا
(وہ) کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ (ہے)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے لیے	برابر والے، شریک

وہ کیا ہی ٹھہرنے کی بری جگہ ہے ○ اور انہوں نے اللہ کے لیے برابر والے قرار دیئے

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

لِّيُضِلُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعُوْا	فَاِنَّ	مَصِيْرَكُمْ
تاکہ وہ (لوگوں کو) بھٹکا دیں	اس کی راہ سے	تم کہو	فائدہ اٹھالو	پھر بیشک	تمہارا لوٹنا

تاکہ اس کی راہ سے بھٹکا دیں، تم فرماؤ: فائدہ اٹھالو پھر بیشک تمہیں آگ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾	قُلْ	لِّعِبَادِيَ (3)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُقِيْمُوا
آگ کی طرف (ہے)	تم کہو	میرے بندوں سے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(کہ) وہ قائم رکھیں

لوٹنا ہے ○ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں

1...... بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ان سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی انہوں نے شکر گزاری نہ کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں۔ (بخاری، ۳/۱۱، الحدیث: ۳۹۷۷) 2...... برا ساتھی بندے کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے تباہی کے گھر میں اتار دیتا ہے، اس لئے ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بدمذہبوں کی صحبت سے خود کو بچائے تاکہ اس کی طبیعت ان کے برے عقائد واعمال کی طرف مائل نہ ہو۔ 3...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اے کاش! خدا==

قدرتِ الٰہی کے 10 مظاہر

الصَّلٰوةَ وَ يُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

الصَّلٰوةَ	وَ	يُنۡفِقُوۡا	مِمَّا	رَزَقۡنٰهُمۡ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً
نماز	اور	خرچ کریں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ

اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں

مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَ لَا

مِّنۡ قَبۡلِ	اَنۡ	يَّاۡتِىَ	يَوۡمٌ	لَّا	بَيۡعٌ	فِيۡهِ	وَ	لَا
(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں (ہوگی)	کوئی تجارت	اس میں	اور	نہ

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ

خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ

خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ (1)	اَللّٰهُ (2)	الَّذِىۡ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضَ	وَ	اَنۡزَلَ
دوستی	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	آسمان	اور	زمین	اور	اتارا

دوستی ○ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّكُمۡ ۚ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخۡرَجَ	بِهٖ	مِنَ الثَّمَرٰتِ	رِزۡقًا	لَّكُمۡ
آسمان سے	پانی	تو نکالے	اس کے ذریعے	کچھ پھل	کھانے (کے لئے)	تمہارے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الۡفُلۡكَ لِتَجۡرِىَ فِى الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ۚ وَ

وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الۡفُلۡكَ	لِتَجۡرِىَ	فِى الۡبَحۡرِ	بِاَمۡرِهٖ	وَ
اور	مسخر کردیں	تمہارے لئے	کشتیاں	تاکہ وہ چلے	دریا میں	اس کے حکم سے	اور

اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور

= کے بندے کہلانے والے اس پر غور کریں اور نماز قائم کریں۔ 1...... اس آیت میں قیامت کے دن نفسانی اور طبعی دوستی باقی رہنے کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی۔ 2...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے علم و قدرت کے کمال پر دلالت کرنے والے یہ دس دلائل بیان ہوئے ہیں (1) آسمانوں کو پیدا کرنا۔ (2) زمین کو پیدا کرنا۔ (3) آسمان سے پانی اتار کر اس کے ذریعے لوگوں کے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالنا۔ (4) کشتیوں کو لوگوں کے قابو میں دینا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں چلیں۔ (5) دریا لوگوں کے قابو میں دینا۔ (6،7) سورج اور چاند =

سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

سَخَّرَ	لَكُمُ	الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ
مسخر کردیں	تمہارے لئے	نہریں، ندیاں	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے

دریا تمہارے قابو میں دیدیئے ○ اور تمہارے لیے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	دَآىِٕبَيْنِ	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّيْلَ
سورج	اور	چاند (کو)	(وہ) لگاتار چل رہے (ہیں)	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے	رات

سورج اور چاند کو کام پر لگادیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو

وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ

وَ	النَّهَارَ ﴿۳۳﴾	وَ	اٰتٰىكُمْ	مِّنْ كُلِّ مَا	سَاَلْتُمُوْهُ (1)	وَ
اور	دن (کو)	اور	اس نے دیا تمہیں	ہر (اس چیز) میں سے جو	تم نے مانگی اس سے	اور

مسخر کردیا ○ اور اس نے تمہیں وہ بھی بہت کچھ دیدیا جو تم نے اس سے مانگا اور

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

اِنْ	تَعُدُّوْا (2)	نِعْمَتَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَظَلُوْمٌ
اگر	تم گنو	اللہ کی نعمتیں	(تو) شمار نہ کرسکو گے انہیں	بیشک	انسان	ضرور بڑا ظالم

اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے، بیشک انسان بڑا ظالم

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مکہ مکرمہ سے متعلق دعا

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

ع ۱۷ ۵

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا الْبَلَدَ
بڑا ناشکرا (ہے)	اور	جب	عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے	اس شہر (کو)

ناشکرا ہے ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا

=کو لوگوں کے لئے کام پر لگادینا جو برابر چل رہے ہیں۔(8،9) لوگوں کے لئے رات اور دن کو مسخر کردینا۔(10) لوگوں کو بہت کچھ ان کی منہ مانگی چیزیں دینا۔

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں: (1) تم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا اس میں سے کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق عطا فرمادیا۔(2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کردی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔(3) تمہیں ہر وہ چیز عطا کردی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبانِ حال سے سوال کیا تھا۔ 2 ...... صرف پانی، آکسیجن، سورج، دل،=

مطیع و عاصی سے متعلق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کلام

اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ ط

اٰمِنًا	وَّ	اجْنُبْنِيْ	وَ	بَنِيَّ	اَنْ نَّعْبُدَ	الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (1)
امن وامان والا	اور	بچا کر رکھ مجھے	اور	میرے بیٹوں (کو)	کہ ہم عبادت کریں	بتوں (کی)

بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ○

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ

رَبِّ	اِنَّهُنَّ	اَضْلَلْنَ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	فَمَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ (بت)	انہوں نے گمراہ کردیے	بہت سے لوگ	تو جو

اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا تو جو

تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ج وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ

تَبِعَنِيْ	فَاِنَّهٗ	مِنِّيْ	وَ	مَنْ	عَصَانِيْ	فَاِنَّكَ
میرے پیچھے چلا	تو بیشک وہ	مجھ سے (تعلق رکھتا ہے)	اور	جو	میری نافرمانی کرے	تو بیشک تو

میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی اولاد سے متعلق دعا

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾	رَبَّنَآ	اِنِّيْٓ	اَسْكَنْتُ	مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے ہمارے رب	بیشک میں (نے)	بسادی، ٹھہرادی	اپنی کچھ اولاد

بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو

بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا رَبَّنَا

بِوَادٍ	غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ	عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ (2)	رَبَّنَا
ایک وادی میں	(جو) کھیتی والی نہیں	تیرے حرمت والے گھر کے پاس	اے ہمارے رب

تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب!

== جگر، گردے اور آنکھوں پر ہی غور کرلیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں رکھی ہیں وہ شمار ہوسکتی ہیں یا نہیں، بقیہ نعمتوں کا معاملہ تو اس سے کہیں آگے ہے۔

1...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں عاجزی اور محتاجی کے اظہار کے لئے ہے کہ باوجود یہ کہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ 2...... اس آیت میں وادی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اب مکۂ مکرمہ ہے۔ ذریت سے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور حرمت والے گھر سے بیتُ اللہ مراد ہے جو ==

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ

لِيُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	فَاجْعَلْ	اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ	تَهْوِيْۤ
تاکہ وہ قائم رکھیں	نماز	تو تو بنادے	کچھ لوگوں کے دل	(ایسے کہ) وہ مائل ہوں

تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے

اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ۟

اِلَيْهِمْ	وَ	ارْزُقْهُمْ	مِّنَ الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَشْكُرُوْنَ ۳۷ [1]
ان کی طرف	اور	رزق دے انہیں	پھلوں سے	تاکہ وہ	شکرگزار ہوجائیں

اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکرگزار ہوجائیں ○

علمِ الٰہی کے کمال کا اعتراف

رَبَّنَاۤ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	تَعْلَمُ	مَا	نُخْفِيْ	وَ	مَا	نُعْلِنُ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جانتا ہے	جو	ہم چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا

وَ	مَا يَخْفٰى	عَلَى اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا
اور	چھپی ہوئی نہیں ہے	اللہ پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ

اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے

فرزند ملنے کی دعا قبول ہونے پر شکرِ الٰہی

فِی السَّمَآءِ ۟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ

فِی السَّمَآءِ ۳۸	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	وَهَبَ
آسمان میں	تمام تعریفیں	(اس) اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	عطا فرمائے

پوشیدہ نہیں ○ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے

=طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھالیا گیا۔

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اور حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو سرزمینِ حرم میں چھوڑنے کا واقعہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا، آگ کے واقعہ میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور عاجزی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کرکے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اس=

اولادکے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعائے ابراہیمی

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت

ظالموں کے لئے وعید

لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

رَبِّيْ	اِنَّ	اِسْحٰقَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	عَلَى الْكِبَرِ	لِيْ (1)
میرا رب	بیشک	اسحاق	اور	اسماعیل	بڑھاپے پر (میں)	مجھے

مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ

وَ	مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ	اجْعَلْنِيْ	رَبِّ	لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾
اور	نماز قائم رکھنے والا	بنا مجھے	اے میرے رب	ضرور دعا سننے والا (ہے)

دعا سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ﷺ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

دُعَآءِ ﴿۴۰﴾	تَقَبَّلْ	وَ	رَبَّنَا	مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
میری دعا	تو قبول فرما	اور	اے ہمارے رب	میری اولاد میں سے (بھی)

نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	لِوَالِدَيَّ (2)	وَ	لِيْ	اغْفِرْ	رَبَّنَا
ایمان والوں کو	اور	میرے ماں باپ کو	اور	مجھے	بخش دے	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے

ع ۶ | ۱۸

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

غَافِلًا	اللّٰهَ	لَا تَحْسَبَنَّ	وَ	الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (3)	يَقُوْمُ	يَوْمَ
بے خبر	اللہ (کو)	(اے مخاطب) تو ہرگز نہ سمجھنا	اور	حساب	قائم ہوگا	(جس) دن

جس دن حساب قائم ہوگا ○ اور (اے سننے والے!) ہرگز اللہ کو ان کاموں سے

══ دوسرے واقعہ میں دعا فرمانا افضل کام کو اختیار کرنا ہے۔

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یہ کلمات عرض کئے۔ 2 ...... علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ماں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والدین مراد ہیں اور وہ دونوں مومن تھے اسی لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ 3 ...... اس آیت سے دعا کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (1) دعا اپنی ══

بروزِ قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

عَمَّا	يَعْمَلُ	الظّٰلِمُوْنَ (1)	اِنَّمَا	يُؤَخِّرُهُمْ	لِيَوْمٍ
(اس) سے جو	کام کررہے ہیں	ظالم	صرف	اللہ مہلت دے رہا ہے انہیں	(اس) دن کے لئے

بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کررہے ہیں۔ اللہ انہیں صرف ایک ایسے دن کیلئے ڈھیل دے رہا ہے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ۙ مُهْطِعِيْنَ

تَشْخَصُ	فِيْهِ	الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾	مُهْطِعِيْنَ
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی	اس میں	آنکھیں	تیزی سے دوڑتے ہوئے (نکلیں گے)

جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ○ لوگ بے تحاشا اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ	لَا يَرْتَدُّ	اِلَيْهِمْ	طَرْفُهُمْ	وَ
اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے	نہیں لوٹ رہی ہوگی	ان کی طرف	ان کی پلک	اور

دوڑتے جارہے ہوں گے، ان کی پلک بھی ان کی طرف نہیں لوٹ رہی ہوگی اور

اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ؕ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

اَفْـِٕدَتُهُمْ	هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	اَنْذِرِ	النَّاسَ	يَوْمَ
ان کے دل	خالی (ہوں گے)	اور	ڈراؤ	لوگوں (کو)	(اس) دن (سے)

ان کے دل خالی ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ

يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

يَاْتِيْهِمُ	الْعَذَابُ	فَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
(جس میں) آئے گا ان پر	عذاب	تو کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے:

== ذات سے شروع کرے۔ (2) ماں باپ کو دعا میں شامل رکھا کرے۔ (3) ہر مسلمان کے حق میں دعائے خیر کرے۔ (4) آخرت کی دعا ضرور مانگے صرف دنیا کی حاجات پر قناعت نہ کرے۔ 1...... اس آیت میں ہر مظلوم کے لئے تسلی اور ہر ظالم کے لئے وعید ہے، نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ 2...... دلوں کے خالی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیرت کی شدت اور دہشت کے مارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے خالی ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ دل اپنی جگہ پر قرار نہ پا سکیں گے۔

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ

رَبَّنَآ	اَخِّرْنَآ	اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	نُّجِبْ
اے ہمارے رب	مہلت دیدے ہمیں	تھوڑی سی مدت تک	(تاکہ) ہم قبول کرلیں

اے ہمارے رب! تھوڑی دیر تک ہمیں مہلت دیدے تاکہ ہم تیری دعوت کو

دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ

دَعْوَتَكَ	وَ	نَتَّبِعِ	الرُّسُلَ	اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ
تیری دعوت	اور	پیروی کریں	رسولوں (کی)	(انہیں جواب ملے گا) اور کیا تم نے قسم نہ کھائی تھی

قبول کرلیں اور رسولوں کی غلامی کرلیں۔ (کہا جائے گا، اے کافرو!) تو کیا تم پہلے قسم نہ کھاچکے تھے

مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۴۴ ۙ وَّ

مِّنْ قَبْلُ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ زَوَالٍ ۴۴	وَّ
(اس) سے پہلے	(کہ) نہیں (ہے)	تمہارے لئے	(دنیا سے) ہٹنا	اور

کہ تمہیں (تو دنیا سے) ہٹنا ہی نہیں ○ اور

سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

سَكَنْتُمْ	فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
تم رہے	ان کے گھروں میں جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	اور

تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور

تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

تَبَيَّنَ	لَكُمْ	كَيْفَ	فَعَلْنَا	بِهِمْ (1)	وَ	ضَرَبْنَا
خوب ظاہر ہوچکا تھا	تم پر	کیسا	ہم نے (سلوک) کیا	ان کے ساتھ	اور	ہم نے بیان کیں

تمہارے لئے بالکل واضح ہوگیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے

(1)...... ان آیات میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے اور انہیں بھی چاہئے کہ سابقہ عذاب یافتہ قوموں کے اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے دنیاوی انجام سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے باز آجائیں، اگر دنیا میں انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے باز نہ آئے تو مرنے کے بعد کوئی نصیحت انہیں فائدہ نہ دے گی۔

کفارِ مکہ کی ایک سازش کی طرف اشارہ

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

لَكُمُ	الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾	وَ	قَدْ	مَكَرُوْا	مَكْرَهُمْ (1)	وَ
تمہارے لئے	مثالیں	اور	بیشک	کافروں نے سازش کی	اپنی سازش	اور

مثالیں بیان کیں ○ اور بیشک انہوں نے اپنی سازش کی اور

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَكْرُهُمْ	وَ	اِنْ	كَانَ	مَكْرُهُمْ	لِتَزُوْلَ
اللہ ہی کے پاس (یعنی قابو میں تھی)	ان کی سازش	اور	نہیں	تھی	ان کی سازش	کہ ٹل جائیں

ان کی سازش اللہ کے قابو میں تھی اور ان کی سازش کوئی ایسی نہیں تھی کہ

اللہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

مِنْهُ	الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ (2)	فَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
اس سے	پہاڑ	تو تم ہرگز خیال نہ کرنا	اللہ (کو)	اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا

اس سے پہاڑ ٹل جائیں ○ تو تم ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی

روزِ قیامت کے ہولناک احوال کی یاد دہانی

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ

رُسُلَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	ذُوانْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾	يَوْمَ (3)
اپنے رسولوں (سے)	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا (ہے)	(جس) دن

کرے گا۔ بیشک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ یاد کرو جس دن

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَ

تُبَدَّلُ (4)	الْاَرْضُ	غَيْرَ الْاَرْضِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	وَ
بدل دی جائے گی	زمین	(اس) زمین کے علاوہ (سے)	اور	آسمان (بدل دیئے جائیں گے)	اور

زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور

(1)...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں سازش سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے، یا قید کرنے، یا مکۂ مکرمہ سے نکال دینے کا ارادہ ہے۔ (2)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات اور شریعتِ مصطفٰی کے احکام جو اپنی قوت و ثبات میں مضبوط پہاڑوں کی مانند ہیں اور محال ہے کہ کافروں کے مکر اور اُن کی حیلہ انگیزیوں سے وہ اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔ (3)...... اس دن سے قیامت کا دن مراد ہے۔ (4)...... زمین و آسمان کی تبدیلی کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی==

کفار کے اُخروی عذاب اور ان کا مقصد

بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ

بَرَزُوْا	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾	وَ
نکل کھڑے ہوں گے	ایک اللہ (کی بارگاہ میں پیشی) کے لئے	(جو) سب پر غالب (ہے)	اور

تمام لوگ ایک اللہ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے ○ اور

تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

تَرَى	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَئِذٍ	مُّقَرَّنِيْنَ
تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	اس دن	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، بندھے ہوئے

اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا

فِى الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى

فِى الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾	سَرَابِيْلُهُمْ	مِّنْ قَطِرَانٍ	وَّ	تَغْشٰى
زنجیروں، بیڑیوں میں	ان کے کرتے	تارکول سے (ہوں گے)	اور	ڈھانپ لے گی

دیکھو گے ○ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِىَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

وُجُوْهَهُمُ	النَّارُ ﴿۵۰﴾	لِيَجْزِىَ (1)	اللّٰهُ	كُلَّ نَفْسٍ	مَّا
ان کے چہروں (کو)	آگ	تاکہ بدلہ دے	اللہ	ہر جان (کو)	(اس کا) جو

آگ ڈھانپ لے گی ○ تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا

نزولِ قرآن کی چار حکمتیں

كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

كَسَبَتْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾	هٰذَا	بَلٰغٌ (2)
اس نے کمایا	بیشک	اللہ	بہت جلد حساب کرنے والا (ہے)	یہ (قرآن)	تبلیغ (ہے)

بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ○ یہ لوگوں کیلئے

=جائے گی۔ یہ دونوں قول اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ صحیح ہے وہ اس طرح کہ پہلی مرتبہ زمین وآسمان کی صفات تبدیل ہوں گی اور دوسری مرتبہ حساب کے بعد دوسری تبدیلی ہوگی جس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ سزا اس لئے دے گا تاکہ وہ ہر مجرم شخص کو اس کے کئے ہوئے کفر اور گناہوں کا ایسا بدلہ دے جو اس کے جرم کے مطابق ہو۔

2 ...... اس آیت میں قرآنِ پاک کے نزول کی 4 حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ (1) اس قرآن شریف میں لوگوں کے لئے تبلیغ اور نصیحت ہے۔ (2) قرآن میں=

لِّلنَّاسِ وَ لِيُنۡذَرُوۡا بِهٖ وَ لِيَعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا

لِّلنَّاسِ	وَ	لِيُنۡذَرُوۡا	بِهٖ	وَ	لِيَعۡلَمُوۡۤا	اَنَّمَا
لوگوں کے لیے	اور	تاکہ انہیں ڈرایا جائے	اس کے ذریعے	اور	تاکہ وہ جان لیں	کہ

تبلیغ ہے اور اس لیے کہ انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۵۲ ع

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	وَّ	لِيَذَّكَّرَ	اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۵۲
وہ	ایک ہی معبود (ہے)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں ○

ع ۱۹ ۱۱

آیات:99 — رکوع:06

سُوۡرَةُ الۡحِجۡرِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۱

الٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ وَ قُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۱ (1)
حروف مقطعات	یہ	کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں (ہیں)

الٓرٰ، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ○

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

═ موجود عبرت انگیز واقعات اور زجر و توبیخ کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔ (3) لوگ اس کی آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔ (4) عقل والے اور سمجھدار لوگ اس قرآن کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔

(1)......اس آیت میں "تِلۡكَ" سے اس سورت کی آیتوں کی طرف اشارہ ہے اور کتاب اور "قُرۡاٰنٍ مُّبِيۡنٍ" سے وہ کتاب مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے۔

رُبَمَا

14

قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ۝٢

رُبَمَا	يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	كَانُوْا	مُسْلِمِيْنَ ۝٢ (1)
بہت	آرزو کریں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاش	وہ ہوتے	مسلمان

کافر بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ۝

ہٹ دھرم کفار سے متعلق حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہدایت

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ

ذَرْهُمْ	يَاْكُلُوْا	وَ	يَتَمَتَّعُوْا	وَ	يُلْهِهِمُ
تم چھوڑ دو انہیں	وہ کھائیں	اور	فائدے اٹھائیں	اور	غافل کئے رکھے انہیں

تم چھوڑ دو انہیں کہ کھائیں اور مزے اڑائیں اور امید انہیں غفلت میں

قوموں سے عذابِ الٰہی مؤخر ہونے کا سبب

الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣ وَ مَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا

الْاَمَلُ (2)	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٣	وَ	مَاۤ اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا
امید	تو عنقریب وہ جان لیں گے	اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر

ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے ۝ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

وَ لَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤ مَا تَسْبِقُ

وَ	لَهَا	كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝٤	مَا تَسْبِقُ
اور (اس حال میں کہ)	اس کے لئے	ایک معلوم (مدت) لکھی ہوئی (تھی)	آگے نہ بڑھے گا

اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی ہوئی ہے ۝ کوئی گروہ

کفارِ مکہ کا حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف جنون کی نسبت کرنا

مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَ مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥ وَ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا

مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝٥	وَ	قَالُوْا	يٰۤاَيُّهَا
کوئی گروہ	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے ہٹیں گے	اور	(کافروں نے) کہا	اے

اپنی مدت سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا ۝ اور کافروں نے کہا: اے

1 ...... کفار کی یہ آرزوئیں نزع کے وقت عذاب دیکھ کر ہوں گی یا آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور برا ٹھکانہ دیکھ کر ہوں گی یا جب گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالا جارہا ہوگا تو اس وقت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

2 ...... لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا ایماندار کی شان نہیں۔ لمبی امید کی حقیقت میں یہ دو چیزیں داخل ہیں: (1) دنیا کی حرص اور اس پر اوندھے منہ گر جانا۔ (2) دنیا سے محبت کرنا اور آخرت سے اعراض کرنا۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب

الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌؕ ۝٦ لَوْ مَا

الَّذِیْ	نُزِّلَ	عَلَیْهِ	الذِّكْرُ	اِنَّكَ	لَمَجْنُوْنٌ ۝٦ (1)	لَوْ مَا
وہ شخص جو	نازل کیا گیا	اس پر	قرآن	بیشک تم	ضرور مجنون (ہو)	کیوں نہیں

وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو ○ اگر تم

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٧ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٧	مَا نُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ
تم لاتے ہمارے پاس فرشتے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	ہم نہیں اتارتے	فرشتے

سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ؟ ○ ہم فرشتوں کو

حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری

اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ ۝٨ اِنَّا

اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اِذًا	مُّنْظَرِیْنَ ۝٨	اِنَّا
مگر	حق کے ساتھ	اور (جب اتریں تو)	لوگ نہیں ہوتے	اس وقت	مہلت دیئے ہوئے	بیشک

حق فیصلے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ اترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ○ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝٩

نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الذِّكْرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ۝٩ (2)
ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

کفار کے جاہلانہ برتاؤ پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ۝١٠ وَ

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ۝١٠	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	تم سے پہلے	پہلے گروہوں، امتوں میں	اور

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے گزشتہ امتوں میں رسول بھیجے ○ اور

1 ...... مشرکینِ مکہ، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ جب کسی سے ایسا کلام سنتے ہیں جو ان کی عقل میں نہ آئے تو وہ اس قائل کو مجنون سمجھتے ہیں، یہی حال مکہ کے مشرکین کا تھا۔ 2 ...... قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ كَذٰلِكَ

مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑪ (1)	كَذٰلِكَ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	ایسے ہی

ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ ایسے ہی

نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

نَسْلُكُهٗ	فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ⑫ (2)	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ
ہم داخل کرتے ہیں اس (ہنسی) کو	مجرموں کے دلوں میں	وہ ایمان نہیں لاتے	اس پر

ہم اس ہنسی کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ○ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے

کفارِ مکہ کا انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی

وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

وَ	قَدْ	خَلَتْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ⑬	وَ	لَوْ	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اور (حالانکہ)	بیشک	گزر چکا	پہلوں کا طریقہ	اور	اگر	ہم کھول دیتے	ان پر (کیلئے)

حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے ○ اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭ لَقَالُوْۤا

بَابًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ⑭	لَقَالُوْۤا
کوئی دروازہ	آسمان سے (میں)	پھر اس (دروازے) میں دن کے وقت چڑھ جاتے	(تو بھی) ضرور وہ کہتے

کوئی دروازہ کھول دیتے تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے ○ جب بھی وہ یہی کہتے

ع ۱۵

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮ وَ

اِنَّمَا	سُكِّرَتْ	اَبْصَارُنَا	بَلْ	نَحْنُ	قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ⑮	وَ
صرف	بند کردی گئی ہیں	ہماری نگاہیں	بلکہ	ہم	جادو کا شکار لوگ (ہیں)	اور

کہ ہماری نگاہوں کو بند کر دیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے ○ اور

اللہ تعالٰی کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

1 ...... ان آیات میں کفارِ مکہ کی جاہلانہ باتوں پر اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی ہے کہ ”آپ سے پہلے سابقہ امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ کفار کی یہ روش سابقہ زمانوں سے چلی آرہی ہے، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ بھی دیگر انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر فرمائیں۔ 2 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح ہم نے سابقہ امتوں کے دلوں میں کفر، تکذیب اور استہزاء داخل کر دیا تھا ایسے ہی مکہ کے مشرکین کے دلوں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

لَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَیَّنّٰهَا

لَقَدْ	جَعَلْنَا	فِی السَّمَآءِ	بُرُوْجًا	وَّ	زَیَّنّٰهَا
ضرور بیشک	ہم نے بنائے	آسمان میں	بہت سے برج	اور	آراستہ کیا اسے

بیشک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے

لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ

لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾	وَ	حَفِظْنٰهَا	مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾	اِلَّا	مَنِ
دیکھنے والوں کے لیے	اور	ہم نے حفاظت کی اس کی	ہر مردود شیطان سے	مگر	جو

آراستہ کیا ○ اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ البتہ جو

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَ الْاَرْضَ

اسْتَرَقَ	السَّمْعَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	الْاَرْضَ
چوری چھپے چاہے	سننا	تو پیچھے پڑ جاتا ہے اس کے	ایک روشن شعلہ	اور	زمین

چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ پڑ جاتا ہے ○ اور ہم نے

مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا

مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَیْنَا	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا
ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈال دیئے	اس میں	(پہاڑوں کے) لنگر	اور	اگائی	اس میں

زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِیْهَا
ہر چیز	اندازہ کی ہوئی	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

معین اندازے سے اگائی ○ اور تمہارے لیے اس میں

مردود شیاطین سے آسمان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی تخلیقی نشانیاں

مخلوق کے لئے معیشت کا انتظام

1 ...... شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلے کی طرح روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر چیز لوگوں کی ضروریات کے مطابق اندازے سے پیدا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ مقدار جانتا ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کرسکتے ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ لفظ "مَّوْزُوْنٍ" حسن اور تناسب سے کنایہ ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے زمین میں ہر چیز مناسب اگائی، عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص اسے بہترین اور مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے۔

خزائنِ الٰہی اور نظامِ کائنات

مَعَايِشَ وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ

مَعَايِشَ (1)	وَ	مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ	بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾ (2)	وَ	اِنْ
زندگی گزارنے کے سامان	اور	(وہ جاندار بنائے) جن کو تم نہیں ہو	رزق دینے والے	اور	نہیں

زندگی گزارنے کے سامان بنائے اور وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ○ اور ہمارے پاس

مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَ مَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا

مِّنْ شَیْءٍ (3)	اِلَّا	عِنْدَنَا	خَزَآئِنُهٗ	وَ	مَا نُنَزِّلُهٗۤ	اِلَّا
کوئی چیز	مگر	ہمارے پاس	اس کے خزانے (ہیں)	اور	ہم نہیں اتارتے اسے	مگر

ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اسے ایک معلوم اندازے سے ہی

قدرتِ الٰہی کے دلائل: بارش اور مخلوق کی زندگی و موت

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَ اَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا

بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾	وَ	اَرْسَلْنَا	الرِّيٰحَ	لَوَاقِحَ	فَاَنْزَلْنَا
معلوم اندازے سے	اور	ہم نے بھیجیں	ہوائیں	بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی	تو نازل کیا

اتارتے ہیں ○ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں تو ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَ مَآ اَنْتُمْ لَهٗ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ	وَ	مَآ	اَنْتُمْ	لَهٗ
آسمان سے	پانی	پھر ہم نے پینے کو دیا تمہیں وہ پانی	اور	نہیں	تم	اس کو

آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اس کے

بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَ نُمِيْتُ وَ

بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	اِنَّا	لَنَحْنُ	نُحْیٖ	وَ	نُمِيْتُ	وَ
جمع کر کے رکھنے والے	اور	بیشک	ضرور ہم	زندہ کرتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور

خزانچی نہیں ہو ○ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور

(1)...... زندگی گزارنے کے سامان سے کھانے، پینے اور پہننے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی دنیاوی زندگی پوری ہونے تک انسان کو ضرورت ہے۔ (2)...... ”جنہیں تم رزق نہیں دیتے“ میں اہل و عیال، لونڈی غلام، خدمت گار، چوپائے اور حشرات الارض داخل ہیں، ان کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں رزق دیتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اِنہیں اور اُنہیں سب کو رزق دیتا ہے لوگ صرف ذریعہ ہیں۔ (3)...... اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت و اختیار ہے۔ آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی ==

اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت

نَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ

نَحْنُ	الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَقْدِمِیْنَ (1)
ہم (ہی)	وارث (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	آگے بڑھنے والوں (کو)

ہم ہی وارث ہیں ○ اور بیشک ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی

مِنْكُمْ وَ لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ

مِنْكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمْنَا	الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ (2)	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
تم میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	پیچھے رہنے والوں (کو)	اور	بیشک	تمہارا رب

جانتے ہیں اور بیشک ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں ○ اور بیشک تمہارا رب

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مٹی سے تخلیق

ع ۲ ۲

هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ ع وَ لَقَدْ خَلَقْنَا

هُوَ	یَحْشُرُهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا
وہی	اٹھائے گا انہیں	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

ہی انہیں اٹھائے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

جن کی آگ سے تخلیق

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَ الْجَآنَّ

الْاِنْسَانَ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾	وَ	الْجَآنَّ
انسان (کو)	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (تھی)	اور	جن

خشک بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی تھی جس سے بُو آتی تھی ○ اور ہم نے

فرشتوں کو تخلیقِ آدم کی خبر اور انہیں سجدہ کرنے کا حکم

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ وَ اِذْ قَالَ

خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ	مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذْ	قَالَ
ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھویں والی آگ سے	اور	جب	کہا

اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا ○ اور یاد کرو جب

==ملک ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق معین مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

1 ...... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے، یا اس سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ 2 ...... ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہیں فرمایا، یا ان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اِنِّیْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنْ صَلْصَالٍ
تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	آدمی	بجتی ہوئی خشک مٹی سے

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾	فَاِذَا	سَوَّیْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ
(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (ہے)	توجب	میں درست کرلوں اسے	اور	پھونک دوں

جو مٹی بدبودار سیاہ گارے کی ہے ○ توجب میں اسے ٹھیک کرلوں اور میں اپنی طرف کی

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِیْ	فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾
اس میں	اپنی طرف کی ایک (خاص) روح	توتم گرجانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے

خاص معزز روح اس میں پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر جانا○

تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدے سے انکار

فَسَجَدَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

فَسَجَدَ (1)	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	كُلُّهُمْ	اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
توسجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام	سبھی	سوائے	ابلیس (کے)

توجتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے○ سوائے ابلیس کے،

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب

اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ

اَبٰۤى	اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	لَكَ
اس نے انکار کردیا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے	فرمایا	اے ابلیس	کیا ہوا	تجھے

اس نے سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کردیا○ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا

1 ...... فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو سجدہ کرے، اگر کسی کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا بڑا حق رکھا ہے۔ (ابن حبان، ۴/۱۸۳، الحدیث: ۴۱۵۰، الجزء السادس)

ابلیس مردود کی جنت سے نکالا گیا اور اس پر قیامت تک لعنت

اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

اَلَّا تَكُوْنَ	مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	لِبَشَرٍ
کہ تو نہ ہوا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ	اس نے کہا	میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں	کسی انسان کو

کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا ○ اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ میں کسی انسان کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ صَلْصَالٍ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ (1)	قَالَ
تو نے بنایا اسے	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے سے (تھی)	فرمایا

جسے تو نے بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی ○ اللہ نے فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ

فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَاِنَّكَ	رَجِیْمٌ ﴿۳۴﴾	وَّ	اِنَّ	عَلَیْكَ	اللَّعْنَةَ
تو تو نکل جا	اس (جنت) سے	پس بیشک تو	مردود (ہے)	اور	بیشک	تجھ پر	لعنت (ہے)

تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے ○ اور بیشک قیامت تک

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت ملنا

اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ

اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳۵﴾	قَالَ	رَبِّ	فَاَنْظِرْنِیْۤ
بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا	اے میرے رب	پس تو مہلت دیدے مجھے

تجھ پر لعنت ہے ○ اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب

اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾

اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	قَالَ	فَاِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۳۷﴾
(اس) دن تک	(جب) لوگ اٹھائے جائیں	فرمایا	پس بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)

لوگ اٹھائے جائیں ○ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک

(1)......اس کلام سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اصل مٹی ہے اور ابلیس کی اصل آگ ہے اور اس کے خیال میں آگ مٹی سے افضل ہے۔ وہ خبیث یہ بات بھول گیا تھا کہ افضل تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت عطا کرے۔ (2)...... قیامت کے دن تک مہلت مانگنے سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا۔ اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ اس سے فرمایا: بیشک تو ان میں سے ہے جن کو اس معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے جس میں تمام مخلوق مر جائے گی اور وہ وقت پہلے نفخہ کا ہے۔

ابلیس کے عزائم

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿٣٨﴾	قَالَ	رَبِّ	بِمَاۤ
معلوم وقت کے دن تک	عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ

مہلت دی گئی ہے ○○ [1] اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ

اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ

اَغْوَيْتَنِيْ	لَاُزَيِّنَنَّ	لَهُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ
تو نے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنما بنادوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں	اور

تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنما بنادوں گا اور

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٣٩﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمُ
ضرور میں گمراہ کردوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے

میں ضرور ان سب کو گمراہ کردوں گا ○ سوائے اُن کے جو اِن میں سے

ابلیس کو جواب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم کی وعید

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ اِنَّ

الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾ [2]	قَالَ	هٰذَا	صِرَاطٌ	عَلَيَّ	مُسْتَقِيْمٌ ﴿٤١﴾ [3]	اِنَّ
چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ	میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے ○ بیشک

عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

عِبَادِيْ	لَيْسَ	لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنٌ	اِلَّا	مَنِ	اتَّبَعَكَ
میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	مگر	جو	پیچھے چلیں تیرے

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوائے ان گمراہوں کے

1 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 2 ...... یہاں تک ابلیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابلیس لوگوں کو جبری طور پر یا زبردستی اپنا پیروکار بنالے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔ 3 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔(1) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔(2) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔(3) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ ==

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿ۙ۴۳﴾ لَهَا

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾	لَهَا
گمراہوں میں سے	اور	بیشک	جہنم	ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے)	اس کے

جو تیرے پیچھے چلیں ○ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ○ اس کے

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع اِنَّ

ع ١٩ ٣ ٢

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ	لِكُلِّ بَابٍ	مِّنْهُمْ	جُزْءٌ	مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾	اِنَّ
سات دروازے (ہیں)	ہر دروازے کے لیے	ان میں سے	ایک حصہ	تقسیم کیا ہوا (ہے)	بیشک

سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿ؕ۴۵﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

الْمُتَّقِیْنَ(1)	فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾	اُدْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ
پرہیزگار لوگ	باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	تم داخل ہو جاؤ ان میں	سلامتی کے ساتھ

متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ (حکم ہو گا) ان میں سلامتی کے ساتھ

اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ(2)
امن وامان والے (ہو کر)	اور	ہم کھینچ لیں گے	جو	ان کے سینوں میں (ہو گا)	کینہ

امن وامان سے داخل ہو جاؤ ○ اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے،

اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ

اِخْوَانًا	عَلٰی سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾	لَا یَمَسُّهُمْ
(وہ) آپس میں بھائی بھائی (ہوں گے)	تختوں پر	آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)	نہ پہنچے گی انہیں

وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے ○ انہیں جنت میں

=(4) چنے ہوئے بندوں کا ابلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

1 ...... ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والوں اور ان گناہگار مسلمانوں کے لئے یہ فضیلت ابتداءً ثابت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے یا کسی کی شفاعت وغیرہ کے صدقے ابتدا ہی سے بخش دے، بقیہ گناہگار مسلمانوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے وہ چاہے تو انہیں ایک مدت تک عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں عذاب ہی نہ دے، یا چاہے تو شفاعت کے صدقے انہیں بھی معاف کر دے۔ 2 ...... یعنی دنیا میں اگر ان ڈرنے والوں میں سے کسی=

اللہ تعالیٰ کی بخشش و رحمت اور عذاب کا بیان

فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ

فِيْهَا	نَصَبٌ	وَّ	مَا	هُمْ	مِّنْهَا	بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾	نَبِّئْ
اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ	وہ	اس سے	نکالے جائیں گے	خبر دو

نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو

عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَاَنَّ

عِبَادِيْٓ	اَنِّيْٓ	اَنَا	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾	وَ	اَنَّ
میرے بندوں (کو)	(کہ) بیشک میں	میں (ہی)	بخشنے والا	مہربان (ہوں)	اور	بیشک

خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بیشک

وقف لازم

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مہمان فرشتوں کا حال

عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾

عَذَابِيْ	هُوَ	الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ (1)	وَ	نَبِّئْهُمْ	عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾
میرا عذاب	وہی	دردناک عذاب (ہے)	اور	خبر دو انہیں	ابراہیم کے مہمانوں سے متعلق

میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سناؤ ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَقَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	اِنَّا
جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو انہوں نے کہا	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک ہم

جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے: ”سلام“ ابراہیم نے فرمایا: ہم

مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کا تفصیلی واقعہ

مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

مِنْكُمْ	وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ (2)	قَالُوْا	لَا تَوْجَلْ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
تم سے	ڈر رہے ہیں	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈرو	بیشک	ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو

تم سے ڈر رہے ہیں ○ انہوں نے عرض کیا: آپ نہ ڈریں، بیشک ہم آپ کو

=کے دل میں دوسرے کے بارے میں کچھ کینہ ہوگا تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں سے نکال دے گا اور اُن کے نفوس کو بغض، حسد، عناد اور عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کردے گا۔

(1)...... ان آیات سے معلوم ہوا کہ بندوں کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر گناہوں پر بے باک نہ ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر اس کی رحمت سے مایوس ہوں۔ (2)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مہمانوں سے خوف کھانے کی ایک وجہ=

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِيَ

بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ (1)	قَالَ	اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ (2)	عَلٰۤى	اَنْ	مَّسَّنِيَ
ایک علم والے لڑکے کی	فرمایا	کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے	پر (اس کے باوجود)	کہ	پہنچ چکا مجھے

ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ○ فرمایا: کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

الْكِبَرُ	فَبِمَ	تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾	قَالُوْا	بَشَّرْنٰكَ
بڑھاپا	تو کس چیز کی	تم بشارت دے رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم نے بشارت دی آپ کو

پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ يَّقْنَطُ

بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُنْ	مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾ (3)	قَالَ	وَ	مَنْ	يَّقْنَطُ
حق کے ساتھ، سچی	تو آپ نہ ہوں	ناامیدوں میں سے	فرمایا	اور	کون	ناامید ہوتا ہے

سچی بشارت دی ہے، آپ ناامید نہ ہوں ○ ابراہیم نے کہا: گمراہوں کے سوا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ	اِلَّا	الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾	قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَيُّهَا
اپنے رب کی رحمت سے	سوائے	گمراہوں (کے)	فرمایا	تو (ابھی) کیا (ہے)	تمہارا کام	اے

اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے؟ ○ فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا (ابھی آنے کا) کام

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرشتوں سے سوال

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾	اِلَّاۤ
بھیجے ہوئے (فرشتو!)	انہوں نے کہا	بیشک	ہم بھیجے گئے ہیں	ایک مجرم قوم کی طرف	سوائے

کیا ہے؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ سوائے

فرشتوں کا جواب

═ یہ تھی کہ وہ اجازت کے بغیر اور بے وقت آئے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مہمانوں نے ان کا پیش کردہ بھنا ہوا بچھڑا کھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس دور میں مہمان کا کھانے سے انکار کر دینا دشمنی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

1 ...... فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ غیبی خبر اور بشارت دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا اور وہ علم والا ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس مقبول بندے کو چاہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم بیٹا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ 2 ...... حضرت ═

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاں آمد اور قوم پر عذاب کی خبر

اٰلَ لُوْطٍؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ(۵۹) اِلَّا امْرَاَتَهٗ

اٰلَ لُوْطٍ	اِنَّا	لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ (۵۹) (1)	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ
لوط کے گھر والوں (کے)	بیشک	ضرور ہم بچالیں گے ان سب کو	سوائے	اس کی بیوی (کے)

لوط کے گھر والوں کے (کہ) بیشک ان سب کو ہم بچالیں گے ○ سوائے اس کی بیوی کے،

قَدَّرْنَاۤۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۠(۶۰) فَلَمَّا جَآءَ

قَدَّرْنَاۤ	اِنَّهَا	لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ (۶۰)	فَلَمَّا	جَآءَ
ہم نے طے کرلیا ہے	(کہ) بیشک وہ	ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے (ہے)	توجب	آئے

ع

ہم طے کرچکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ توجب

اٰلَ لُوْطِ ﹰالْمُرْسَلُوْنَۙ(۶۱) قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ(۶۲)

اٰلَ لُوْطِ	الْمُرْسَلُوْنَ (۶۱)	قَالَ	اِنَّكُمْ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ (۶۲)
لوط کے گھر والوں (کے پاس)	بھیجے ہوئے (فرشتے)	اس نے فرمایا	بیشک تم	اجنبی لوگ (ہو)

لوط کے گھر والوں کے پاس فرشتے آئے ○ تو لوط نے فرمایا: تم اجنبی لوگ ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ(۶۳)

قَالُوْا	بَلْ	جِئْنٰكَ بِمَا	كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ (۶۳)
انہوں نے کہا	بلکہ	ہم لے کر آئے ہیں آپ کے پاس وہ (عذاب) جو	لوگ اس میں شک کرتے تھے

انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ○

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چند ہدایات

وَ اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ(۶۴) فَاَسْرِ

وَ	اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ (۶۴)	فَاَسْرِ
اور	ہم آئے ہیں آپ کے پاس حق کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	تو آپ رات کو لے جاؤ

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں ○ تو آپ رات کے

=ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ کلام بطورِ تعجب تھا اور یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نہیں بلکہ عادت کے برخلاف کام ہونے پر تھا کہ عموماً بڑھاپے میں کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ 3 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوچکے تھے کیونکہ جب کسی کام سے بچنے کی تاکید کرنی ہو تو اس وقت بھی اس انداز میں کلام کیا جاتا ہے۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے محبوب بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، جیسے عذاب سے بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، مگر=

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف قوم پر عذاب کی وحی

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا یَلْتَفِتْ

بِاَهْلِكَ	بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ	وَ	اتَّبِعْ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	لَا یَلْتَفِتْ
اپنے گھر والوں کو	رات کے کسی حصے میں	اور	آپ چلنا	ان کے پیچھے	اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھے

کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے چلیں اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم لوگوں میں سے

مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَیْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	اَحَدٌ	وَّ	امْضُوْا	حَیْثُ	تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	وَ
تم میں سے	کوئی ایک	اور	سیدھے چلتے جانا	جہاں (کا)	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور

کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھے چلتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ اور

قَضَیْنَاۤ اِلَیْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ

قَضَیْنَاۤ	اِلَیْهِ	ذٰلِكَ الْاَمْرَ	اَنَّ	دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ
ہم نے فیصلہ سنادیا (وحی کردی)	اس کی طرف	اس حکم (کی)	کہ	ان (کافروں) کی جڑ

ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنادیا کہ صبح کے وقت

قوم کے آنے پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

مَقْطُوْعٌ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	جَآءَ	اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ (1)
کٹ جائے گی	صبح ہوتے ہوئے	اور	آئے	شہر والے	خوشیاں مناتے ہوئے

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر والے خوشی خوشی آئے ○

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ۙ وَ اتَّقُوا

قَالَ	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	ضَیْفِیْ	فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ (2)	وَ	اتَّقُوا
(لوط نے) فرمایا	بیشک	یہ	میرے مہمان (ہیں)	تو تم شرمندہ نہ کرو مجھے	اور	ڈرو

لوط نے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو ○ اور اللہ سے

=فرشتوں نے کہا "ان سب کو ہم بچالیں گے" لہٰذا مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب سے بچائیں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمیں دوزخ سے بچالیں۔

(1)...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ شہرِ سدوم میں آباد تھے، انہوں نے جب حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنی جو کہ فرشتے تھے تو یہ لوگ فاسد ارادے اور ناپاک نیت کے ساتھ خوشی خوشی آئے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت واحترام=

قوم کو نصیحت

جان حضور کی قسم کھا کر کفار کے حال کا بیان

قوم لوط پر عذاب الٰہی

اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا اَوَلَمْ نَنْهَكَ

اَوَلَمْ نَنْهَكَ	قَالُوْۤا	لَا تُخْزُوْنِ ﴿٦٩﴾ (1)	وَ	اللّٰهَ
اور کیا ہم نے منع نہیں کیا تمہیں	انہوں نے کہا	رسوانہ کرو مجھے	اور	اللہ (سے)

ڈرو اور مجھے رسوانہ کرو ○ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دوسروں کے معاملے میں

عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِيْۤ

بَنٰتِيْۤ	هٰۤؤُلَآءِ	قَالَ	عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٠﴾
میری بیٹیاں (ہیں)	یہ (قوم کی عورتیں)	(لوط نے) فرمایا	دنیاجہان (کے معاملے میں دخل دینے) سے

دخل دینے سے منع نہ کیا تھا؟ ○ فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں (تو ان سے نکاح کرلو)

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾ؕ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	لَعَمْرُكَ	فٰعِلِيْنَ ﴿٧١﴾	كُنْتُمْ	اِنْ
بیشک وہ	(اے حبیب) تمہاری جان کی قسم	کرنے والے	تم ہو	(تو ان سے نکاح کرلو) اگر

اگر تمہیں کرنا ہے ○ اے حبیب! تمہاری جان کی قسم! بیشک وہ کافر

لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾ۙ فَجَعَلْنَا

فَجَعَلْنَا	مُشْرِقِيْنَ ﴿٧٣﴾	الصَّيْحَةُ	فَاَخَذَتْهُمُ	يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٢﴾	لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ
تو ہم نے کردیا	سورج نکلتے ہوئے	چنگھاڑ (نے)	تو پکڑ لیا انہیں	بھٹک رہے ہیں	ضرور اپنے نشہ میں

یقیناً اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں ○ تو دن نکلتے ہی انہیں زوردار چیخ نے آپکڑا ○ تو ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

حِجَارَةً	عَلَيْهِمْ	اَمْطَرْنَا	وَ	سَافِلَهَا	عَالِيَهَا
پتھر	ان (لوگوں) پر	ہم نے برسائے	اور	اس کے نیچے کا حصہ	اس (بستی) کے اوپر کا حصہ

اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا اور ان پر کنکر کے

═ اور خاطر تواضع کرنا انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے اگرچہ مہمان کوئی اجنبی ہو۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مہمان کے احترام میں میزبان کی عزت ہوتی ہے ایسے ہی مہمان کی بے عزتی میزبان کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اس لئے اگر کسی مسلمان پڑوسی یا رشتہ دار کے ہاں کوئی مہمان آیا ہو تو دوسرے مسلمان کو چاہئے کہ وہ بھی اس کے مہمان کا احترام کرے تاکہ اس کی عزت و وقار قائم رہے اور مہمان کی بے عزتی کرنے یا کوئی ایسا کام کرنے سے بچے جس سے مہمان اپنی بے عزتی محسوس کرے تاکہ یہ چیز میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث نہ بنے۔

مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ﴿۷۵﴾ وَ

مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ ﴿۷۵﴾	وَ
کنکر سے (کے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے	اور

پتھر برسائے ○ بیشک اس میں غور کرکے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ اور

اِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اِنَّهَا	لَبِسَبِیْلٍ	مُّقِیْمٍ ﴿۷۶﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
بیشک وہ (بستیاں)	ضرور (اس) راستے پر (ہیں)	(جواب تک) قائم (ہے)	بیشک	اس میں

بیشک وہ بستیاں اس راستے پر ہیں جو اب تک قائم ہے ○ بیشک اس میں

لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ اِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾

لَاٰیَةً	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾ [1]	وَ	اِنْ	كَانَ	اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ [2]	لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾
ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لئے	اور	بیشک	تھے	گھنے جنگل والے	ضرور ظالم

ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور بیشک کثیر درختوں والی جگہ کے رہنے والے ضرور ظالم تھے ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَ اِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾ وَ

فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	وَ	اِنَّهُمَا	لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾	وَ
توہم نے انتقام لیا	ان سے	اور	بیشک وہ دونوں (بستیاں)	ضرور صاف راستے پر (واقع ہیں)	اور

توہم نے ان سے انتقام لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں صاف راستے پر ہیں ○ اور

ع ١٩ ٥ ٥ وقف لازم

لَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَ اٰتَیْنٰهُمْ

لَقَدْ	كَذَّبَ	اَصْحٰبُ الْحِجْرِ [3]	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	اٰتَیْنٰهُمْ
ضرور بیشک	جھٹلایا	حجر والوں (نے)	رسولوں (کو)	اور	ہم نے دیں ان (حجر والوں) کو

بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ اور ہم نے انہیں

1 ...... ایمان اور دین، عقل اور فراست اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہیں کیونکہ ان سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہوتی ہے۔ بے عقل، غافل اور کافر ایسے واقعات کو اتفاقی یا آسمانی تاثیرات سے مانتا ہے جیسا کہ آج بھی دیکھا جارہا ہے، لیکن عقلمند مومن ان کو مخلوق کی بدعملی کا نتیجہ جان کر دل میں اللہ تعالٰی کا خوف پیدا کرتا ہے۔ 2 ...... ان سے حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ ''اَیْكَة'' گھنے جنگل کو کہتے ہیں اور ان لوگوں کا شہر چونکہ سرسبز جنگلوں اور مرغزاروں کے درمیان تھا اس لئے انہیں گھنے جنگل والا فرمایا گیا۔ 3 ...... ''حِجْر'' مدینۂ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قومِ ثمود رہتے تھے۔

کائنات کی تخلیق بامقصد اور قیامت کا وقوع یقینی ہے

اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ

اٰیٰتِنَا	فَكَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	كَانُوْا یَنْحِتُوْنَ
اپنی نشانیاں	تو وہ رہے	ان سے	منہ پھیرے ہوئے	اور	وہ تراش تراش کر بناتے تھے

اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ○ اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں میں

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ
پہاڑوں سے	گھر	بے خوف ہو کر	تو پکڑ لیا انہیں	زوردار چیخ (نے)

تراش تراش کر گھر بناتے تھے ○ تو انہیں صبح ہوتے زوردار چیخ نے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾	فَمَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ (1)
صبح ہوتے ہوئے	تو کام نہ آیا	ان سے (کے)	جو	وہ کماتے تھے

پکڑ لیا ○ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ○

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمانوں	اور	زمین	اور	جو کچھ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ

بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	السَّاعَةَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	بیشک	قیامت

سب حق کے ساتھ بنایا اور بیشک قیامت

1 ...... حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیوں کے آثار عرب کی سرزمین میں آج بھی موجود ہیں اور وہاں وہ جگہ "مدائنِ صالح" کے نام سے معروف ہے، آج بھی لوگ ان آثار کو دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مقامِ حِجر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا "ظالموں کے مکانات میں روتے ہوئے داخل ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ (بخاری، ۲/۴۳۲، الحدیث: ۳۳۸۰)

اللہ تعالیٰ کی شان خالقیت اور علم

لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ

لَاٰتِيَةٌ	فَاصْفَحِ	الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿٨٥﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور آنے والی (ہے)	تو تم درگزر کرو	اچھی طرح درگزر کرنا	بیشک	تمہارا رب

آنے والی ہے تو تم اچھی طرح درگزر کرو ○ بیشک تمہارا رب ہی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا

هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِيْمُ ﴿٨٦﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنٰكَ	سَبْعًا[1]
وہی	بہت پیدا کرنے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیں تجھے	سات (آیتیں)

بہت پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں

کفار کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مومنین پر شفقت کی تاکید

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ

مِّنَ الْمَثَانِيْ	وَ	الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿٨٧﴾	لَا تَمُدَّنَّ[2]
بار بار دہرائی جانے والی	اور	عظمت والا قرآن (دیا)	تم نہ اٹھاؤ، نہ پھیلاؤ

جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن (دیا) ○ تم اپنی نگاہ

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

عَيْنَيْكَ	اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖ	اَزْوَاجًا
اپنی آنکھیں	(اس) کی طرف	جس کے ذریعے ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	کئی جوڑوں، قسموں (کو)

اس مال و اسباب کی طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو

مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

مِّنْهُمْ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ
ان (کافروں) میں سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر	اور	جھکا کر رکھو	اپنے بازو (رحمت کے)

فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے

1 ...... سات آیتوں سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کو مثانی یعنی بار بار دہرائے جانے والی کہنے کی مختلف وجوہات ہیں (1) سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ (2) یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی، پہلی بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں، اس لئے اسے مثانی یعنی بار بار نازل ہونے والی فرمایا گیا۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن حقیقت میں دنیا کے مال و متاع کی طرف نظر کرنے کی ممانعت امت کو ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو پہلے سے ہی اس بات سے محفوظ تھے۔

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ قُلْ اِنِّيْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾ۚ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾	وَ	قُلْ	اِنِّيْۤ	اَنَا	النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٩﴾
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	بیشک میں	میں (ہی)	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)

اپنے بازو بچھادو ○ اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ۙ الَّذِيْنَ جَعَلُوا

كَمَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ (1)	الَّذِيْنَ	جَعَلُوا
جیسا	ہم نے اتارا	تقسیم کرنے والوں پر	وہ لوگ جنہوں نے	کردیا

جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں پر اتارا ○ جنہوں نے کلامِ الٰہی کے

اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾ۙ

الْقُرْاٰنَ	عِضِيْنَ ﴿٩١﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٢﴾
قرآن (کو)	ٹکڑے ٹکڑے	تو تمہارے رب کی قسم	ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے

ٹکڑے ٹکڑے کردیئے ○ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ○

اعلانیہ دعوتِ اسلام دینے کا حکم

عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا

عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾	فَاصْدَعْ	بِمَا
(اُس) کے بارے میں جو	وہ عمل کرتے تھے	تو تم اعلانیہ کہہ دو	(وہ بات) جس کا

اُس کے بارے میں جو وہ کرتے تھے ○ پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کا

کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدۂ الٰہی

تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ

تُؤْمَرُ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٤﴾	اِنَّا	كَفَيْنٰكَ
تمہیں حکم دیا جارہا ہے	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	بیشک ہم	ہم کافی ہوں گے تجھے

آپ کو حکم دیا جارہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں

1 ...... ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے دو قول یہ ہیں: (1) ان سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآنِ پاک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا یعنی قرآنِ کریم کا جو حصہ اُن کی کتابوں کے موافق تھا وہ اس پر ایمان لائے اور باقی کے منکر ہوگئے۔ (2) ان سے کفارِ قریش مراد ہیں، ان میں سے بعض کفار قرآن کو جادو، بعض کہانت اور بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآنِ کریم کے بارے میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے۔

اَلْمُسْتَهْزِءِیْنَ ﴿۹۵﴾ۙ الَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

مَعَ اللّٰهِ	یَجْعَلُوْنَ	الَّذِیْنَ	الْمُسْتَهْزِءِیْنَ ﴿۹۵﴾
اللہ کے ساتھ	ٹھہراتے ہیں	وہ لوگ جو	مذاق اڑانے والوں (کے مقابلے میں)

ہم تمہیں کافی ہوں گے ○ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

اِلٰهًا اٰخَرَۚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ

نَعْلَمُ	لَقَدْ	وَ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	اِلٰهًا اٰخَرَ
ہم جانتے ہیں	ضرور بیشک	اور	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	دوسرا معبود

ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان جائیں گے ○ اور بیشک ہمیں معلوم ہے

اَنَّكَ یَضِیْقُ صَدْرُكَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ۙ

یَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾	بِمَا	صَدْرُكَ	یَضِیْقُ	اَنَّكَ
وہ (کافر) کہتے ہیں	(ان باتوں) سے جو	تمہارا سینہ، دل	تنگ ہوتا ہے	کہ تم

کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ○

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ كُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾ۙ وَ

وَ	مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۹۸﴾ (1)	كُنْ	وَ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	فَسَبِّحْ
اور	سجدہ کرنے والوں میں سے	ہو جاؤ	اور	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	تو تم پاکی بیان کرو

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور

اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى یَاْتِیَكَ الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾ ع

الْیَقِیْنُ ﴿۹۹﴾	یَاْتِیَكَ	حَتّٰى	رَبَّكَ	اعْبُدْ (2)
یقین (یعنی موت)	آجائے تمہیں	یہاں تک کہ	اپنے رب (کی)	عبادت کرتے رہو

اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے ○

کفار کے طنز و استہزاء سے ہونے والے غم کا علاج

ع ٦

1 ...... غمگین شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے غم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے اور اس کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے۔

آیات:128 رکوع:16

سُوْرَۃُ النَّحل مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عذاب کے طلبگاروں کو وعید اور شانِ الٰہی

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى

اَتٰۤى	اَمْرُ اللّٰهِ	فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى
(قریب) آگیا	اللّٰه کا حکم	تو تم جلدی طلب نہ کرو اس کو	پاکی ہے اسے	اور	بلند و بالا ہے

اللّٰه کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، (اللّٰه) ان کے شرک سے

وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دستورِ الٰہی اور اس کا مقصد

عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ① یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ بِالرُّوْحِ

عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ①	یُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ (1)	بِالرُّوْحِ (2)
(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں	اللّٰه اتارتا ہے	فرشتوں (کو)	روح (یعنی وحی) کے ساتھ

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اللّٰه اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ

مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖۤ	اَنْ	اَنْذِرُوْۤا	اَنَّهٗ
اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	کہ

اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ

1 ...... یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، ان کی تعظیم کے لئے جمع کا صیغہ "اَلْمَلٰٓىٕكَة" ذکر فرمایا گیا ہے۔

2 ...... یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا گیا کہ جس طرح روح کے ذریعے جسم زندہ ہوتا ہے اور روح نہ ہو تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح وحی کے ذریعے دل زندہ ہوتا ہے اور اسی سے ابدی سعادت کا پتا چلتا ہے اور جو دل وحی سے دور ہو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔

آسمان وزمین کی تخلیق کا مقصد اور شانِ الٰہی کا بیان

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاتَّقُوْنِ ۝٢	خَلَقَ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ
نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم ڈرو مجھ سے	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو ○ اس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝٣

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ۝٣
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ بلند وبالا ہے	(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں

زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے شرک سے بلند وبالا ہے ○

انسان کی پیدائش اور اس کی ناشکری کا ذکر

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝٤

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ [2]	مِنْ نُّطْفَةٍ	فَاِذَا	هُوَ	خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝٤
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	منی سے	پھر جبھی	وہ	کھلم کھلا جھگڑنے والا (بن گیا)

اس نے انسان کو منی سے پیدا کیا پھر جبھی وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا ○

مویشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ

وَ	الْاَنْعَامَ	خَلَقَهَا	لَكُمْ	فِیْهَا	دِفْءٌ	وَّ	مَنَافِعُ
اور	چوپائے	اس نے پیدا کیا انہیں	تمہارے لیے	ان میں	گرم لباس	اور	بہت سے منافع (ہیں)

اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں

وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَ لَكُمْ فِیْهَا جَمَالٌ

وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ۝٥	وَ	لَكُمْ	فِیْهَا	جَمَالٌ
اور	ان سے	تم (غذا بھی) کھاتے ہو	اور	تمہارے لئے	ان میں	زینت (ہے)

اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو ○ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے

1 ...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، وحدانیت اور اپنے معبود ہونے پر بطورِ دلیل ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جنہیں پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ 2 ...... اُبی بن خلف مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا، ایک مرتبہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھالایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہنے لگا آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا! اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضو اور شکل رکھتی بھی ہے، اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے، یہ دیکھ کر=

حِيۡنَ تُرِيۡحُوۡنَ وَحِيۡنَ تَسۡرَحُوۡنَ ۝٦ وَ

حِيۡنَ	تُرِيۡحُوۡنَ	وَ	حِيۡنَ	تَسۡرَحُوۡنَ ۝٦	وَ
جب	شام کے وقت واپس لاتے ہو (انہیں)	اور	جب	(صبح کے وقت) چرنے کیلئے چھوڑتے ہو	اور

جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو ۝ اور

تَحۡمِلُ اَثۡقَالَكُمۡ اِلٰى بَلَدٍ لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا بٰلِغِيۡهِ اِلَّا

تَحۡمِلُ (1)	اَثۡقَالَكُمۡ	اِلٰى بَلَدٍ	لَّمۡ تَكُوۡنُوۡا	بٰلِغِيۡهِ	اِلَّا
وہ (جانور) اٹھاتا ہے	تمہارے بوجھ	(اس) شہر تک	تم نہیں ہو	اس تک پہنچنے والے	مگر

وہ جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر

بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمۡ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝٧ۙ وَّالۡخَيۡلَ

بِشِقِّ الۡاَنۡفُسِ	اِنَّ	رَبَّكُمۡ	لَرَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ۝٧	وَّ	الۡخَيۡلَ
جانوں کی مشقت کے ساتھ	بیشک	تمہارا رب	ضرور نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	اور	گھوڑے

نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ۝ اور (اس نے) گھوڑے

وَالۡبِغَالَ وَالۡحَمِيۡرَ لِتَرۡكَبُوۡهَا وَزِيۡنَةً ؕ

وَ	الۡبِغَالَ	وَ	الۡحَمِيۡرَ	لِتَرۡكَبُوۡهَا	وَ	زِيۡنَةً
اور	خچر	اور	گدھے (پیدا کئے)	تاکہ تم سوار ہو ان پر	اور	زینت (کے لئے پیدا کئے)

اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے

وَيَخۡلُقُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٨ وَعَلَى اللّٰهِ

وَ	يَخۡلُقُ	مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۝٨ (2)	وَ	عَلَى اللّٰهِ
اور	وہ پیدا کرے گا	(ایسی چیزیں) جو	تم نہیں جانتے	اور	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر (ہے)

اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں ۝ اور درمیان کا سیدھا راستہ (دکھانا)

سب لوگوں کو ہدایت نصیب نہ ہوگی

== بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جانوروں پر سواری کرنا اور ان پر سامان لادنا جائز ہے البتہ جتنی ان میں بوجھ برداشت کرنے کی قوت ہو اسی حساب سے ان پر سامان لادا جائے۔ 2 ...... اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بحری جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سائنسی ==

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ (1)	وَ	مِنۡهَا	جَآئِرٌ	وَ	لَوۡ	شَآءَ
درمیانہ راستہ (دکھانا)	اور	ان میں سے	ٹیڑھا (راستہ بھی ہے)	اور	اگر	وہ چاہتا

اللہ کے ذمۂ کرم پر ہی ہے اور ان راستوں میں سے کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور اگر وہ چاہتا

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹ هُوَ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝۹ (2)	هُوَ	الَّذِيۡۤ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
(تو) ضرور ہدایت دیدیتا تم سب کو	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ۝ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا،

لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ

لَّكُمۡ	مِّنۡهُ	شَرَابٌ	وَّ	مِنۡهُ	شَجَرٌ	فِيۡهِ
تمہارے لئے	اس سے	پینا (ہے)	اور	اسی سے	درخت (اگتے ہیں)	اس میں

اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے

تُسِيۡمُوۡنَ ۝۱۰ يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَ

تُسِيۡمُوۡنَ ۝۱۰	يُنۡۢبِتُ	لَكُمۡ	بِهِ	الزَّرۡعَ	وَ	الزَّيۡتُوۡنَ	وَ
تم (جانور) چراتے ہو	وہ اگاتا ہے	تمہارے لیے	اس (پانی) سے	کھیتی	اور	زیتون	اور

تم (جانور) چراتے ہو ۝ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور

النَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

النَّخِيۡلَ	وَ	الۡاَعۡنَابَ	وَ	مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
کھجور	اور	انگور	اور	تمام پھلوں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: بارش کا پانی اور اس کے منافع

ع ۹ ۷

== ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہوگا لیکن جو بھی ایجاد ہوگا وہ اس آیت میں داخل ہوگا۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر سیدھے راستے کو بیان کرنا اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔

2 ...... یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے تک پہنچا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے یہ بات جانتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں جانے کے قابل ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے کے لائق ہیں، لہٰذا سب کو ہدایت نصیب نہ ہوگی۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ

لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	وَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے لیے	رات	اور

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اس نے تمہارے لیے رات اور

النَّهَارَ ۙ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

النَّهَارَ	وَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ	النُّجُوْمُ	مُسَخَّرٰتٌ	بِاَمْرِهٖ
دن	اور	سورج	اور	چاند (کو)	اور	ستارے	پابند (ہیں)	اسی کے حکم کے

دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم کے پابند ہیں۔

زمین کی پیداوار میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ۙ وَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور

بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ

مَا	ذَرَاَ	لَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	مُخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ
(انہیں کام میں لگا دیا) جو	اس نے پیدا کیا	تمہارے لیے	زمین میں	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ

(اس نے تمہارے کام میں لگا دیں) وہ مختلف رنگوں والی چیزیں جو اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں۔

سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ هُوَ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	هُوَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو نصیحت مانتے ہیں	اور	وہی (ہے)

بیشک اس میں نصیحت ماننے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور وہی ہے

(1)...... اس آیت سے یہ تین چیزیں معلوم ہوئیں، (1) ہر ذرہ معرفتِ الٰہی کا خزانہ ہے، لیکن اس کیلئے صحیح عقل کی ضرورت ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عقل اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانے جبکہ جو عقل اس کی معرفت تک نہ پہنچائے وہ بے عقلی ہے۔ (3) علمِ طب، ریاضی و فلکیات وغیرہ بہت عمدہ و اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملتی ہے۔

اَلَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ

اَلَّذِیْ	سَخَّرَ	الْبَحْرَ (1)	لِتَاْكُلُوْا	مِنْهُ	لَحْمًا طَرِیًّا (2)	وَّ
جس نے	قابو میں دے دیا	دریا، سمندر	تاکہ تم کھاؤ	اس سے	تازہ گوشت	اور

جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ

تَسْتَخْرِجُوْا	مِنْهُ	حِلْیَةً (3)	تَلْبَسُوْنَهَا	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ
تم نکالو	اس سے	زیور	تم پہنتے ہو اسے	اور	تم دیکھتے ہو	کشتیاں

تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو

مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ

مَوَاخِرَ	فِیْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں	اس میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم

کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
شکر ادا کرو	اور	اس نے ڈالے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ	حرکت (نہ) کرتی رہے

شکر ادا کرو ○ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر

انسانوں کیلئے زمینی نعمتیں

بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ لا وَ

بِكُمْ	وَ	اَنْهٰرًا	وَّ	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
تمہارے ساتھ	اور	نہریں	اور	راستے (بنائے)	تاکہ تم	راستہ پالو	اور

حرکت نہ کرتی رہے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم راستہ پالو ○ اور

(1)...... سمندر کی تسخیر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمندر سے نفع اٹھانے کی قدرت عطا کر دی ہے، وہ کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے اس میں سفر کرسکتے ہیں، غوطے لگا کر اس کی تہہ میں پہنچ سکتے ہیں اور اس میں سے شکار کرسکتے ہیں۔ (2)...... اس سے مراد مچھلی ہے۔ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ (3)...... زیور سے مراد گوہر و مرجان ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے اور چونکہ عورتوں کا زیوروں کے ذریعے سجنا سنورنا مردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے گویا کہ یہ مردوں کی زینت اور لباس ہے۔

بتوں کے پجاریوں کو نصیحت

عَلٰمٰتٍ ؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ یَّخْلُقُ

عَلٰمٰتٍ	وَ	بِالنَّجْمِ	هُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	یَّخْلُقُ
کئی نشانیاں (بنائیں)	اور	ستاروں سے	وہ	راستہ پالیتے ہیں	تو کیا جو	پیدا کرتا ہے

(راستوں کیلئے) کئی نشانیاں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راستہ پالیتے ہیں ○ تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

كَمَنْ لَّا یَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا

كَمَنْ	لَّا یَخْلُقُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تَعُدُّوْا
(وہ اس) جیسا (ہوگا) جو	پیدا نہیں کرسکتا	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	اگر	تم گنو

وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بناسکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ

نِعْمَةَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۸﴾	وَ
اللہ کی نعمت	تم شمار نہیں کرسکوگے اسے	بیشک	اللہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکو گے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِیْنَ

اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	وہ لوگ جو

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ○ اور اللہ کے سوا

بتوں کی حقیقت

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّ هُمْ

یَدْعُوْنَ (2)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَخْلُقُوْنَ	شَیْـًٔا	وَّ	هُمْ
عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	وہ پیدا نہیں کرتے	کوئی چیز	اور (بلکہ)	وہ (خود)

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ظاہری و باطنی اعمال جانتا ہے، اس میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو لوگوں سے چھپ کر برے اعمال کرتا ہے اور اپنا برا عمل لوگوں پر ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ وہ اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جو اس کی تنہائیوں اور خلوتوں کے اعمال بھی جانتا ہے۔ 2 ...... مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت میں مذکور لفظ ''یَدْعُوْنَ'' کا معنی ''یَعْبُدُوْنَ'' یعنی عبادت کرنا لکھا ہے اور قرآنِ پاک میں لفظ ''دعا'' عبادت کے معنی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔

يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ

يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَمْوَاتٌ (1)	غَيْرُ اَحْيَآءٍ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ
بنائے جاتے ہیں	بے جان (ہیں)	زندہ نہیں (ہیں)	اور	وہ خبر نہیں رکھتے	کب

بنائے جاتے ہیں ○ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب

یُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ؑ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

آخرت کے منکروں کا حال

ع ۲/۱۲ ۸

يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (2)	فَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
انہیں اٹھایا جائے گا	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود ایک معبود ہے تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ

تکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

قُلُوْبُهُمْ	مُّنْكِرَةٌ	وَّ	هُمْ	مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّ	اللّٰهَ
ان کے دل	منکر (ہیں)	اور	وہ	تکبر کرنے والے (ہیں)	حقیقت یہ ہے	کہ	اللہ

ان کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ مغروروں کو

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

قرآنِ مجید سے متعلق کفار کا طرزِ عمل

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	مَّاذَآ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ
تکبر کرنے والوں (کو)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)

پسند نہیں فرماتا ○ اور جب ان سے کہا جائے: تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟

1 ...... تمام مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد بت ہیں، کسی بھی مستند مفسر نے ان آیات کا مصداق انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم کو قرار نہیں دیا۔ 2 ...... یہاں آیات میں نہایت نفیس ترتیب ہے کہ پہلے کثرت کے ساتھ دلائل کو بیان کیا گیا اور اب ان سب دلائل کا اہم ترین نتیجہ توحیدِ باری تعالیٰ کی صورت میں بیان فرمایا گیا اور دلائل و نتیجہ میں بھی کس قدر عمدہ کلام فرمایا گیا کہ کوئی منطق کی باریکیاں اور فلسفے کی موشگافیاں نہیں بلکہ انتہائی عام فہم انداز میں فطرتِ انسانی کے قریب ترین دلائل کو جمع کرتے ہوئے بات کو سمجھا دیا گیا۔ یہی وہ قرآنی اسلوب ہے جو دل و=

قرآنِ کریم کو جھوٹی کہانیاں کہنے والوں کا انجام

قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَۙ(۲۴) لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

قَالُوْۤا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ (۲۴)	لِیَحْمِلُوْۤا	اَوْزَارَهُمْ	كَامِلَةً
(تو) کہتے ہیں	(وہ) پہلے لوگوں کی داستانیں (ہیں)	اس لئے کہ وہ اٹھائیں	اپنے بوجھ	پورے

تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِۙ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍؕ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	مِنْ اَوْزَارِ (1)	الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ	بِغَیْرِ عِلْمٍ
قیامت کے دن	اور	کچھ بوجھ	ان لوگوں کے جنہیں وہ گمراہ کر رہے ہیں	علم کے بغیر

اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کر رہے ہیں۔

ع ۹ ۳

سابقہ نافرمانوں کا انجام

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ۠(۲۵) قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ

اَلَا	سَآءَ	مَا	یَزِرُوْنَ (۲۵)	قَدْ	مَكَرَ (2)	الَّذِیْنَ
سن لو	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ بوجھ اٹھاتے ہیں	بیشک	فریب کیا	ان لوگوں نے جو

سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں ○ بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَاَتَى	اللّٰهُ	بُنْیَانَهُمْ	مِّنَ الْقَوَاعِدِ	فَخَرَّ	عَلَیْهِمُ
ان سے پہلے (تھے)	تو لیا	اللہ (نے)	ان کی تعمیر (کو)	بنیادوں سے	تو گر پڑی	ان پر

مکر و فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا اور اوپر سے ان پر

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ(۲۶)

السَّقْفُ	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	اَتٰىهُمُ	الْعَذَابُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَشْعُرُوْنَ (۲۶)
چھت	ان کے اوپر سے	اور	آیا ان پر	عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہیں تھی

چھت گر پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں تھی ○

═ دماغ کو تسخیر کر دینے والا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قوم کا امیر، سردار یا رہنما جو برا طریقہ ایجاد کرے اور لوگ اس کی پیروی کریں تو اسے برا طریقہ ایجاد کرنے کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ کے برابر ایجاد کرنے والے کو بھی گناہ ہوگا۔ 2 ...... اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جو اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر و فریب کرتے تھے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی اُمتوں نے اپنے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر ═

قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِىَ

ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُخْزِيْهِمْ	وَ	يَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِىَ
پھر	قیامت کے دن	وہ رسوا کرے گا انہیں	اور	فرمائے گا	کہاں (ہیں)	میرے شریک

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ	فِيْهِمْ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (1)
وہ جو	تم جھگڑتے تھے	ان کے بارے میں	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ علم والے کہیں گے:

موت کے وقت کفار کا حال

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ۙ الَّذِيْنَ

اِنَّ	الْخِزْيَ	الْيَوْمَ	وَ	السُّوْٓءَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾	الَّذِيْنَ
بیشک	ساری رسوائی	آج	اور	برائی	کافروں پر (ہے)	وہ لوگ جو

بیشک آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے ○ فرشتے ان کافروں کی جان

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا

تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	فَاَلْقَوُا
جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	(اور وہ مرنے والے) اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (ہیں)	تو وہ پیش کریں گے

اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

السَّلَمَ	مَا كُنَّا نَعْمَلُ	مِنْ سُوْٓءٍ	بَلٰٓى	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ
صلح	(کہ) ہم نہیں کیا کرتے تھے	کوئی برائی	کیوں نہیں	بیشک	اللہ	خوب جانتا (ہے)

پیش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ

= کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود اُنہیں کے منصوبوں میں ہلاک کر دیا اور اُن کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔

1 ...... حالتِ کفر میں مرنے والے یہ لوگ جب قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو خوف کی شدت سے اپنے دنیاوی طرزِ عمل کے برخلاف اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی شرک نہیں کیا کرتے تھے، یوں وہ اپنے کفر و سرکشی سے مکر جائیں گے۔ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ=

متکبر کفار کا ابدی ٹھکانہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	فَادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے تھے	تو تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں

قرآنِ مجید سے متعلق اہلِ ایمان کا طرزِ عمل اور نیک لوگوں کا صلہ

فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ

فِيْهَا	فَلَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قِيْلَ	لِلَّذِيْنَ
اس میں	تو ضرور کتنا برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	کہا جائے	ان لوگوں سے جو

رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور متقی لوگوں سے

اتَّقَوْا مَاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ

اتَّقَوْا	مَاذَاۤ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ	قَالُوْا	خَيْرًا[1]
پرہیز گار ہوئے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بھلائی

کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو کہتے ہیں: بھلائی نازل فرمائی۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	حَسَنَةٌ	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	نیکی کی، بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)	اور

جنہوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ۙ

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ	وَ	لَنِعْمَ	دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾
ضرور آخرت کا گھر	سب سے بہتر (ہے)	اور	ضرور کیا ہی اچھا ہے	پرہیز گاروں کا گھر

بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○

=السّلام اور علماء ان کا رد کرتے ہوئے کہیں گے ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے وہ تمہیں ان کی سزا دے گا، لہٰذا تمہارے انکار کا کوئی فائدہ نہیں۔

1 ...... عرب کے قبائل حج کے دنوں میں رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حال کی تحقیق کے لئے مکۂ مکرمہ قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکۂ مکرمہ پہنچتے تو شہر کے داخلی راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے جو انہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں مختلف باتیں کر کے بہکاتے اور جب وہ=

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	یَّدْخُلُوْنَهَا	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ

لَهُمْ	فِیْهَا	مَا	یَشَآءُوْنَ	كَذٰلِكَ	یَجْزِی	اللّٰهُ
ان کے لئے	ان (باغوں) میں	(وہ ہوگا) جو	وہ چاہیں گے	ایسا ہی	صلہ دیتا ہے	اللہ

ان کیلئے ان باغوں میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ اللہ پرہیز گاروں کو ایسا ہی

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾ۙ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾	الَّذِیْنَ	تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	طَیِّبِیْنَ
پرہیز گاروں (کو)	وہ لوگ جو	جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	پاکیزگی کی حالت میں

صلہ دیتا ہے ○ فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی حالت میں نکالتے ہوئے

موت کے وقت پرہیزگاروں کے ساتھ فرشتوں کا طرزِ عمل

یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

یَقُوْلُوْنَ	سَلٰمٌ	عَلَیْكُمُ	ادْخُلُوا	الْجَنَّةَ	بِمَا
(فرشتے) کہتے ہیں	سلامتی (ہو)	تم پر	تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	(اس کے) بدلے جو

کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمُ
تم عمل کرتے تھے	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	سوائے	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس

داخل ہو جاؤ ○ یہ کافر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی دعوت

=صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ملتے تو وہ انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالات، کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا کفار کا طریقہ جبکہ عظمت و شان بیان کرنا صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا طریقہ ہے۔

(1)...... آخرت میں یا روح نکلتے وقت پرہیز گاروں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نوٹ: اس آیت اور اس جیسی وہ=

الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ

الْمَلٰٓىِٕكَةُ	اَوْ	یَاْتِیَ	اَمْرُ رَبِّكَ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ
فرشتے	یا	آجائے	تمہارے رب کا حکم (یعنی عذاب)	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو

فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا عذاب آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنْ
ان سے پہلے (تھے)	اور	ظلم نہیں کیا ان پر	اللہ (نے)	اور	لیکن

ایسے ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ(۳۳) فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ (۳۳)	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا[1]	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	تو پہنچی انہیں	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ تو ان کے اعمال کی برائیاں ان پر آپڑیں اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ۠(۳۴) وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (۳۴)	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
گھیر لیا	ان کو	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	کہنے لگے	وہ لوگ جنہوں نے

جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ○ اور مشرک کہنے لگے:

ع ۴ | ۱۰

مشیتِ الٰہی کو اپنے اعمال کی دلیل بنانے والوں کی مذمت

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ

اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ[2]	اللّٰهُ	مَا عَبَدْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَیْءٍ
شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم عبادت نہ کرتے	اس کے سوا	کسی چیز (کی)

اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا

= تمام آیات جن میں اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے ان کا معنی یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے نیک اعمال کی وجہ سے بندہ اس وقت جنت میں جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان اعمال کو قبول فرمائے گا محض نیک عمل کر لینے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا کیونکہ جنت میں داخلے کا سببِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔

1 ...... یعنی انہوں نے اپنے خبیث اعمال کی سزا پائی اور جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر نازل ہو گیا۔ 2 ...... اِس آیت میں اور اِس سے اگلی آیت میں =

رسولوں کی دعوت اور اُمتوں کا حال

نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

نَّحْنُ	وَ	لَآ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ
ہم	اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	اس کے (حکم کے) بغیر

کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر ہم کسی چیز کو

مِنْ شَیْءٍؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْۚ فَهَلْ

مِنْ شَیْءٍ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَهَلْ
کوئی چیز	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو کیا (یعنی نہیں)

حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿٣٥﴾ وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ

عَلَى الرُّسُلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿٣٥﴾	وَ	لَقَدْ	بَعَثْنَا[1]	فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ[2]
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچا دینا	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ہر امت میں

رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی لازم ہے ○ اور بیشک ہر امت میں ہم نے

رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَۚ

رَّسُوْلًا	اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ اجْتَنِبُوا	الطَّاغُوْتَ
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)

ایک رسول بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

تو ان میں کسی کو اللہ نے ہدایت دیدی اور کسی پر

=کفار کی اس جہالت کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی کو تو کفار اپنی حرکتوں کی دلیل بنا رہے ہیں لیکن حکمِ الٰہی کی ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی اپنے برے افعال کی یہی دلیل دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں یہ گناہ، فلاں جرم اور وہ معصیت نہ کرتا، اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس میں میرا قصور ہی کیا ہے، یہ لوگ خود ہی غور کرلیں کہ ان کا طرزِ عمل کن سے مل رہا ہے؟

1 ......یعنی جس طرح ہم نے تم میں محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھیجا اسی طرح ہر اُمت میں ہم نے ایک رسول بھیجا اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی=

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے مقامات دیکھنے کی ہدایت

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

حَقَّتْ	عَلَيْهِ	الضَّلٰلَةُ(1)	فَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ثابت ہوگئی	اس پر	گمراہی	تو چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

گمراہی ثابت ہوگئی تو تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

گمراہوں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾	اِنْ	تَحْرِصْ	عَلٰى هُدٰىهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جھٹلانے والوں کا انجام	اگر	تم حرص کرتے ہو	ان کی ہدایت پر	تو بیشک	اللہ

کیسا انجام ہوا؟ ○ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرتے ہو تو بیشک اللہ

منکرین کا انکارِ آخرت میں غلو اور انہیں جواب

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَ

لَا يَهْدِيْ	مَنْ	يُّضِلُّ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾	وَ
ہدایت نہیں دیتا	جسے	وہ گمراہ کردے	اور	نہیں	ان کے لئے	کوئی مددگار	اور

اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ○ اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَا يَبْعَثُ	اللّٰهُ	مَنْ
انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسم میں بڑی کوشش (سے)	نہیں اٹھائے گا	اللہ	(اسے) جو

انہوں نے بڑی کوشش کر کے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ کسی مرنے والے کو

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

يَّمُوْتُ	بَلٰى	وَعْدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
مرجاتا ہے	کیوں نہیں	(یہ) وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ) پر	سچا	اور	لیکن	اکثر لوگ

نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر ہے لیکن اکثر لوگ

== قوم سے فرمائیں کہ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی کرنے سے بچو تو ان اُمتوں میں کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیدی تو وہ ایمان سے مشرف ہوئے اور کسی پر علمِ الٰہی میں گمراہی ثابت ہوگئی تو وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر قبیلے یا ہر علاقے میں رسول بھیجا گیا بلکہ کسی جگہ رسول بھیجا گیا اور کسی جگہ اس کی رسالت کا پیغام پہنچا دیا گیا۔

1...... اِس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی بھی دی گئی ہے کہ کسی نبی سے سب لوگوں نے ہدایت حاصل نہ کی، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللہُ ==

مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی دو اہم وجوہات

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ وَ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	لِیُبَیِّنَ	لَهُمُ	الَّذِیْ یَخْتَلِفُوْنَ فِیْهِ	وَ
نہیں جانتے	تاکہ وہ صاف بتادے	ان کو	(وہ بات) جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	اور

نہیں جانتے ○ تاکہ انہیں واضح کرکے وہ بات بتادے جس میں جھگڑتے تھے اور

قدرتِ الٰہی کا مزید بیان

لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّمَا

لِیَعْلَمَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰذِبِیْنَ ﴿۳۹﴾	اِنَّمَا
تاکہ جان لیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	تھے	جھوٹے	صرف

تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ○ جب

قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

قَوْلُنَا	لِشَیْءٍ	اِذَاۤ	اَرَدْنٰهُ	اَنْ	نَّقُوْلَ	لَهٗ
ہمارا کہنا	کسی چیز کو	جب	ہم ارادہ کریں اس کا	(یہ ہوتا ہے) کہ	ہم کہیں	اس سے

ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں

مہاجر صحابہ کا دنیاوی اور اُخروی صلہ

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ

كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا (2)	فِی اللّٰهِ
ہو جا	تو وہ ہو جاتی ہے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہجرت کی	اللہ (کی راہ) میں

"ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتی ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً ؕ وَ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	فِی الدُّنْیَا	حَسَنَةً	وَ
(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	دنیا میں	اچھی	اور

اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

ع ۵ =

==تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر بعض بدبخت آپ پر ایمان نہیں لاتے تو آپ غمگین نہ ہوں۔

1 ...... یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ اسی وقت وجود میں آجاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر مقدور چیز کو وجود میں لانا اللہ تعالٰی کے لئے اتنا زیادہ آسان ہے تو مرنے کے بعد اٹھانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ 2 ...... یہ آیت ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض اُن میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے==

وقف لازم

مہاجر صحابہ کا صبر و توکل

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا
ضرور آخرت کا ثواب	زیادہ بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے ○ وہ جنہوں نے صبر کیا

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا
اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ہم نے نہ بھیجے	تم سے پہلے	مگر

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے مرد

رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

رِجَالًا (1)	نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	فَسْـَٔلُوْۤا	اَهْلَ الذِّكْرِ (2)	اِنْ
مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو (اے لوگو) پوچھو	علم والوں (سے)	اگر

ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے

قرآنِ مجید نازل کئے جانے کے مقاصد

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾	بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ
تم نہیں جانتے ہو	روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا)	اور	ہم نے نازل کیا

تو علم والوں سے پوچھو ○ (ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب!

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اِلَيْكَ	الذِّكْرَ	لِتُبَيِّنَ	لِلنَّاسِ	مَا	نُزِّلَ	اِلَيْهِمْ
تمہاری طرف	قرآن	تاکہ تم بیان کردو	لوگوں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف

ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ تم لوگوں سے وہ بیان کردو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے

=مدینۂ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدح فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا اجر قرار دیا۔

1 ...... یہ آیت ان مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا یہ دلیل دے کر انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اُنہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔

2 ...... اس آیت میں علم والوں سے مراد اہلِ کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اہلِ کتاب سے دریافت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ کفارِ مکہ اس بات کو=

النصف

کفارِ مکہ کو مختلف عذابوں کی وعید

وَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا

وَ	لَعَلَّهُمْ	یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	اَفَاَمِنَ	الَّذِیْنَ	مَكَرُوا
اور	تاکہ وہ	غور و فکر کریں	تو کیا بے خوف ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	سازشیں کیں

اور تاکہ وہ غور و فکر کریں ○ تو کیا بری سازشیں کرنے والے اس بات سے

السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ

السَّیِّاٰتِ	اَنْ	یَّخْسِفَ	اللّٰهُ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	یَاْتِیَهُمُ
بری	(اس سے) کہ	دھنسا دے	اللہ	ان کو	زمین (میں)	یا	آجائے ان پر

بے خوف ہوگئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر وہاں سے

الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ فِیْ تَقَلُّبِهِمْ

الْعَذَابُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾	اَوْ	یَاْخُذَهُمْ	فِیْ تَقَلُّبِهِمْ
عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو	یا	وہ پکڑلے انہیں	ان کے چلنے پھرنے میں

عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ○ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ یَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

فَمَا	هُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۴۶﴾	اَوْ	یَاْخُذَهُمْ	عَلٰى تَخَوُّفٍ	فَاِنَّ	رَبَّكُمْ
تو نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	یا	پکڑلے انہیں	خوفزدہ ہونے پر	تو بیشک	تمہارا رب

تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ○ یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑ لے تو بیشک تمہارا رب

سایوں کے سجدے اور عاجزی میں غور و فکر کی دعوت

لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

لَرَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۴۷﴾	اَوَ لَمْ یَرَوْا	اِلٰى	مَا	خَلَقَ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	(اس) کی طرف	جو	پیدا کی

نہایت مہربان رحمت والا ہے ○ اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی

=تسلیم کرتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسئلے کا علم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نیز یہی آیتِ کریمہ تقلید کے جواز بلکہ حکم پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے قاری سے عالم افضل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اور اس میں بیان کئے گئے احکام، عبرت انگیز واقعات، موت کے وقت کی آفات، گناہگاروں اور کافروں پر ہونے والے جہنم کے عذاب اور=

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا

اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	یَّتَفَیَّؤُا	ظِلٰلُهٗ	عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ	سُجَّدًا
اللہ (نے)	کوئی چیز	جھکتے ہیں	اس کے سائے	دائیں اور بائیں سے	سجدہ (کرتے ہوئے)

پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں

لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا

لِّلّٰهِ	وَ	هُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لِلّٰهِ (1)	یَسْجُدُ	مَا
اللہ کو	اور	وہ	عاجزی کر رہے ہیں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کر رہے ہیں ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	هُمْ
آسمانوں میں (ہیں)	اور	جو	زمین میں (ہیں)	جاندار	اور	فرشتے	اور	وہ (فرشتے)

اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے سب اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	یَخَافُوْنَ	رَبَّهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	وَ	یَفْعَلُوْنَ
تکبر نہیں کرتے	وہ خوف کرتے ہیں	اپنے رب (کے عذاب کا)	اپنے اوپر سے	اور	کرتے ہیں

غرور نہیں کرتے ○ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں

مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة ۩ وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ ۚ اِنَّمَا

مَا	یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ	قَالَ	اللّٰهُ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ	اِنَّمَا
جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اور	فرمایا	اللہ (نے)	نہ بناؤ، نہ ٹھہراؤ	دو معبود	صرف

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اور اللہ نے فرمادیا: دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو

ہر چیز بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہے

فرشتوں کے اوصاف

شرک کی ممانعت

ع ۱۲ – ۶
السجدۃ ۳

== نیک مسلمانوں کو ملنے والے جنت کے انعامات وغیرہ میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے تاکہ اسے قرآنِ کریم کی برکتیں اچھی طرح حاصل ہوں اور اس کے دل پر اگر گناہوں کی سیاہی غالب آچکی ہو تو وہ بھی صاف ہو جائے۔

1 ...... سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ (1) سجدۂ عبادت، جیسا کہ مسلمانوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ۔ (2) سجدہ بہ معنی عاجزی، جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی حیثیت کے مطابق ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ بہ معنی عاجزی ہے۔ یہاں سجدہ سے مراد ==

حقیقی خوف صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾ وَلَهٗ مَا

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَاِيَّايَ	فَارْهَبُوْنِ ﴿٥١﴾	وَ	لَهٗ	مَا
وہ	ایک معبود (ہے)	تو مجھ ہی سے	پس ڈرو مجھ سے	اور	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ○ اور جو کچھ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؕ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الدِّيْنُ [1]	وَاصِبًا
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	اسی کے لئے (ہے)	فرمانبرداری	ہمیشہ، لازم

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور فرمانبرداری (کا حق) ہمیشہ اسی کیلئے ہے۔

ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَتَّقُوْنَ ﴿٥٢﴾ [2]	وَ	مَا	بِكُمْ	مِّنْ نِّعْمَةٍ
تو کیا اللہ کے غیر (سے)	تم ڈرو گے	اور	جو (ہے)	تمہارے پاس	کوئی نعمت

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرو گے ؟○ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ

فَمِنَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ	فَاِلَيْهِ
تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	پھر	جب	پہنچتی ہے تمہیں	تکلیف	تو اسی کی طرف

سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم

مصیبت کے وقت اور عافیت ملنے پر لوگوں کا حال اور نفسیات

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿٥٣﴾	ثُمَّ	اِذَا	كَشَفَ	الضُّرَّ	عَنْكُمْ	اِذَا	فَرِيْقٌ
تم فریاد کرتے ہو	پھر	جب	وہ دور کر دیتا ہے	تکلیف	تم سے	(تو) اسی وقت	ایک گروہ

اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک گروہ

══عاجزی ہے اور اگر باقاعدہ سجدہ ہی مراد ہو تو بھی حق ہے کہ کسی چیز کی حقیقت ہمیں معلوم نہ ہونا ہمارے علم کی کمی کی دلیل ہے، اس بات کی نہیں کہ وہ چیز ہی نہیں ہوسکتی۔ **نوٹ:** یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا۔

[1]...... فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ [2]...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری══

مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

مِّنْكُمْ	بِرَبِّهِمْ	يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾	لِيَكْفُرُوْا (1)	بِمَآ
تم میں سے	اپنے رب کے ساتھ	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(ان نعمتوں) کی جو

اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی

اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ۫ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

اٰتَيْنٰهُمْ	فَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	يَجْعَلُوْنَ
ہم نے دیں انہیں	تو تم فائدہ اٹھالو	پھر عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	(کافر) مقرر کرتے ہیں

ناشکری کریں تو کچھ فائدہ اٹھالو تو عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور (کافر) ہماری دی ہوئی

لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؕ

لِمَا	لَا يَعْلَمُوْنَ	نَصِيْبًا	مِّمَّا	رَزَقْنٰهُمْ
(اس) کے لئے جسے	وہ نہیں جانتے	ایک حصہ	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں

روزی میں سے انجانی چیزوں کیلئے حصہ مقرر کرتے ہیں۔

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ

تَاللّٰهِ	لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾	وَ
اللہ کی قسم	(اے لوگو) ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم بہتان باندھتے تھے	اور

اللہ کی قسم! اے لوگو! تم سے اُس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے تھے ○ اور

يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ

يَجْعَلُوْنَ	لِلّٰهِ	الْبَنٰتِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	لَهُمْ
وہ قرار دیتے ہیں	اللہ کے لیے	بیٹیاں	پاکی ہے اسے	اور (جبکہ)	اپنے لیے

وہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور اپنے لیے

بتوں کے لئے رزقِ الٰہی سے حصہ مقرر کرنے والوں کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد

=کے سلسلے میں دنیا کی نعمتیں، سہولتیں اور آسائشیں چھن جانے کا خوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں صرف اس رب تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جس کے دستِ قدرت میں سب نعمتیں ہیں اور جو تمام نعمتوں کا حقیقی مالک ہے۔

1 ...... ان آیات میں ایسے لوگوں کی حالت کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو تکالیف آنے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے اور نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جبکہ تکالیف دور ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ناشکری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اگر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو شاید لاکھوں میں ایک انسان بھی=

بیٹی پیدا ہونے پر کفار کا رد عمل

مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٥٧ وَ اِذَا بُشِّرَ

مَّا	يَشْتَهُوْنَ ۝٥٧	وَ	اِذَا	بُشِّرَ
(وہ مانتے ہیں) جس کی	وہ خواہش رکھتے ہیں	اور	جب	خوشخبری دی جائے

وہ (مانتے ہیں) جو اپنا جی چاہتا ہے ○ اور جب ان میں کسی کو

اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

اَحَدُهُمْ	بِالْاُنْثٰى	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا[1]	وَّ	هُوَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	بیٹی کی	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا منہ	کالا	اور	وہ

بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَظِيْمٌ ۝٥٨ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ

كَظِيْمٌ ۝٥٨	يَتَوَارٰى	مِنَ الْقَوْمِ	مِنْ سُوْٓءِ
غصے سے بھرا ہوا (ہوتا ہے)	وہ چھپتا پھرتا ہے	لوگوں سے	(اس کی) برائی کی وجہ سے

غصے سے بھرا ہوتا ہے ○ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے

مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ

مَا بُشِّرَ بِهٖ	اَيُمْسِكُهٗ	عَلٰى هُوْنٍ	اَمْ
جس کی اسے خوشخبری دی گئی	(سوچتا ہے) کیا وہ روک لے اس (بیٹی) کو	ذلت پر	یا

چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا

منکرینِ آخرت کا حال اور شانِ الٰہی

يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٥٩ لِلَّذِيْنَ

يَدُسُّهٗ[2]	فِي التُّرَابِ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ ۝٥٩	لِلَّذِيْنَ
دبا دے اسے	مٹی میں	خبردار	کتنا برا (ہے)	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو

اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں ○ جو آخرت پر

= ایسا نظر نہ آئے جو بیماری، تکلیف اور پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں نہ مانگتا ہو، دوسروں کو دعاؤں کے لئے نہ کہتا ہو، یونہی ایسی حالت میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ اور تمام گناہوں سے کنارہ کش ہونے کے ارادے نہ کرتا ہو، لیکن مصائب ختم ہو جانے کے بعد اب اس کا جو حال ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا کافروں کا طریقہ ہے، افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہو جانے، چہرے سے =

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوۡءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی ؕ وَ

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡاٰخِرَةِ	مَثَلُ السَّوۡءِ	وَ	لِلّٰهِ	الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی	وَ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	بری حالت (ہے)	اور	اللہ کی	سب سے بلند شان (ہے)	اور

ایمان نہیں لاتے ان کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی سب سے بلند شان ہے اور

هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿٦٠﴾ ع وَ لَوۡ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

هُوَ	الۡعَزِیۡزُ	الۡحَکِیۡمُ ﴿٦٠﴾	وَ	لَوۡ	یُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ	النَّاسَ
وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	پکڑ لیتا	اللہ	لوگوں (کو)

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی بنا پر

بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَیۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّ لٰکِنۡ

بِظُلۡمِهِمۡ	مَّا تَرَكَ	عَلَیۡهَا	مِنۡ دَآبَّةٍ	وَّ	لٰکِنۡ
ان کے ظلم کے سبب	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) پر	کوئی چلنے والا	اور	لیکن

پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن

یُؤَخِّرُهُمۡ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ

یُؤَخِّرُهُمۡ	اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی	فَاِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمۡ
وہ مہلت دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	تو جب	آجائے گی	ان کی مدت

وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت آجائے گی

لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿٦١﴾ وَ یَجۡعَلُوۡنَ

لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿٦١﴾	وَ	یَجۡعَلُوۡنَ
(تو) وہ پیچھے نہ ہٹیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھیں گے	اور	وہ ٹھہراتے ہیں

تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے ○ اور اللہ کے لیے

ع ۱۴

ظالموں کی گرفت سے متعلق دستورِ الٰہی

مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام

= خوشی کا اظہار نہ ہونے، صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ماؤں پر ظلم وستم کرنے اور انہیں طلاقیں دے دینے تک کی وبا عام ہے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) زمانۂ جاہلیت میں کفار مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے اور اسے عزت ووقار سے نوازا اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتا ہے تو اس کے لئے ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔

1 ...... اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے بہت بڑے کفر اور برے اقوال کا بیان فرمایا جبکہ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کا فروں =

لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

لِلّٰهِ	مَا	يَكْرَهُوْنَ	وَ	تَصِفُ	اَلْسِنَتُهُمُ	الْكَذِبَ
اللہ کے لئے	وہ جو	(اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں	اور	بولتی ہیں	ان کی زبانیں	جھوٹ

وہ ٹھہراتے ہیں جو (خود) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

اَنَّ	لَهُمُ	الْحُسْنٰى	لَا جَرَمَ	اَنَّ	لَهُمُ	النَّارَ
کہ	ان کے لیے	بھلائی (ہے)	حقیقت یہ ہے	کہ	ان کے لئے	آگ (ہے)

کہ ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت میں ان کے لئے آگ ہے

وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

وَ	اَنَّهُمْ	مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾	تَاللّٰهِ	لَقَدْ
اور	یہ کہ وہ	(جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے	اللہ کی قسم	ضرور بیشک

اور یہ کہ وہ (جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے ○ اللہ کی قسم! ہم نے

سابقہ اُمتوں کے ساتھ شیطان کا سلوک اور ان کا انجام

اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ

اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰۤى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	فَزَيَّنَ	لَهُمُ
ہم نے (رسول) بھیجے	کئی امتوں کی طرف	تم سے پہلے	تو خوشنما بنادیا	ان (امتوں) کے لئے

تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے لوگوں کیلئے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَ لَهُمْ

الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُوَ	وَلِيُّهُمُ	الْيَوْمَ	وَ	لَهُمْ
شیطان (نے)	ان کے اعمال (کو)	تو وہی	ان کا ساتھی، دوست (ہے)	آج	اور	ان کے لیے

ان کے اعمال کو خوشنما بنادیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے اور ان کے لیے

═ پر جلدی عذاب نازل نہ فرما کر انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا اظہار ہو۔

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی کہ صرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم نے ہی آپ کو نہیں جھٹلایا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی ان کی اُمتوں نے جھٹلایا تھا۔

قرآنِ مجید سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذمہ داری اور عظمتِ قرآن

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾	وَ	مَاۤ اَنْزَلْنَا	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	اِلَّا
دردناک عذاب (ہے)	اور	ہم نے نازل نہیں کی	تم پر	کتاب	مگر

دردناک عذاب ہے ○ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے

لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى

لِتُبَيِّنَ [1]	لَهُمُ	الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ	وَ	هُدًى
اس لئے کہ تم واضح کردو	ان کے لئے	(وہ بات) جس میں انہوں نے اختلاف کیا	اور	(قرآن) ہدایت

تاکہ تم لوگوں کیلئے وہ بات واضح کردو جس میں انہیں اختلاف ہے اور یہ کتاب

قدرتِ الٰہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ

وَّ	رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	اللّٰهُ	اَنْزَلَ
اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	اور	اللہ (نے)	اتارا

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○ اور اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْيَا	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ
آسمان سے	پانی	تو زندہ کردیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

پانی اتارا تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیا۔ بیشک

مویشیوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾ ع وَاِنَّ لَكُمْ

ع ۱۴ / ۱۵

فِىْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٥﴾	وَ	اِنَّ	لَكُمْ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو سنتے ہیں	اور	بیشک	تمہارے لیے

اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے ○ اور بیشک تمہارے لیے

1 ...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عام لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم کے احکام کو بیان کرنے اور خاص لوگوں کے سامنے قرآنِ مجید کے حقائق کو بیان کرنے کا منصب اصلاً حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ہے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے زمانہ در زمانہ ان کے وارثوں کا ہے چنانچہ علماءِ ظاہر واضح بیان کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کا تصفیہ کرتے ہیں جو ان کے ظاہر کے ساتھ متعلق ہیں اور علماءِ باطن صحیح کشف کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کو دور کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے باطن کے ساتھ ہے، ان میں سے ہر ایک کا مشرب ہے اور اسے تھامنے والا نامراد نہیں ہوتا، یہ دین کے ستون اور مسلمانوں =

فِی الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِیۡكُمۡ مِّمَّا

فِی الۡاَنۡعَامِ	لَعِبۡرَةً (١)	نُسۡقِیۡكُمۡ	مِّمَّا
چوپایوں میں	ضرور غور و فکر کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں	(اس چیز) سے جو

مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے

فِیۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

فِیۡ بُطُوۡنِهٖ	مِنۡۢ بَیۡنِ فَرۡثٍ وَّ دَمٍ	لَّبَنًا خَالِصًا
ان کے پیٹوں میں (ہے)	خون اور گوبر کے درمیان سے	خالص دودھ (نکال کر)

گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیۡنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِیۡلِ وَ الۡاَعۡنَابِ

سَآئِغًا	لِّلشّٰرِبِیۡنَ ﴿۶۶﴾	وَ	مِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِیۡلِ وَ الۡاَعۡنَابِ
گلے سے آسانی کے ساتھ اترنے والا	پینے والوں کے	اور	کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے ۝ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

کھجور اور انگور میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً

تَتَّخِذُوۡنَ	مِنۡهُ	سَكَرًا	وَّ	رِزۡقًا حَسَنًا	اِنَّ	فِیۡ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً
تم بناتے ہو	اس سے	نبیذ	اور	اچھا رزق	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند

لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوۡحٰی رَبُّكَ

لِّقَوۡمٍ	یَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾	وَ	اَوۡحٰی	رَبُّكَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور	دل میں بات ڈالی	تمہارے رب (نے)

لوگوں کیلئے نشانی ہے ۝ اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے

مکھی سے نکلنے والا شہد قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

=کے سلطان ہیں۔ (روح البیان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۴، ۵/۴۷)

1 ...... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کفار کا ایک شبہ یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو کر خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے اُنہیں کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اِس آیت میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا گیا اس میں غور کرنے سے یہ شبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب و جوار=

اِلَى النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ

اِلَى النَّحۡلِ	اَنِ	اتَّخِذِیۡ	مِنَ الۡجِبَالِ	بُیُوۡتًا	وَّ	مِنَ الشَّجَرِ
شہد کی مکھی کی طرف (کے)	کہ	تو بنا	پہاڑوں سے (میں)	گھر	اور	درخت سے (میں)

دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں

وَ مِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ

وَ	مِمَّا	یَعۡرِشُوۡنَ ﴿۶۸﴾	ثُمَّ	کُلِیۡ	مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ
اور	(اس) سے (میں) جو	لوگ چھتیں بناتے ہیں	پھر	تو کھا	تمام پھلوں میں سے

اور چھتوں میں گھر بناؤ ○ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ

فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا

فَاسۡلُکِیۡ	سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا	یَخۡرُجُ	مِنۡۢ بُطُوۡنِهَا
تو چلتی رہ	اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں (پر)	نکلتی ہے	ان کے پیٹوں سے

اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے

شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ

شَرَابٌ	مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ	فِیۡهِ	شِفَآءٌ	لِّلنَّاسِ	اِنَّ
پینے کی چیز	اس کے رنگ مختلف (ہوتے ہیں)	اس میں	شفا (ہے)	لوگوں کے لئے	بیشک

ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک

فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ

انسانوں کے احوال میں قدرتِ الٰہی کے آثار

فِیۡ ذٰلِکَ	لَاٰیَةً	لِّقَوۡمٍ	یَّتَفَکَّرُوۡنَ ﴿۶۹﴾ (1)	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اللہ نے

=کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی اس میں نہیں آتا، تو اُس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔

(1)......وہ رب تعالیٰ جو اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ کمزور سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے ملائم اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر و حکیم ایک مکھی کو شہد کے مادے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو=

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	يَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	يُّرَدُّ
پیدا کیا تمہیں	پھر	وہ روح قبض کرے گا تمہاری	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پھیرا جاتا ہے

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے گھٹیا عمر

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ	لِكَیْ	لَا یَعْلَمَ	بَعْدَ عِلْمٍ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ
سب سے ناکارہ عمر کی طرف	تاکہ	وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ	بیشک	اللہ	علم والا

کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ جاننے والا،

قَدِیْرٌ ۠ع وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ

قَدِیْرٌ ۝	وَ	اللّٰهُ	فَضَّلَ (1)	بَعْضَكُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	فِی الرِّزْقِ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	برتری دی	تمہارے بعض (کو)	بعض پر	رزق میں

بہت قدرت والا ہے ۝ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے

فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا

فَمَا	الَّذِیْنَ	فُضِّلُوْا	بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ	عَلٰى	مَا
تو نہیں	وہ لوگ جنہیں	برتری دی گئی	اپنے رزق کو لوٹانے والے	(ان) پر	جن کے

تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں، باندیوں پر

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَهُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو (کہیں) وہ	اس (رزق) میں	برابر (نہ ہو جائیں)

نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہو جائیں

رزقِ الٰہی کی تقسیم پر لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد

ع ٩ ١٥

== محال سمجھنے والے کس قدر عقل سے دور ہیں۔

1 ...... اس آیت میں بڑے نفیس اور دلنشین انداز میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے، تو تم میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر، کوئی مالدار ہے کوئی نادار، کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک، تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے تو وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو اپنا مال دے کر اپنے برابر نہیں کر لیتے اور جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور اس کے ==

بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور بت پرستی کا رد

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ	یَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمْ
تو کیا اللہ کی نعمت سے	وہ مکرتے ہیں	اور	اللہ (نے)	بنائیں	تمہارے لیے

تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں؟○ اور اللہ نے تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
تمہاری جانوں (یعنی جنس) سے	بیویاں	اور	پیدا کیے	تمہارے لیے	تمہاری بیویوں سے

تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِیْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

بَنِیْنَ	وَ	حَفَدَةً	وَّ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	اَفَبِالْبَاطِلِ
بیٹے	اور	پوتے نواسے	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو کیا باطل ہی پر

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل ہی پر

بت پرستوں کی ایک اور انداز میں تفہیم

یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ لا وَ یَعْبُدُوْنَ

یُؤْمِنُوْنَ	وَ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ (1)	هُمْ	یَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	یَعْبُدُوْنَ (2)
وہ یقین کرتے ہیں	اور	اللہ کی نعمت کا	وہ	انکار کرتے ہیں	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

یقین کرتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل ہی کے منکر ہوتے ہیں؟○ اور اللہ کے سوا ایسوں کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا یَمْلِكُ	لَهُمْ	رِزْقًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	اختیار نہیں رکھتا	ان کے لئے	روزی دینے (کا)

عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے

= مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو؟

(1)..... علامہ احمد بن محمود نسفی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے مراد سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی ہے یا اس سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کیں۔ (مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ۷۲، ص ۶۰۲)

(2)..... اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف چیزیں بیان فرمائیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے والوں کا رد فرمایا ہے۔

ایک مثال کے ذریعے شرک کارد

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَیْــٴًـا وَّ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾	فَلَا تَضْرِبُوْا	لِلّٰهِ
آسمانوں اور زمین سے	کچھ	اور	نہ وہ طاقت رکھتے ہیں	تو تم نہ ٹھہراؤ	اللہ کے لیے

کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں ○ تو تم اللہ کے لیے

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

الْاَمْثَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾	ضَرَبَ[1]	اللّٰهُ
مِثل، مانند	بیشک	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	بیان فرمائی	اللہ (نے)

مِثل نہ ٹھہراؤ، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اللہ نے ایک بندے کی

مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّ

مَثَلًا	عَبْدًا	مَّمْلُوْكًا	لَّا یَقْدِرُ	عَلٰی شَیْءٍ	وَّ
مثال	ایک بندے (کی)	(جو) کسی کی ملکیت میں ہے	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور

مثال بیان فرمائی جو خود کسی کی ملکیت میں ہے، وہ کسی شے پر قادر نہیں اور

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ

مَنْ	رَّزَقْنٰهُ	مِنَّا	رِزْقًا حَسَنًا	فَهُوَ	یُنْفِقُ
(ایک وہ ہے) جو	ہم نے رزق دیا اسے	اپنی طرف سے	اچھا رزق	تو وہ	خرچ کرتا ہے

ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے تو وہ اس میں سے

مِنْهُ سِرًّا وَّ جَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

مِنْهُ	سِرًّا	وَّ	جَهْرًا	هَلْ	یَسْتَوٗنَ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ
اس میں سے	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	کیا	وہ برابر ہو جائیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)

پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا وہ سب برابر ہو جائیں گے؟ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

1 ...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جو خود کسی کی ملکیت میں ہے اور وہ مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز پر قادر نہیں، جبکہ دوسرا شخص ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔ پہلا شخص عاجز، مملوک اور غلام ہے جبکہ دوسرا شخص آزاد، مالک اور صاحبِ مال ہے اور قدرت و اختیار بھی رکھتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں، تو جب غلام اور آزاد شخص برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو خالق، مالک اور قادر رب تعالیٰ کے ساتھ=

مومن اور کافر کی ایک مثال

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	ضَرَبَ[1]	اللّٰهُ	مَثَلًا
بلکہ	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال

بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور اللہ نے دو مردوں کی مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ

رَّجُلَيْنِ	اَحَدُهُمَاۤ	اَبْكَمُ	لَا يَقْدِرُ	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	كَلٌّ
دو مردوں (کی)	ان میں سے ایک	گونگا (ہے)	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور	وہ	بوجھ (ہے)

بیان فرمائی، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی شے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر

عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ ؕ هَلْ یَسْتَوِیْ

عَلٰى مَوْلٰىهُ	اَیْنَمَا	یُوَجِّهْهُّ	لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ	هَلْ	یَسْتَوِیْ
اپنے آقا پر	جہاں کہیں	وہ بھیجتا ہے اسے	(تو) وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا	کیا	برابر ہو جائے گا

(صرف) بوجھ ہے، (اس کا آقا) اسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ

هُوَ ۙ وَ مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۶﴾ ع وَ

١٠ ع ٦

هُوَ	وَ	مَنْ	یَّاْمُرُ	بِالْعَدْلِ	وَ	هُوَ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۷۶﴾	وَ
وہ	اور	وہ جو	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	وہ	سیدھے راستے پر (بھی ہے)	اور

اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ ○ اور

اللہ تعالیٰ کا کامل علم اور قدرت

لِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا

لِلّٰهِ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَاۤ	اَمْرُ السَّاعَةِ	اِلَّا
اللہ ہی کو (ہے)	آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم	اور	نہیں	قیامت کا معاملہ	مگر

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کا معاملہ صرف

==قدرت واختیار نہ رکھنے والے بت کیسے شریک ہوسکتے ہیں اور ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم اور جہل ہے۔

1 ......اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص گونگا ہے اور کسی سے اپنی بات کہہ نہ سکنے اور دوسرے کی بات سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر صرف بوجھ ہے، اس کا آقا اسے جہاں بھی کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ اس کا کوئی کام کر کے نہیں آتا اور دوسرا وہ شخص ہے جس کے حواس سلامت ہیں، بھلائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے، لوگوں کو عدل کا حکم کرتا ہے اور اس کی سیرت بھی اچھی ہے،==

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ	اَوۡ	هُوَ	اَقۡرَبُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ
آنکھ جھپکنے کی طرح	یا	وہ	(اس سے بھی) زیادہ قریب (ہے)	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر

قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ

قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾	وَ	اللّٰهُ	اَخۡرَجَكُمۡ	مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	نکالا (پیدا کیا) تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

قادر ہے ○ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا

لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ

لَا تَعۡلَمُوۡنَ	شَیۡـًٔا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمۡعَ	وَ	الۡاَبۡصَارَ
تم نہیں جانتے تھے	کچھ	اور	اس نے بنائے	تمہارے لئے	کان	اور	آنکھیں

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں

وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَى الطَّیۡرِ

وَ	الۡاَفۡـِٕدَةَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾	اَلَمۡ یَرَوۡا	اِلَى الطَّیۡرِ
اور	دل	تاکہ تم	شکر گزار بنو	کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندوں کی طرف

اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو ○ کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا

مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ

مُسَخَّرٰتٍ	فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ (1)	مَا یُمۡسِكُهُنَّ	اِلَّا	اللّٰهُ	اِنَّ
(جو) حکم کے پابند (ہیں)	آسمان کی فضا میں	(کوئی) نہیں روکتا انہیں	سوائے	اللہ (کے)	بیشک

جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک

اعضاء کی نعمت اور ان کا حق

پرندوں کی پرواز میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

═ تو کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں، اور جب یہ برابر نہیں تو پھر مومن اور کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

(1)...... اس آیت میں پرندوں کی پرواز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر استدلال کیا گیا ہے اور اگر لوگ چاہیں تو فی زمانہ پرندوں سے کہیں بڑی اور ان سے انتہائی وزنی چیز ہوائی جہاز کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے بنایا اگرچہ انسان نے ہے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل، سمجھ اور قدرت سے ہی بنایا ہے، از خود کوئی کہاں اس قابل تھا کہ ایسی چیز بنا سکے۔ یونہی اس کا پرواز کرنا بظاہر اگرچہ مشینی آلات کی وجہ سے ہے لیکن ═

رہائش ولباس سے متعلق نعمتیں اور ان کا حق

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَاللّٰهُ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو ایمان رکھتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

جَعَلَ (1)	لَكُمْ	مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ	سَكَنًا	وَّ	جَعَلَ
بنایا	تمہارے لیے	تمہارے کچھ گھروں (کو)	سکون کی جگہ، رہائش	اور	اس نے بنائے

تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

لَكُمْ	مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ	بُيُوْتًا	تَسْتَخِفُّوْنَهَا	يَوْمَ ظَعْنِكُمْ
تمہارے لئے	چوپایوں کی کھالوں سے	کچھ گھر	تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں	اپنے سفر کے دن

جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن

وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ

وَ	يَوْمَ اِقَامَتِكُمْ	وَ	مِنْ اَصْوَافِهَا	وَ	اَوْبَارِهَا	وَ	اَشْعَارِهَاۤ
اور	اپنے قیام کے دن	اور	ان کی اُونوں سے	اور	ان کے پشم	اور	ان کے بالوں (سے)

اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ

اَثَاثًا	وَّ	مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٨٠﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ
گھریلو سامان	اور	ایک مدت تک نفع اٹھانے کی چیزیں (بنائیں)	اور	اللہ (نے)	بنائے

گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے ○ اور اللہ نے

═ در حقیقت یہ اللہ تعالٰی کی قدرت اور اسی کے اثر سے ہوا میں محوِ پرواز ہے کیونکہ ہوا کو پرواز کے قابل اللہ تعالٰی نے بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔

1 ......اِس آیت میں بھی اللہ تعالٰی کی وحدانیت کے دلائل اور بندوں پر اللہ تعالٰی کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	مِّمَّا	خَلَقَ	ظِلٰلًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ
تمہارے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیا	سائے	اور	بنائیں	تمہارے لیے

تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

مِّنَ الْجِبَالِ	اَكْنَانًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	سَرَابِيْلَ
پہاڑوں سے (میں)	چھپنے کی جگہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	(کچھ) پہننے کے لباس

پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لباس بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ

تَقِيْكُمُ	الْحَرَّ	وَ	سَرَابِيْلَ	تَقِيْكُمْ
جو بچاتے ہیں تمہیں	گرمی (سے)	اور	(کچھ) پہننے کے لباس	جو بچاتے ہیں تمہیں

جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو لڑائی کے وقت

بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بَاْسَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تمہاری لڑائی (کے وقت)	اسی طرح	اللہ پوری کرتا ہے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم

تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا (1)	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾
اسلام لے آؤ	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

اسلام لے آؤ ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! تم پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے ○

(1) ....یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر کفارِ مکہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر ہی جمے رہیں تو آپ غمزدہ نہ ہوں، آپ پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے اور جب آپ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور اب نہ ماننے کا وبال اُن کی گردن پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال

قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام

ع ۱۷

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ

يَعْرِفُوْنَ	نِعْمَتَ اللّٰهِ	ثُمَّ	يُنْكِرُوْنَهَا[1]	وَ	اَكْثَرُهُمُ
وہ پہچانتے ہیں	اللہ کی نعمت (کو)	پھر	انکار کر دیتے ہیں اس کا	اور	ان میں اکثر

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾ ع وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	يَوْمَ	نَبْعَثُ	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا
کافر (ہی ہیں)	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت سے	ایک گواہ

کافر ہی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ اٹھائیں گے

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ

ثُمَّ	لَا يُؤْذَنُ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	لَا	هُمْ
پھر	اجازت نہیں دی جائے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	نہ	وہ (ان سے)

پھر کافروں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	اِذَا	رَاَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا
رجوع کا مطالبہ ہوگا	اور	جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

رجوع کرنا، طلب کیا جائے گا ○ اور ظلم کرنے والے جب عذاب

مشرکین اور ان کے شریکوں کی باہمی بحث

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَ

الْعَذَابَ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿٨٥﴾	وَ
عذاب	تو ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے	اور

دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور

1 ...... یعنی جو نعمتیں اس سورت میں ذکر کی گئیں کفارِ مکہ اُن سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ مشہور مفسر سُدّی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کے باوجود اس نعمت کا انکار کر دیتے ہیں یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور ان میں اکثر کافر ہی ہیں۔

اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

اِذَا	رَاَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	شُرَكَآءَهُمْ	قَالُوْا
جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اپنے شریکوں (کو)	(تو) کہیں گے

مشرک جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

رَبَّنَا	هٰۤؤُلَآءِ	شُرَكَآؤُنَا	الَّذِیْنَ	كُنَّا نَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِكَ
اے ہمارے رب	یہ	ہمارے شریک (ہیں)	جن کی	ہم عبادت کرتے تھے	تیرے سوا

اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا

فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ﴿۸۶﴾ وَ

فَاَلْقَوْا	اِلَیْهِمُ	الْقَوْلَ	اِنَّكُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ
تو وہ پھینک دیں گے	ان کی طرف	(اپنی) بات	(کہ) بیشک تم	ضرور جھوٹے (ہو)	اور

عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان کی طرف (اپنی) بات پھینک دیں گے کہ تم بیشک جھوٹے ہو○ اور

اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىٕذِ ﹰالسَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اَلْقَوْا	اِلَى اللّٰهِ	یَوْمَىٕذِ	السَّلَمَ (1)	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
وہ پیش کریں گے	اللہ کی طرف	اس دن	صلح	اور	گم ہو جائیں گی	ان سے

وہ مشرک اس دن اللہ کی طرف صلح کی پیشکش کریں گے اور ان کی خود ساختہ باتیں

مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

مَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾	اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
وہ (باتیں) جو	وہ بناتے تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

ان سے گم ہو جائیں گی○ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

قیامت کے دن کفار کی طرف سے معذرت

دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کا عذاب

الثلثة

(1)...... مشرکین دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ موڑتے رہے جبکہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے لیکن یہ فرمانبرداری انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور جب مشرکوں کے معبود انہیں جھوٹا قرار دے کر ان سے اپنی براءت کا اظہار کریں گے تو اس وقت مشرکین کی من گھڑت باتیں کہ یہ معبود اُن کے مددگار ہیں اور ان کی شفاعت کریں گے، بیکار اور باطل ہو جائیں گی۔

قیامت کے دن دیگر انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی گواہی

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ زِدۡنٰهُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ	زِدۡنٰهُمۡ	عَذَابًا	فَوۡقَ الۡعَذَابِ	بِمَا
اللہ کی راہ سے	ہم زیادہ کردیں گے ان کا	عذاب	عذاب کے اوپر	(اس کے) بدلے جو

روکا ہم ان کے فساد کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا

کَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَ یَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ شَهِیۡدًا عَلَیۡهِمۡ

کَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾	وَ	یَوۡمَ	نَبۡعَثُ	فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ	شَهِیۡدًا [1]	عَلَیۡهِمۡ
وہ فساد کرتے تھے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر

اضافہ کردیں گے ○ اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ

قرآن مجید کے اوصاف اور قرآن میں ہر شے کا بیان

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَ جِئۡنَا بِكَ شَهِیۡدًا عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ ؕ وَ نَزَّلۡنَا

مِّنۡ اَنۡفُسِهِمۡ	وَ	جِئۡنَا بِكَ	شَهِیۡدًا	عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ	وَ	نَزَّلۡنَا
ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں	گواہ (بناکر)	ان سب پر	اور	ہم نے نازل کی

اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے

عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّكُلِّ شَیۡءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحۡمَۃً وَّ

عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ	تِبۡیَانًا	لِّكُلِّ شَیۡءٍ [2]	وَّ	هُدًی	وَّ	رَحۡمَۃً	وَّ
تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا	اور	ہدایت	اور	رحمت	اور

تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور

قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیمات

ع ۱۸

بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَ الۡاِحۡسَانِ

بُشۡرٰی	لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۸۹﴾	اِنَّ	اللّٰہَ	یَاۡمُرُ	بِالۡعَدۡلِ [3]	وَ	الۡاِحۡسَانِ
بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	نیکی، احسان

بشارت ہے ○ بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا

(1)...... یہاں گواہ سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالٰی کا پیغام ان تک پہنچایا اور ان لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید وہ عظیمُ الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔

(3)...... عدل اور انصاف کا عام فہم معنی یہ ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے، اسی طرح عقائد، عبادات اور معاملات میں افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا بھی عدل میں داخل ہے۔

وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ

وَ	اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى[1]	وَ	یَنْهٰى	عَنِ الْفَحْشَآءِ	وَ	الْمُنْكَرِ	وَ
اور	رشتہ داروں کو دینے (کا)	اور	وہ منع کرتا ہے	بے حیائی سے	اور	بری بات	اور

حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے

الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾ وَ اَوْفُوْا

الْبَغْیِ	یَعِظُكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾	وَ	اَوْفُوْا
سرکشی، ظلم (سے)	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	پورا کرو

منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کا عہد

عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت

بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	اِذَا	عٰهَدْتُّمْ	وَ	لَا تَنْقُضُوا	الْاَیْمَانَ
اللہ کے عہد کو	جب	تم عہد کرو	اور	نہ توڑو	قسموں (کو)

پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ

بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا[2]	وَ	قَدْ	جَعَلْتُمُ	اللّٰهَ	عَلَیْكُمْ	كَفِیْلًا
انہیں مضبوط کرنے کے بعد	اور (حالانکہ)	بیشک	تم بنا چکے ہو	اللہ (کو)	اپنے اوپر	ضامن

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔

عہد توڑنے اور قسموں کو آپس میں دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ

اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّتِیْ
بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	تم کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	(اس عورت) کی طرح جس نے

بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے ○ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا

1 ...... رشتے دار قریب کے ہوں یا دور کے، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اگر اپنے پاس مال نہ ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ 2 ...... قسموں کو مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات زیادہ ذکر کئے جائیں اور قسم توڑنے کی ممانعت مضبوط کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مطلقاً قسم توڑنا منع ہے۔ یا قسم مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قصداً قسم کھائی جائے، اس صورت میں لغو قسم اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔

عہد پورا کرنے کا حکم دینے کی حکمت

نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ اَنۡكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ

نَقَضَتۡ	غَزۡلَهَا	مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ	اَنۡكَاثًا	تَتَّخِذُوۡنَ
توڑ دیا	اپنا سوت	مضبوطی کے بعد	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	(ایسا نہ ہو کہ) تم بنالو

جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو

اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ اُمَّةٌ هِىَ

اَيۡمَانَكُمۡ	دَخَلًاۢ [1]	بَيۡنَكُمۡ	اَنۡ	تَكُوۡنَ	اُمَّةٌ	هِىَ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	کہ	ہے	ایک گروہ	وہ

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ

اَرۡبٰى مِنۡ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ

اَرۡبٰى	مِنۡ اُمَّةٍ	اِنَّمَا	يَبۡلُوۡكُمُ	اللّٰهُ	بِهٖ
(مال وطاقت میں) زیادہ	(دوسرے) گروہ سے	صرف	آزماتا ہے تمہیں	اللہ	اس کے ذریعے

دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت ومال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۲﴾

وَ	لَيُبَيِّنَنَّ	لَكُمۡ	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ	مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۲﴾
اور	ضرور وہ واضح کردے گا	تمہارے لئے	قیامت کے دن	(وہ بات) جس میں تم جھگڑتے تھے

اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کردے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے ○

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانا مشیت الٰہی ہے

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ

وَ	لَوۡ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمۡ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنۡ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنادیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنادیتا لیکن

[1]...... لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے معاہدہ کرتے اور جب دوسری قوم اُس سے زیادہ تعداد، مال یا قوت والی پاتے تو پہلوں سے جو معاہدے کئے تھے وہ توڑ دیتے اور اب دوسرے سے معاہدہ کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور عہد پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس چیز کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی عام نظر آتے ہیں کہ جب تک کوئی اپنے منصب اور مقام ومرتبے پر قائم ہے تب تک لوگ اس کی جی حضوری کرتے ہیں اور جب اسے معزول یا اس کا مرتبہ کم کردیا جائے تو لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا اسے پہچانتے ہی نہ ہوں۔

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

يُضِلُّ	مَنْ	يَّشَآءُ(1)	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وہ گمراہ کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور

اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا

لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَا تَتَّخِذُوْۤا
ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	نہ بناؤ

تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ○ اور تم اپنی قسموں کو

اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ

اَيْمَانَكُمْ	دَخَلًۢا(2)	بَيْنَكُمْ	فَتَزِلَّ	قَدَمٌۢ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	(اگر ایسا کیا) تو پھسل جائے گا	قدم

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَ تَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ

بَعْدَ ثُبُوْتِهَا	وَ	تَذُوْقُوا	السُّوْٓءَ	بِمَا	صَدَدْتُّمْ
اپنے جم جانے کے بعد	اور	تم چکھو گے	برائی (سزا)	(اس کے) سبب جو	تم نے روکا

ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَ لَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَ لَا تَشْتَرُوْا

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَكُمْ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اللہ کی راہ سے	اور	تمہارے لئے	بہت بڑا عذاب (ہوگا)	اور	تم نہ خرید و، نہ لو

سزا کا مزہ چکھو گے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا ○ اور اللہ کے عہد کے بدلے

قسموں کو آپس کی دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان

عہدِ الٰہی توڑنے کے بدلے ملنے والی قیمت نہ لینے کی تاکید

(1)...... اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت اور حکمت ہے جس کے مطابق وہ فیصلے فرماتا ہے تو وہ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اس میں کسی دوسرے کو دخل کی ہمت ہے نہ اجازت، البتہ یہ یاد رہے کہ لوگ اس مشیت کو سامنے رکھ کر گناہوں پر جری نہ ہو جائیں کیونکہ قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہٰذا مشیت کا معاملہ جدا ہے اور حکمِ الٰہی کا جدا۔ (2)...... یہاں دوبارہ معاہدہ اور قسم توڑنے سے تاکیداً منع فرمانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدہ اور قسمیں پورا کرنے کا معاملہ انتہائی اہم ہے کیونکہ عہد کی خلاف ورزی میں دین اور =

بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ

بِعَهۡدِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِيۡلًا	اِنَّمَا	عِنۡدَ اللّٰهِ	هُوَ
اللہ کے عہد کے بدلے	تھوڑی قیمت	بیشک جو	اللہ کے پاس (ہے)	وہ

تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

دنیا و آخرت کا تقابل

خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنۡدَكُمۡ

خَيۡرٌ	لَّكُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾	مَا	عِنۡدَكُمۡ
بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	جو	تمہارے پاس (ہے)

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ جو تمہارے پاس ہے

صابرین کے لیے اجر

يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ

يَنۡفَدُ [1]	وَ	مَا	عِنۡدَ اللّٰهِ	بَاقٍ	وَ
وہ ختم ہو جائے گا	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) باقی رہنے والا (ہے)	اور

وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور

لَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ

لَنَجۡزِيَنَّ	الَّذِيۡنَ	صَبَرُوۡۤا	اَجۡرَهُمۡ	بِاَحۡسَنِ
ضرور ہم دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	ان کا اجر	بہترین کے بدلے

ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى

مَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾	مَنۡ	عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى
جو	وہ عمل کرتے تھے	جو	عمل کرے	نیک	مرد یا عورت میں سے

ان کا اجر ضرور دیں گے ○ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے

═ دنیا دونوں کا نقصان ہے اور عہد پورا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

1 ...... لوگوں کے پاس جو دنیا کا سامان ہے یہ سب فنا اور ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو خزانۂ رحمت اور آخرت کا ثواب ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ دنیا کے فنا اور زائل ہو جانے اور آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے میں خوب غور و فکر کرے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں سے بے رغبتی اختیار کرے۔

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (1)	فَلَنُحْيِيَنَّهٗ	حَيٰوةً طَيِّبَةً (2)	وَ
اور	وہ	مسلمان (ہو)	تو ضرور ہم زندگی دیں گے اسے	پاکیزہ زندگی	اور

اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور

لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾
ضرور ہم دیں گے انہیں	ان کا اجر	بہترین کے بدلے	جو	وہ عمل کرتے تھے

ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے ○

تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگو

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

فَاِذَا	قَرَاْتَ	الْقُرْاٰنَ	فَاسْتَعِذْ (3)	بِاللّٰهِ
تو جب	تم پڑھنے لگو	قرآن	تو پناہ مانگو	اللہ کی

تو جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی

اہلِ توکل مومنوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾	اِنَّهٗ	لَيْسَ	لَهٗ	سُلْطٰنٌ
شیطان مردود سے	بیشک وہ	نہیں ہے	اس کا	کوئی قابو

پناہ مانگو ○ بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں

عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾

عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٩٩﴾
ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر (ہی)	وہ بھروسہ کرتے ہیں

جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر ثواب ملنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر کے تمام نیک اعمال بیکار ہیں۔ (2)...... مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اُس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے جبکہ کافر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر نظر نہیں رکھتا، وہ حریص رہتا اور ہمیشہ رنج، مشقت اور تحصیلِ مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ (3)...... قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا مستحب ہے۔

آیتیں منسوخ ہونے پر کفار کا اعتراض اور انہیں جواب

ع ١٣ / ١٩

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

اِنَّمَا	سُلْطٰنُهٗ	عَلَى الَّذِيْنَ	يَتَوَلَّوْنَهٗ (1)	وَ
صرف	اس کا قابو	ان لوگوں پر ہے جو	دوستی کرتے ہیں اس سے	اور

اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور

الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ

الَّذِيْنَ	هُمْ	بِهٖ	مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	اِذَا	بَدَّلْنَاۤ (2)
جو لوگ	وہ	اس (شیطان) کو	شریک ٹھہراتے ہیں	اور	جب	ہم بدل دیں

وہ جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ

اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اٰيَةً	مَّكَانَ اٰيَةٍ	وَّ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا
(دوسری) آیت	ایک آیت کی جگہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو

دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ

يُنَزِّلُ	قَالُوْۤا	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُفْتَرٍ	بَلْ
وہ اتارتا ہے	(تو کافر) کہتے ہیں	تم صرف	خود گھڑ لیتے ہو	بلکہ

وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں: تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ

اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	قُلْ	نَزَّلَهٗ	رُوْحُ الْقُدُسِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	مقدس روح (یعنی جبریل نے)

ان میں اکثر جانتے نہیں ○ تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کوئی زور زبردستی نہیں کرتا بلکہ جو خود ہی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے دوست بناتا ہے وہی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔

2 ...... مشرکینِ مکہ اپنی جہالت کی وجہ سے آیتیں منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور ایک حکم کو منسوخ کر کے دوسرا حکم دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے۔

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

مِنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	لِيُثَبِّتَ	الَّذِيْنَ
تمہارے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تاکہ وہ ثابت قدم کردے	ان لوگوں کو جو

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾

اٰمَنُوْا	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾
ایمان لائے	اور	(یہ) ہدایت	اور	خوشخبری (ہے)	مسلمانوں کے لئے

ثابت قدم کردے اور (یہ) مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ۝

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا

وَ	لَقَدْ	نَعْلَمُ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّمَا
اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	کہ وہ	(کافر) کہتے ہیں	صرف

اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر کہتے ہیں: اس نبی کو

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

يُعَلِّمُهٗ	بَشَرٌ	لِسَانُ	الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ [1]
سکھاتا ہے اسے	ایک آدمی	(اُس کی) زبان	جس کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں

ایک آدمی سکھاتا ہے، جس آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں

ہدایت سے محروم لوگ اور ان کی سزا

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾ اِنَّ

اَعْجَمِيٌّ	وَّ	هٰذَا	لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٣﴾	اِنَّ
عجمی (ہے)	اور	یہ (قرآن)	روشن عربی زبان (میں ہے)	بیشک

اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن روشن عربی زبان میں ہے ۝ بیشک

1 ...... کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے خلاف جو باتیں کرتے ان میں سے ایک یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عجمی غلام قرآن سکھاتا ہے، اس کے رد میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے، جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے، ایسا کلام بنانا اس کے لئے تو کیا ممکن ہوتا، تمہارے فصحاء و بلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر و ناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا ان کے لئے محال اور اُن کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور ڈھٹائی کا فعل ہے۔

بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے

اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَا یَهْدِیْهِمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	راہ نہیں دکھاتا انہیں	اللہ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دکھاتا

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	اِنَّمَا	یَفْتَرِی	الْكَذِبَ [1]
اور	ان کے لئے	دردناک عذاب (ہے)	صرف	بہتان باندھتے ہیں	جھوٹ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	اور	یہ لوگ	وہی

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی

مرتدوں کے لئے وعید اور مجبوری میں رخصت کا بیان

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	مَنْ	كَفَرَ	بِاللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖ
جھوٹے (ہیں)	جو	کفر کرے	اللہ کے ساتھ	اپنے ایمان کے بعد

جھوٹے ہیں ○ جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ

اِلَّا	مَنْ	اُكْرِهَ [2]	وَ	قَلْبُهٗ	مُطْمَىٕنٌّۢ
سوائے	(اس کے) جسے	مجبور کردیا گیا	اور	اس کا دل	مطمئن (ہے)

سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر

1 ...... کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے متعلق رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بہتان لگایا گیا تھا، اس کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ 2 ...... حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو کسی ظالم کی طرف سے اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا حقیقی خوف ہو۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی دو معنیٰ والی بات کہنے میں گزارا چل سکتا ہو جس سے کفار اپنی مراد لیں اور کہنے والا اس کی درست مراد لے تو ضروری ہے کہ ایسی دو معنیٰ والی بات ہی کہے جبکہ اس طرح کہنا جانتا ہو۔

بِالۡاِیۡمَانِ وَلٰکِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡکُفۡرِ صَدۡرًا

بِالۡاِیۡمَانِ	وَ	لٰکِنۡ	مَّنۡ	شَرَحَ	بِالۡکُفۡرِ	صَدۡرًا
ایمان پر	اور	لیکن	جو	کھول دے	کفر کے ساتھ	(اپنا) سینہ

جما ہوا ہو لیکن وہ جو دل کھول کر کافر ہوں

فَعَلَیۡہِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰۶﴾

فَعَلَیۡہِمۡ	غَضَبٌ	مِّنَ اللّٰہِ	وَ	لَہُمۡ	عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۰۶﴾
تو ان پر	غضب (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور	ان کے لئے	بڑا عذاب (ہے)

ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے ○

ذٰلِکَ بِاَنَّہُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا

ذٰلِکَ (1)	بِاَنَّہُمُ	اسۡتَحَبُّوا	الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا
یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے پسند کرلی	دنیا کی زندگی

یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو

عَلَی الۡاٰخِرَۃِ ۙ وَاَنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

عَلَی الۡاٰخِرَۃِ	وَ	اَنَّ	اللّٰہَ	لَا یَہۡدِی	الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾
آخرت پر	اور	(اس لئے) کہ	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والے لوگوں (کو)

پسند کرلیا اور اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ○

اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَ

اُولٰٓئِکَ (2)	الَّذِیۡنَ	طَبَعَ	اللّٰہُ	عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ	وَ
یہی	وہ لوگ ہیں جو	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور کان اور

محبتِ دنیا کی نحوست اور مُردہ دلوں کا بُرا انجام

1 ...... یعنی جو لوگ دل کھول کر کافر ہوں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور بڑے عذاب کی وعید کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا اور دنیا کی محبت ان کے کفر کا سبب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا جو سمجھ بوجھ کے باوجود بھی کفر پر ڈٹے رہیں۔ 2 ...... یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے، نہ وہ غور و فکر کرتے ہیں، نہ وعظ و نصیحت پر توجہ دیتے ہیں، نہ سیدھے اور ہدایت والے راستے کو دیکھتے ہیں اور یہی غفلت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی عاقبت اور انجام کار کے بارے میں نہیں سوچتے۔

سَمۡعِهِمۡ وَ اَبۡصَارِهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾

سَمۡعِهِمۡ	وَ	اَبۡصَارِهِمۡ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الۡغٰفِلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾
ان کے کان	اور	ان کی آنکھوں (پر)	اور	یہ لوگ	وہی	غافل (ہیں)

آنکھوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی غافل ہیں ○

لَا جَرَمَ اَنَّهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ

لَا جَرَمَ	اَنَّهُمۡ	فِی الۡاٰخِرَةِ	هُمُ	الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ (1)	ثُمَّ	اِنَّ
حقیقت یہ ہے	کہ وہ	آخرت میں	وہی	برباد ہونے والے (ہیں)	پھر	بیشک

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں ○ پھر بیشک

رَبَّكَ لِلَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا

رَبَّكَ	لِلَّذِیۡنَ	هَاجَرُوۡا	مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا	فُتِنُوۡا
تمہارا رب	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ہجرت کی	(اس کے) بعد	کہ	انہیں ستایا گیا

تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تکلیفیں دیئے جانے کے بعد اپنے گھر بار چھوڑے

ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَ صَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ

ثُمَّ	جٰهَدُوۡا	وَ	صَبَرُوۡۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنۡۢ بَعۡدِهَا	لَغَفُوۡرٌ
پھر	انہوں نے جہاد کیا	اور	صبر کیا	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع یَوۡمَ تَاۡتِیۡ كُلُّ نَفۡسٍ تُجَادِلُ عَنۡ نَّفۡسِهَا وَ

رَّحِیۡمٌ ﴿۱۱۰﴾	یَوۡمَ	تَاۡتِیۡ	كُلُّ نَفۡسٍ	تُجَادِلُ	عَنۡ نَّفۡسِهَا (2)	وَ
مہربان (ہے)	(جس) دن	آئے گی	ہر جان	جھگڑتی ہوئی	اپنی جان کی طرف سے	اور

مہربان ہے ○ یاد کرو جس دن ہر جان اپنی طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے گی اور

مہاجر مجاہدین کیلئے بخشش ور حمت کی بشارت

قیامت کے احوال کی یاد دہانی

ع ۱۴ ۲۰

1 ...... یعنی حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں کہ ان کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی بدنصیبی دل کی غفلت ہے۔

2 ...... یعنی قیامت کے دن ہر انسان اپنی ذات کے بارے میں جھگڑتا ہوا آئے گا، ہر ایک نَفْسِی نَفْسِی کہتا ہو گا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک اپنے دنیاوی عملوں کے بارے میں عذر بیان کرے گا۔

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾
پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا بدلہ) جو	اس نے عمل کیا	اور	وہ	ان پر ظلم نہ ہوگا

ہر جان کو اس کا عمل پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

ناشکری کرنے والوں کا انجام

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا	قَرْيَةً (1)	كَانَتْ	اٰمِنَةً
اور	بیان کی	اللہ (نے)	مثال	ایک بستی (کی)	وہ تھی	امن والی

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو امن و اطمینان والی تھی

مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

مُّطْمَئِنَّةً	يَّاْتِيْهَا	رِزْقُهَا	رَغَدًا	مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی	آتا تھا اس کے پاس	اس کا رزق	کثرت (سے)	ہر جگہ سے

ہر طرف سے اس کے پاس اس کا رزق کثرت سے آتا تھا

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

فَكَفَرَتْ	بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	فَاَذَاقَهَا	اللّٰهُ
تو اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی	اللہ کی نعمتوں کی	تو چکھایا اس (کے باشندوں) کو	اللہ (نے)

تو وہاں کے رہنے والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾	وَ	لَقَدْ
بھوک اور خوف کے لباس (کا مزہ)	(اس کے) بدلے جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا ○ اور بیشک

1 ...... ممکن ہے کہ اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مکۂ مکرمہ کے علاوہ کوئی اور بستی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے سابقہ امتوں کی کوئی بستی مراد ہو جس کا حال اس آیت میں بیان کیا گیا ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہے۔

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ
آیاان کے پاس	ایک رسول	ان میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا

وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	فَكُلُوْا (1)	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا
اور	وہ	ظالم (تھے)	تو تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	حلال

اور وہ زیادتی کرنے والے تھے ○ تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ رزق

طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا

طَيِّبًا	وَّ	اشْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	اِنَّمَا
پاکیزہ	اور	شکر ادا کرو	اللہ کی نعمت (کا)	اگر	تم اس کی عبادت کرتے ہو	صرف

کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تم پر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

حَرَّمَ (2)	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
اس نے حرام کیا	تمہارے اوپر	مُردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت	اور	وہ جو

صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش رکھنے والا

جس کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا سب حرام کر دیا ہے پھر جو مجبور ہو اس حال میں کہ

پاکیزہ رزق کھانے اور نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان

(1)...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم لوٹ، غصب اور خبیث پیشوں سے حاصل کئے ہوئے جو حرام اور خبیث مال کھایا کرتے تھے ان کی بجائے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہر گندی اور خبیث چیز سے پاک فرمایا ہے اور اس دین میں مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات دی گئی ہیں۔

اپنی طرف سے کوئی چیز حلال یا حرام قرار دینے کی ممانعت

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	تم نہ کہو

نہ خواہش سے کھا رہا ہو اور نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور تمہاری زبانیں

لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ

لِمَا	تَصِفُ	اَلْسِنَتُكُمُ	الْكَذِبَ	هٰذَا	حَلٰلٌ	وَّ	هٰذَا	حَرَامٌ
(اس) وجہ سے کہ	بولتی ہیں	تمہاری زبانیں	جھوٹ	یہ	حلال	اور	یہ	حرام (ہے)

جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

لِّتَفْتَرُوْا[1]	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
کہ تم بہتان باندھو	اللہ پر	جھوٹ	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ

الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

الْكَذِبَ	لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَتَاعٌ قَلِیْلٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾
جھوٹ	وہ کامیاب نہ ہوں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)

باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے ○ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

یہودیوں پر حرام کردہ چیزوں کی طرف اشارہ

وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

وَ	عَلَى الَّذِیْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	مَا	قَصَصْنَا
اور	ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	(وہ چیزیں) جو	ہم نے بیان کیں

اور ہم نے صرف یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے پہلے

1 ...... زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے۔ یہاں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ پر افترا فرمایا گیا اور افترا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے۔

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ	وَ	لٰكِنْ
تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن

آپ کے سامنے بیان کی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ	رَبَّكَ (1)	لِلَّذِيْنَ	عَمِلُوا
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	بیشک	تمہارا رب	ان لوگوں کے لئے جو	عمل کرلیں

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں کے لئے (غفور رحیم ہے) جو

سچی توبہ کرنے والوں کیلئے بشارت

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا

السُّوْٓءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابُوْا	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	اَصْلَحُوْۤا
برا	نادانی سے	پھر	وہ توبہ کریں	اس کے بعد	اور	(اپنی) اصلاح کرلیں

نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں

ع ۱۵
۲۱

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
(تو) بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	بیشک	ابراہیم

بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک ابراہیم

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے 9 اوصاف

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ

كَانَ	اُمَّةً	قَانِتًا	لِّلّٰهِ	حَنِيْفًا	وَ
تھا	ایک پیشوا، تمام اچھی خصلتوں کا جامع	فرمانبرداری کرنے والا	اللہ کی	ہر باطل سے جدا	اور

تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے اور

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اسلام میں داخل ہونے اور گناہگاروں کو گناہ چھوڑنے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس آیت سے مقصود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نادانی سے کفر و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھیں، پھر ان سے توبہ کرلیں اور آئندہ اپنی توبہ پر قائم رہ کر اپنے اعمال درست کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

لَمْ يَكُ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾	شَاكِرًا	لِّاَنْعُمِهٖ	اِجْتَبٰىهُ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	شکر کرنے والا	اس کی نعمتوں، احسانوں پر	اللہ نے چن لیا اسے

وہ مشرک نہ تھے ○ اس کے احسانات پر شکر کرنے والے، اللہ نے اسے چن لیا

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ

وَ	هَدٰىهُ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾	وَ	اٰتَيْنٰهُ	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اور	ہدایت دی اسے	سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم نے دی اسے	دنیا میں	بھلائی

اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ

وَ	اِنَّهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾	ثُمَّ	اَوْحَيْنَاۤ
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور قرب والے بندوں میں سے (ہوگا)	پھر	ہم نے وحی بھیجی

اور بیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہوگا ○ پھر ہم نے آپ کی طرف

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ

اِلَيْكَ	اَنِ	اتَّبِعْ (1)	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ
تمہاری طرف	کہ	تم (بھی) پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھا)	اور

وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے اور

ہفتے کے دن کی تعظیم سے متعلق یہودیوں کے عذر کا جواب

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾	اِنَّمَا	جُعِلَ	السَّبْتُ	عَلَى الَّذِيْنَ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	صرف	مقرر کیا گیا	ہفتہ	ان لوگوں پر جنہوں نے

وہ مشرک نہ تھے ○ ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے

1 ...... یہاں پیروی سے مراد عقائد اور اصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس پیروی کا جو حکم دیا گیا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و منزلت اور رفعتِ درجات کا اظہار ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُن کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اخْتَلَفُوْا (1)	فِيْهِ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَيَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اختلاف کیا	اس کے بارے میں	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن کے بارے میں اختلاف کیا اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن

تبلیغ دین کی دعوت کے آداب

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اُدْعُ (2)	اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
قیامت کے دن	جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	تم بلاؤ	اپنے رب کے راستے کی طرف

ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں اختلاف کرتے تھے ○ اپنے رب کے راستے کی طرف

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	وَ	جَادِلْهُمْ	بِالَّتِيْ	هِيَ
حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ	اور	بحث کرو ان سے	(اس طریقے) سے جو	وہ

حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

اَحْسَنُ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ
سب سے اچھا (ہو)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	گمراہ ہوا

جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے

جرم کی سزا دینے کا اصول

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ	اِنْ	عَاقَبْتُمْ
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت پانے والوں کو	اور	اگر	تم سزا دینے لگو

گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو

1 ...... یہودیوں کے نزدیک ہفتے کے دن کی تعظیم کرنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جمعہ کے دن کی تعظیم کی تو انہوں نے اعتراض کرنا شروع کر دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں ہفتے کے دن کی تعظیم ہے ہی نہیں بلکہ ان کی شریعت میں جمعہ کے دن کی تعظیم تھی۔ 2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا اور اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا جو تین آداب پر مشتمل ہے۔ (1) حکمت کے ساتھ۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل =

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ

فَعَاقِبُوْا	بِمِثْلِ	مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (1)	وَ	لَىٕنْ	صَبَرْتُمْ
تو سزا دو	(اس کی) مثل	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	اور	ضرور اگر	تم نے صبر کیا

تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو

لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا

لَهُوَ	خَيْرٌ	لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿١٢٦﴾	وَ	اصْبِرْ	وَ	مَا
(تو) ضرور وہ	سب سے بہتر (ہے)	صبر کرنے والوں کے لئے	اور	تم صبر کرو	اور	نہیں

تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○ اور صبر کرو اور

صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ

صَبْرُكَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ	وَ
تمہارا صبر کرنا	مگر	اللّٰہ (کی توفیق) سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر (کا)	اور

تمہارا صبر اللّٰہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور

لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ

لَا تَكُ	فِيْ ضَيْقٍ	مِّمَّا	يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٧﴾	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ ہو	تنگی میں	(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	بیشک	اللّٰہ

ان کی سازشوں سے دل تنگ نہ ہو ○ بے شک اللّٰہ

مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾ ع

١٦ ع ٩ ٢٢

مَعَ الَّذِيْنَ (2)	اتَّقَوْا	وَّ	الَّذِيْنَ	هُمْ	مُّحْسِنُوْنَ ﴿١٢٨﴾
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو	ڈرتے ہیں	اور	جو لوگ	وہ	نیکی کرنے والے (ہیں)

ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور غمزدہ نہ ہونے کی ہدایت

پرہیزگاروں اور نیک لوگوں کیلئے بشارت

= کردے۔ (2) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اچھی نصیحت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ کسی کو کسی کام کے فوائد بتائے جائیں اور کسی کام کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، جسے ترغیب و ترہیب کہتے ہیں۔ (3) سب سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔

1 ...... یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اُس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ 2 ...... یعنی اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ میری مدد، میرا فضل اور میری رحمت تیرے شاملِ حال ہو تو تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ

15

آیات: 111 — رکوع: 12

سُوْرَةُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک معراج کا بیان

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا

سُبْحٰنَ	الَّذِیْۤ	اَسْرٰى (1)	بِعَبْدِهٖ	لَیْلًا
پاک ہے	(وہ ذات) جس نے	سیر کرائی	اپنے بندے کو	رات کے کچھ حصے (میں)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (2)	الَّذِیْ	بٰرَكْنَا	حَوْلَهٗ
مسجدِ حرام سے	مسجدِ اقصیٰ تک	وہ جو	ہم نے برکتیں رکھیں	اس کے ارد گرد

کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہی

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَ

لِنُرِیَهٗ	مِنْ اٰیٰتِنَا	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ①	وَ
تاکہ ہم دکھائیں اسے	اپنی نشانیوں میں سے	بیشک	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور

تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اور

1 ...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالٰی کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔

2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مکۂ مکرمہ سے بیت المقدس تک رات کے چھوٹے سے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	جَعَلْنٰهُ	هُدًى	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	بنادیا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ؕ﴿۲﴾ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِیْ	وَكِیْلًا ﴿۲﴾	ذُرِّیَّةَ	مَنْ	حَمَلْنَا
کہ تم نہ بناؤ	میرے سوا	کوئی کارساز	(اے اُن کی) اولاد	جنہیں	ہم نے سوار کیا

کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ ○ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ وَ قَضَیْنَاۤ

مَعَ نُوْحٍ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ (1)	وَ	قَضَیْنَاۤ
نوح کے ساتھ	بیشک وہ	تھا	بڑا شکر گزار بندہ	اور	ہم نے وحی بھیجی

نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ یقیناً بہت شکر گزار بندہ تھا ○ اور ہم نے

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	فِی الْكِتٰبِ	لَتُفْسِدُنَّ	فِی الْاَرْضِ	مَرَّتَیْنِ	وَ
بنی اسرائیل کی طرف	کتاب میں	ضرور تم فساد کروگے	زمین میں	دو مرتبہ	اور

بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو مرتبہ فساد کروگے اور

لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

لَتَعْلُنَّ	عُلُوًّا كَبِیْرًا ﴿۴﴾	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا (2)
ضرور تم تکبر کروگے	بڑا تکبر	پھر جب	آیا	ان (دو) میں سے پہلی بار کا وعدہ

تم ضرور بڑا تکبر کروگے ○ پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کا وعدہ آیا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شکر کی یاد دہانی

بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے کی خبر

پہلے فساد پر بنی اسرائیل کا انجام

1...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی چیز کھاتے، پیتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے تھے اس لئے انہیں بطورِ خاص شکر گزار بندہ فرمایا گیا۔ 2...... پہلے فساد کی صورت یہ بنی کہ بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور گناہ کے کاموں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہونے لگے حتی کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت شعیاء عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا حضرت ارمیاء عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کر دیا۔ یہ فساد کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور لشکر ان پر مسلط کر دیئے جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، تورات کو جلایا، مسجدِ اقصیٰ کو ویران کیا اور ستر ہزار افراد کو گرفتار کر لیا۔

بربادی کے بعد بنی اسرائیل پر احسانِ الٰہی

بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا لَّنَاۤ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا

بَعَثْنَا	عَلَیْكُمْ	عِبَادًا	لَّنَاۤ	اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ	فَجَاسُوْا
(تو)ہم نے بھیجے	تم پر	بندے	اپنے	سخت لڑائی والے	تو وہ (تمہاری) تلاش میں گھس گئے

توہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے جو سخت لڑائی والے تھے تو وہ شہروں کے اندر

خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ

خِلٰلَ الدِّیَارِ	وَ	كَانَ	وَعْدًا	مَّفْعُوْلًا ۝۵	ثُمَّ	رَدَدْنَا[1]	لَكُمُ
شہروں کے اندر	اور	وہ تھا	ایک وعدہ	پورا ہونے والا	پھر	ہم نے اُلٹ دیا	تمہارا

تمہاری تلاش کیلئے گھس گئے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا تھا ۝ پھر ہم نے تمہارا غلبہ

الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَ اَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ جَعَلْنٰكُمْ

الْكَرَّةَ	عَلَیْهِمْ	وَ	اَمْدَدْنٰكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ	وَ	جَعَلْنٰكُمْ
غلبہ	ان پر	اور	مدد کی تمہاری	مالوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	ہم نے کر دیا تمہیں

ان پر اُلٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور ہم نے

بنی اسرائیل کو تنبیہ اور دوسرے فساد پر ان کا انجام

اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۫ وَ اِنْ

اَكْثَرَ	نَفِیْرًا ۝۶	اِنْ	اَحْسَنْتُمْ	اَحْسَنْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اِنْ
زیادہ	جتھے (میں)	اگر	تم بھلائی کرو گے	(تو) بھلا کرو گے	اپنی جانوں کا	اور	اگر

تمہاری تعداد بھی زیادہ کر دی ۝ اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کرو گے اور اگر

اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا

اَسَاْتُمْ	فَلَهَا	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ[2]	لِیَسُوْٓءٗا
تم برا کرو گے	تو اپنی (جان) کے لئے (ہو گا)	پھر جب	آیا	دوسری بار کا وعدہ	تاکہ وہ بگاڑ دیں

تم برا کرو گے تو تمہاری جانوں کیلئے ہی ہو گا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا تاکہ وہ

1 ...... یہاں بنی اسرائیل کی بربادی کے بعد دوبارہ سنبھلنے کی داستان بیان کی جارہی ہے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجے میں تباہ و برباد ہونے کے بعد جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تمہیں دولت دی اور تمہیں اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی کہ تم دوبارہ مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے چنانچہ تمہیں اُن لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا گیا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ 2 ...... جب دوسری بار بنی اسرائیل کے فساد کرنے کا وقت آیا اور انہوں نے دوبارہ وہی پرانی حرکتیں کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فارس اور روم والوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے بیتُ المقدس کی مسجد کو ویران کر دیا اور بنی اسرائیل کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

وُجُوْهَكُمْ وَ لِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

وُجُوْهَكُمْ	وَ	لِيَدْخُلُوا	الْمَسْجِدَ	كَمَا	دَخَلُوْهُ
تمہارے چہرے	اور	تاکہ داخل ہو جائیں	مسجد (میں)	جیسے	وہ داخل ہوئے اس میں

تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار اس میں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷ عَسٰى

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	لِيُتَبِّرُوْا	مَا	عَلَوْا	تَتْبِيْرًا ۝۷ [1]	عَسٰى
پہلی بار	اور	تاکہ تباہ و برباد کر دیں	جس (چیز پر)	وہ غلبہ پائیں	تباہ و برباد کرنا	قریب ہے

داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں ۝ قریب ہے کہ

بنی اسرائیل کی دوسری مرتبہ تباہی

وقف لازم

رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَ اِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ

رَبُّكُمْ	اَنْ	يَّرْحَمَكُمْ	وَ	اِنْ	عُدْتُّمْ	عُدْنَا	وَ
تمہارا رب	کہ	وہ رحم فرمائے تم پر	اور	اگر	تم لوٹے	(تو) ہم دوبارہ (سزا) دیں گے	اور

تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر دوبارہ (شرارت) کرو گے تو ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

جَعَلْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	حَصِيْرًا ۝۸	اِنَّ	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَهْدِيْ
ہم نے بنا دیا	جہنم (کو)	کافروں کے لئے	قید خانہ	بیشک	یہ قرآن	ہدایت دیتا ہے

ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا دیا ہے ۝ بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے

قرآن مجید کی تین خوبیاں

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ

لِلَّتِيْ	هِيَ	اَقْوَمُ	وَ	يُبَشِّرُ	الْمُؤْمِنِيْنَ
(اس راستے) کی جو	وہ	سب سے سیدھا (ہے)	اور	بشارت دیتا ہے	(اُن) ایمان والوں (کو)

جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

1 ......بنی اسرائیل کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو پہلی نظر میں ہی مسلمانوں کے عروج وزوال کا سبب واضح ہو جائے گا کہ مسلمان جب تک احکامِ قرآن اور اطاعتِ رسول پر عمل پیرا رہے تو دنیا بھر میں انہیں غلبہ، قوت اور اقتدار حاصل رہا اور جب سے انہوں نے قرآن و حدیث کی پیروی میں سستی کرنا شروع کی اور حرام و ناجائز افعال میں مبتلا ہوئے تب سے ان کی شوکت اور اقتدار زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی، اگر اب بھی مسلمان نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنی عملی حالت کو نہ سدھارا تو حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ ۝۹ وَّ

الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَبِیْرًا ۝۹	وَّ
جو	عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)	اور

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○ اور

اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

اَنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ
یہ کہ	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۱۰ ع وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ

عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۱۰	وَ	یَدْعُ	الْاِنْسَانُ	بِالشَّرِّ (1)	دُعَآءَهٗ	بِالْخَیْرِ
دردناک عذاب	اور	دعا کر دیتا ہے	آدمی	برائی کی	(جیسے) اس کا دعا کرنا	بھلائی کی

تیار کر رکھا ہے ○ اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے

بددعا کرنے میں انسان کا حال

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱ وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ

وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	عَجُوْلًا ۝۱۱ (2)	وَ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ
اور	ہے	آدمی	بڑا جلد باز	اور	ہم نے بنایا	رات	اور	دن (کو)

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ○ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں

قدرتِ الٰہی کی دو عظیم نشانیاں

اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

اٰیَتَیْنِ	فَمَحَوْنَاۤ	اٰیَةَ الَّیْلِ	وَ	جَعَلْنَاۤ	اٰیَةَ النَّهَارِ	مُبْصِرَةً
دو نشانیاں	تو ہم نے مٹاہوا کیا	رات کی نشانی (کو)	اور	بنایا	دن کی نشانی (کو)	دیکھنے والی

بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹاہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا

ع-١

1 ...... غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بددعا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہئے کہ نہ معلوم کون سا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بددعائیں دیتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑا غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ 2 ...... دینی اور دنیاوی بعض کاموں میں جلدی اچھی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی بری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیاوی معاملات میں بھی شدید نقصان ہو جاتا ہے، پھر ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ

لِّتَبْتَغُوْا (1)	فَضْلًا (2)	مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِیْنَ	وَ
تاکہ تم تلاش کرو	فضل	اپنے رب سے (کا)	اور	تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور

تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور

الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ۝۱۲ وَ كُلَّ اِنْسَانٍ

الْحِسَابَ	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ۝۱۲	وَ	كُلَّ اِنْسَانٍ
حساب	اور	ہر چیز	ہم نے خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا اسے	اور	ہر انسان

حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ۝ اور ہر انسان کی

بروزِ قیامت اعمال نامہ ملے گا اور اسے پڑھنے کا منظر

اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ

اَلْزَمْنٰهُ	طٰٓىِٕرَهٗ	فِیْ عُنُقِهٖ (3)	وَ	نُخْرِجُ	لَهٗ
ہم نے لازم کر دی اسے	اس کی قسمت	اس کی گردن میں	اور	ہم نکالیں گے	اس کے لئے

قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	كِتٰبًا	یَّلْقٰىهُ	مَنْشُوْرًا ۝۱۳	اِقْرَاْ
قیامت کے دن	ایک اعمال نامہ	وہ پائے گا اسے	کھلا ہوا	(فرمایا جائے گا) پڑھ

قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ۝ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا

انسان کو اپنی ہدایت اور نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝۱۴ ؕ مَنِ

كِتٰبَكَ	كَفٰى	بِنَفْسِكَ	الْیَوْمَ	عَلَیْكَ	حَسِیْبًا ۝۱۴	مَنِ
اپنا اعمال نامہ	کافی ہے	تمہاری جان	آج	تجھ پر	حساب کرنے والا	جس نے

نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے ۝ جس نے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا بہت نامناسب ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضاء سلامت ہونے اور کمائی کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنوں یا پرایوں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ رزق حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہنر و کمال پر ناز نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر نگاہ رکھے۔ 3 ...... یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک بختی یا بدبختی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ =

عذاب سے متعلق دستورِ الٰہی

گزشتہ قوموں کی مرحلہ وار تباہی و بربادی

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	یَهْتَدِیْ	لِنَفْسِهٖ (1)	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا
ہدایت پائی	تو صرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی جان کیلئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف

ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو

یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

یَضِلُّ	عَلَیْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ
وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی (جان) پر	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)

اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا اور کوئی جان کسی دوسری جان کا

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ⑮

وِّزْرَ اُخْرٰى	وَ	مَا كُنَّا	مُعَذِّبِیْنَ	حَتّٰى	نَبْعَثَ	رَسُوْلًا ⑮
دوسری کا بوجھ	اور	ہم نہیں ہیں	عذاب دینے والے	یہاں تک کہ	بھیج دیں	رسول

بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں ○

وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا

وَ	اِذَاۤ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نُّهْلِكَ	قَرْیَةً	اَمَرْنَا
اور	جب	ہم ارادہ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	ہلاک کردیں	کسی بستی (کو)	(تو) ہم احکام بھیجتے ہیں

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو

مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

مُتْرَفِیْهَا	فَفَسَقُوْا	فِیْهَا	فَحَقَّ
اس کے خوشحال لوگوں (پر)	پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں	اس (بستی) میں	پھر پوری ہوجاتی ہے

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس بستی پر

=رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

(1)......اس آیت کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہدایت و نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا، یہ نہ ہوگا کہ نیکی تو یہ کرے اور جزا کسی اور کو دے دی جائے اور یہ خود محروم رہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکی سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچ جائے جیسے ایصالِ ثواب یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یونہی آدمی کے بہکنے کا گناہ اور وبال بھی اسی پر ہوگا، یہ نہیں ہوگا کہ ایک آدمی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے، ہاں جہاں تک گناہ کی ترغیب دینے کا یا اس کے اسباب=

سابقہ قوموں کی ہلاکت کا اجمالی بیان اور علمِ الٰہی

عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿١٦﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا

عَلَیْهَا	الْقَوْلُ	فَدَمَّرْنٰهَا	تَدْمِیْرًا ﴿١٦﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا
اس پر	بات	توتباہ وبرباد کر دیتے ہیں اسے	تباہ وبرباد کرنا	اور	کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں

بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ وبرباد کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
قوموں میں سے	نوح کے بعد	اور	کافی ہے	تمہارارب	اپنے بندوں کے گناہوں سے

نوح کے بعد کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں اور تمہارارب اپنے بندوں کے گناہوں کی کافی

دنیا اور آخرت کے طلبگاروں کا بیان

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ

خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿١٧﴾	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	الْعَاجِلَةَ (2)	عَجَّلْنَا	لَهٗ
خبر دار	دیکھنے والا	جو	چاہتاہے	جلدی والی (یعنی دنیا)	ہم جلد دیدیتے ہیں	اس کو

خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ جو جلدی والی (دنیا) چاہتاہے تو ہم جسے چاہتے ہیں

فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

فِیْهَا	مَا	نَشَآءُ	لِمَنْ	نُّرِیْدُ	ثُمَّ	جَعَلْنَا	لَهٗ
اس (دنیا) میں	جو	ہم چاہتے ہیں	جس کے لئے	چاہتے ہیں	پھر	ہم نے بنار کھی ہے	اس کے لیے

اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے

جَهَنَّمَ ۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ

جَهَنَّمَ	یَصْلٰىهَا	مَذْمُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾	وَ	مَنْ	اَرَادَ	الْاٰخِرَةَ
جہنم	وہ داخل ہو گا اس میں	مذمت کیاہوا	مردود کیاہوا	اور	جو	چاہے	آخرت

جہنم بنار کھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا ○ اور جو آخرت چاہتاہے

== مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس کا گناہ بہر حال اپنی جگہ ملے گا۔

1 ...... اس میں بطورِ خاص کفارِ مکہ اور عمومی طور پر ساری کائنات کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر انہوں نے سابقہ امتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا اور اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ ان امتوں کی طرح انہیں بھی کہیں عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔ 2 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی نصیب میں ہے خواہ اسے فکر سے حاصل کریں یا فراغت سے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے لئے اپنی آخرت کو برباد نہ کرے، ==

وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ

وَ	سَعٰى	لَهَا	سَعْیَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓىٕكَ
اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)	تو یہ لوگ

اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں

كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ

كَانَ	سَعْیُهُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ (1)	كُلًّا (2)	نُّمِدُّ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	هٰۤؤُلَآءِ
ہوگی	ان کی کوشش	مقبول	سب (کی)	ہم مدد کرتے ہیں	اِن کی	اور	اُن کی

جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○ ہم آپ کے رب کی عطا سے اِن (دنیا کے طلبگاروں) اور اُن

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ	وَ	مَا كَانَ	عَطَآءُ رَبِّكَ	مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾	اُنْظُرْ	كَیْفَ
تیرے رب کی عطا سے	اور	نہیں ہے	تیرے رب کی عطا	روکی ہوئی	تم دیکھو	کیسے

(آخرت کے طلبگاروں) سب کی مدد کرتے ہیں اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں ○ دیکھو! ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	اَكْبَرُ
ہم نے بڑائی دی	ان کے بعض (کو)	بعض پر	اور	ضرور آخرت	سب سے بڑی (ہے)

ان میں ایک کو دوسرے پر کیسی بڑائی دی اور بیشک آخرت درجات کے اعتبار سے

دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

دَرَجٰتٍ	وَّ	اَكْبَرُ	تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ
درجات (میں)	اور	سب سے بڑی (ہے)	فضیلت (میں)	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ

سب سے بڑی ہے اور فضیلت میں سب سے بڑی ہے ○ اے سننے والے! اللہ کے ساتھ

اللہ تعالیٰ کی عطا سب کو عام ہے

دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی جائے

اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کا انجام

==یونہی وہ کسی کی دنیا کی خاطر بھی اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (2) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ 2 ......دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو عطا فرما رہا ہے، سب کو روزی مل رہی ہے، دنیا میں سب اس سے فیض اُٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد البتہ انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال ہوگا اور اگلی آیت میں فرمایا کہ دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر مال، عزت، شہرت،==

ع ۲/۲

شرک کی ممانعت اور والدین سے متعلق عظیم الشان تعلیم

اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع وَ قَضٰى

اِلٰـهًا اٰخَرَ	فَتَقْعُدَ	مَذْمُوْمًا	مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾	وَ	قَضٰى
دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تو بیٹھا رہے گا	مذمت کیا ہوا	بے یار و مددگار	اور	حکم فرمایا

دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تُو مذموم، بے یار و مددگار ہو کر بیٹھا رہے گا ○ اور تمہارے رب نے

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ

رَبُّكَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	وَ	بِالْوَالِدَیْنِ
تمہارے رب (نے)	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	اور	ماں باپ کے ساتھ

حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ

اِحْسَانًا	اِمَّا	یَبْلُغَنَّ	عِنْدَكَ	الْكِبَرَ	اَحَدُهُمَاۤ	اَوْ
اچھا سلوک (کرو)	اگر	وہ پہنچ جائیں	تیرے سامنے	بڑھاپے (کو)	ان میں سے کوئی ایک	یا

اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا

كِلٰهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَّهُمَاۤ	اُفٍّ	وَّ	لَا تَنْهَرْهُمَا	وَ	قُلْ	لَّهُمَا
دونوں	تو تم نہ کہنا	ان سے	اف	اور	نہ جھڑکنا انہیں	اور	تم کہنا	ان سے

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ	مِنَ الرَّحْمَةِ	وَ
تعظیم کی بات	اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو	نرم دلی سے	اور

خوبصورت، نرم بات کہنا ○ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور

== کمال میں بڑائی دی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ درجات اور فضیلت کے اعتبار سے آخرت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔

(1)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا مطالعہ کرنے سے ہر ذی شعور انسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے ویسی پوری دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورتِ حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بننے ==

مسلمانوں کو ایک تنبیہ

رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دینے کا حکم اور اسراف کی ممانعت

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؕ﴿۲۴﴾

قُلْ	رَّبِّ(1)	ارْحَمْهُمَا	كَمَا	رَبَّيٰنِيْ	صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾
عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر	جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

دعا کرکہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِيْ نُفُوْسِكُمْ	اِنْ	تَكُوْنُوْا	صٰلِحِيْنَ
تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اگر	تم ہوئے	نیک

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم لائق ہوئے

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِلْاَوَّابِيْنَ	غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾	وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ
تو بیشک وہ	ہے	توبہ کرنے والوں کو	بخشنے والا	اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق

تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو

وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾(2)	اِنَّ
اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا	بیشک

اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○ بیشک

الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْٓا	اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ(3)	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ
فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

=کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری ایام گزار سکیں۔

1 ...... والدین کیلئے دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کرلینا چاہئے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان و عافیت کی سلامتی، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کافر والدین کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہئے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ 2 ...... غیرِ حق میں صرف کرنا اسراف ہے اور یہ بلاشبہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراطُ الجنان، ج 5، ص 447 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 3 ...... فضول خرچی کرنے والوں کو=

محتاج سے اچھی بات کرنے کا حکم

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾	وَ	اِمَّا	تُعْرِضَنَّ	عَنْهُمُ	ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ
بڑا ناشکرا	اور	اگر	تم منہ پھیرو	ان سے	رحمت کے انتظار (میں)	اپنے رب کی طرف سے

بڑا ناشکرا ہے ○ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

خرچ کرنے میں اعتدال کی تاکید

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ

تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ (1)	وَ	لَا تَجْعَلْ	يَدَكَ
جس کی تم امید رکھتے ہو	تو کہو	ان سے	آسان بات	اور	نہ رکھو	اپنے ہاتھ (کو)

ان سے منہ پھیرو تو ان سے آسان بات کہو ○ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَغْلُوْلَةً (2)	اِلٰى عُنُقِكَ	وَ	لَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ
بندھا ہوا	اپنی گردن سے	اور	نہ پھیلاؤ اسے	پورا پھیلانا	(اگر ایسا کیا) تو بیٹھے رہو گے

بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ پورا کھول دو کہ پھر ملامت میں،

رزق کی وسعت و تنگی سے متعلق دستور

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ
ملامت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بیشک	تمہارا رب	کشادہ کر دیتا ہے	رزق	جس کیلئے

حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ ○ بیشک تمہارا رب جس کیلئے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرًا
چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خوب خبر رکھنے والا

رزق کھول دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا،

== شیطانوں کا بھائی فرمایا گیا کیونکہ یہ ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

1 ..... یعنی اگر کسی وقت تمہارے پاس فوری دینے کو کچھ نہ ہو تو ان سے آسان بات کہو جیسے اُن کی خوش دلی کے لئے اُن سے وعدہ کر لو یا اُن کے حق میں دعا کر دو۔ کسی بھی صورت مجبور رشتے دار، مسکین یا سائل کو جھڑکنا نہیں چاہئے اور مستحق کو جھڑکنا حرام ہے، البتہ جو غیرِ مستحق ہے اسے نہ دینے کا حکم ہے۔ 2 ..... اس آیت میں خرچ کرنے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنے کا فرمایا گیا ہے اور اسے ایک مثال سے سمجھایا گیا کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم ==

ع ۴/۳

غربت کے خوف سے اولاد قتل کرنے کی ممانعت

بَصِیْرًا۠ ۳۰ عؑ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ

بَصِیْرًا ۳۰	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
دیکھنے والا	اور	تم قتل نہ کرو	اپنی اولاد	مفلسی، غربت کے ڈر (سے)	ہم

دیکھنے والا ہے ○ اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم

زنا کی ممانعت

نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ۳۱ وَ

نَرْزُقُهُمْ	وَ	اِیَّاكُمْ	اِنَّ	قَتْلَهُمْ	كَانَ	خِطْاً كَبِیْرًا ۳۱	وَ
رزق دیں گے انہیں	اور	تمہیں	بیشک	انہیں قتل کرنا	ہے	بہت بڑا گناہ	اور

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ○ اور

ناحق قتل کرنے کی ممانعت

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ۳۲ وَ

لَا تَقْرَبُوا	الزِّنٰۤى (2)	اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَ	سَآءَ سَبِیْلًا ۳۲	وَ
قریب نہ جاؤ	زنا (کے)	بیشک وہ	ہے	بے حیائی	اور	بہت ہی برا راستہ	اور

بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے ○ اور

قصاص میں قتل کی اجازت اور اس کی حدود و قیود

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّؕ وَ

لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِیْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ
قتل نہ کرو	کسی جان (کو)	جس کی	حرمت رکھی	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور

جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور

مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا

مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا	فَقَدْ	جَعَلْنَا	لِوَلِیِّهٖ	سُلْطٰنًا
جو	قتل کیا جائے	مظلوم (ہو کر)	تو بیشک	ہم نے دیا ہے	اس کے وارث کو	قابو

جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

═ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے اور دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب لوگ برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے کہ اس صورت میں آدمی کو پریشان ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

1 ......زمانۂ جاہلیت میں بہت سے اہلِ عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو اس لئے زندہ دفن کر دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں کہاں سے کھلائیں گے۔ اس آیت میں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے اور یہ بھی اسلام کے زریں کارناموں میں سے ایک ہے کہ اس نے قتل و بربریت کی اس بدترین صورت کا بھی═

مالِ یتیم کی حفاظت اور عہد پورا کرنے کا حکم

فَلَا یُسۡرِفۡ فِّی الۡقَتۡلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقۡرَبُوۡا

فَلَا یُسۡرِفۡ	فِّی الۡقَتۡلِ	اِنَّهٗ	كَانَ	مَنۡصُوۡرًا ﴿۳۳﴾ (1)	وَ	لَا تَقۡرَبُوۡا
تو وہ حد سے نہ بڑھے	قتل (قصاص) میں	بیشک وہ	ہے	مدد کیا ہوا	اور	تم قریب نہ جاؤ

تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد ہونی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی

مَالَ الۡیَتِیۡمِ (2)	اِلَّا	بِالَّتِیۡ	هِیَ	اَحۡسَنُ	حَتّٰی
یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے کے) ساتھ جو	وہ	سب سے اچھا (ہو)	یہاں تک کہ

پاس نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ

یَبۡلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَ اَوۡفُوۡا بِالۡعَهۡدِ ۚ اِنَّ الۡعَهۡدَ كَانَ

یَبۡلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوۡفُوۡا	بِالۡعَهۡدِ	اِنَّ	الۡعَهۡدَ	كَانَ
وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی، پکی عمر (کو)	اور	پورا کرو	عہد کو	بیشک	عہد	ہے

وہ اپنی پکی عمر کو پہنچ جائے اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں

ناپ تول پورا کرنے کا حکم

مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوۡفُوا الۡكَیۡلَ اِذَا كِلۡتُمۡ وَ زِنُوۡا بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ ؕ

مَسۡـُٔوۡلًا ﴿۳۴﴾	وَ	اَوۡفُوا	الۡكَیۡلَ	اِذَا	كِلۡتُمۡ	وَ زِنُوۡا	بِالۡقِسۡطَاسِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ
پوچھی جانے والی چیز	اور	پورا کرو	ناپ	جب	تم ناپ کرو	اور وزن کرو	صحیح ترازو کے ساتھ

سوال کیا جائے گا ○ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔

جھوٹے الزام لگانے کی ممانعت

ذٰلِكَ خَیۡرٌ وَّ اَحۡسَنُ تَاۡوِیۡلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقۡفُ مَا

ذٰلِكَ	خَیۡرٌ	وَّ	اَحۡسَنُ	تَاۡوِیۡلًا ﴿۳۵﴾	وَ	لَا تَقۡفُ	مَا
یہ	بہتر (ہے)	اور	بہت اچھا	انجام (میں)	اور	پیچھے نہ پڑ	(اس بات کے) جو

یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ

═ قلع قمع کیا اور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک مکروہ باب کو ختم کیا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں۔

1...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کس قدر حرمت بیان کی گئی ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ جس کا دل کرتا ہے وہ بندوق اٹھاتا ہے اور جس کو دل کرتا ہے قتل کر دیتا ہے، کہیں سیاسی وجوہات سے، تو کہیں علاقائی اور صوبائی تعصب کی وجہ سے، یونہی کہیں زبان کے نام پر ═

اترا تے ہوئے چلنے کی ممانعت

بُرے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

احکامِ الٰہی کی حقیقت

لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ

لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ(1)	اِنَّ	السَّمْعَ	وَ	الْبَصَرَ	وَ	الْفُؤَادَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم	بیشک	کان	اور	آنکھ	اور	دل

جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ	كَانَ	عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾	وَ	لَا تَمْشِ	فِی الْاَرْضِ	مَرَحًا(2)
ان میں ہر چیز	ہے	جس کے متعلق سوال ہوگا	اور	تو نہ چل	زمین میں	اتراتا ہوا

ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا ○ اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ	وَ	لَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ
بیشک تو	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا	پہاڑوں (کو)

بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو

طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

طُوْلًا ﴿۳۷﴾	كُلُّ ذٰلِكَ	كَانَ	سَیِّئُهٗ	عِنْدَ رَبِّكَ	مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾
بلندی (میں)	یہ سب (کام)	ہے	اس میں سے برا کام	تیرے رب کے نزدیک	ناپسندیدہ

پہنچ جائے گا ○ ان تمام کاموں میں سے جو برے کام ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں ○

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ

ذٰلِكَ	مِمَّاۤ	اَوْحٰۤى	اِلَیْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ
یہ	(اس میں) سے جو	وحی کی	تمہاری طرف	تمہارے رب (نے)	حکمت (والی باتوں) سے

یہ وحی کی اُن حکمت والی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی ہیں

=تو کہیں فرقہ بندی کے نام پر۔ ان میں سے کوئی بھی صورت جائز نہیں ہے۔ قتل کی اجازت صرف مخصوص صورتوں میں حاکمِ اسلام کو ہے اور کسی کو نہیں۔

2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یتیم کا کل یا بعض مال غصب کر لینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے۔

1 ...... یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ 2 ...... فخر و تکبر کی چال اور متکبرین کی سی بیٹھک وغیرہ سب ممنوع ہیں، ہمارے چلنے پھرنے میں تواضع، انکساری، وقار اور=

شرک کی مذمت اور مشرک کا انجام

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ

وَ	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتُلْقٰى	فِیْ جَهَنَّمَ
اور	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تجھے ڈال دیا جائے گا	جہنم میں

اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تجھے ملامت زدہ، مردود کرکے

فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعوے کی تردید

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ

مَلُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾	اَفَاَصْفٰىكُمْ	رَبُّكُمْ	بِالْبَنِیْنَ	وَ
ملامت کیا ہوا	ٹھکرایا ہوا	تو کیا چن لیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	بیٹوں کے ساتھ	اور

جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○ کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور

اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع

اتَّخَذَ	مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنَاثًا[1]	اِنَّكُمْ	لَتَقُوْلُوْنَ	قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾
(اپنے لیے) بنالیں	فرشتوں سے	بیٹیاں	بیشک تم	ضرور کہہ رہے ہو	بہت بڑی بات

اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ بیشک تم بہت بڑی بات بول رہے ہو ○

قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا مقصد

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِیَذَّكَّرُوْا[2]	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے کئی طرح سے بیان کیا	اس قرآن میں	تاکہ وہ سمجھیں	اور

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور

توحید کی ایک عام فہم دلیل اور شانِ الٰہی

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ

مَا یَزِیْدُهُمْ	اِلَّا	نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾	قُلْ	لَّوْ	كَانَ	مَعَهٗۤ	اٰلِهَةٌ
وہ نہیں بڑھاتا انہیں	مگر	دور بھاگنے میں	تم کہو	اگر	ہوتے	اس کے ساتھ	(دوسرے) معبود

یہ سمجھانا ان کے دور ہونے کو ہی بڑھا رہا ہے ○ تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ

=آہستگی ہونی چاہئے، متکبرانہ اور اوباشوں، لفنگوں والی چال اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں صرف عقائد و عبادات ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری معاشرت اور رہن سہن کے طریقے بھی ہمیں بتاتا ہے۔

1 ...... مشرکینِ عرب فرشتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... یہاں قرآنِ پاک نے علمِ نفسیات کا ایک اصول سمجھا دیا کہ لوگوں سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کلام کیا جائے کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ڈر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی=

كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا ۝۴۲

كَمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذًا	لَّابْتَغَوْا	اِلٰى ذِی الْعَرْشِ	سَبِیْلًا ۝۴۲ (1)
جیسے	(کافر) کہہ رہے ہیں	(تو) اس وقت	ضرور وہ تلاش کر لیتے	عرش والے کی طرف	کوئی راہ

اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ○

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴۳ تُسَبِّحُ

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ	عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴۳	تُسَبِّحُ
پاکی ہے اسے	اور	بلند ہے	(اس) سے جو	وہ کہتے ہیں	بڑا بلند	پاکی بیان کرتے ہیں

وہ ظالموں کی بات سے پاک اور بہت ہی بلند و بالا ہے ○ ساتوں آسمان

لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَ اِنْ

لَهُ	السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ	فِیْهِنَّ	وَ	اِنْ
اس کی	ساتوں آسمان	اور	زمین	اور	جو (مخلوق)	ان میں (ہے)	اور	نہیں

اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی

مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

مِّنْ شَیْءٍ	اِلَّا	یُسَبِّحُ	بِحَمْدِهٖ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تَفْقَهُوْنَ
کوئی چیز	مگر	وہ پاکی بیان کرتی ہے	اس کی حمد کے ساتھ	اور	لیکن	تم سمجھتے نہیں

شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ

تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۝۴۴ وَ اِذَا قَرَاْتَ

تَسْبِیْحَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِیْمًا	غَفُوْرًا ۝۴۴	وَ	اِذَا	قَرَاْتَ
ان (چیزوں) کی تسبیح	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	جب	تم نے پڑھا

ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور اے حبیب! جب تم نے

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ

=بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے۔ تو قرآنِ پاک نے تمام لوگوں کو ان کے تمام احوال کی رعایت کرتے ہوئے سمجھایا ہے۔ 1 ...... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی توحید کی ایک قطعی مگر نہایت عام فہم دلیل بیان فرمائی ہے کہ بالفرض اگر دو خدا ہوتے تو ان میں ایک کا دوسرے سے ٹکراؤ لازمی طور پر ممکن ہوتا جیسے ان میں سے ایک ارادہ کرتا کہ زید حرکت کرے اور دوسرا ارادہ کرتا کہ وہ ساکن رہے۔ اب حرکت اور سکون دونوں چیزیں فی نفسہٖ ممکن تو ہیں، اسی طرح دو خداؤں کا حرکت اور سکون میں سے ہر ایک چیز کا ارادہ کرنا بھی=

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

الْقُرْاٰنَ	جَعَلْنَا	بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
قرآن	(تو)ہم نے کر دیا	تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو	ایمان نہیں لاتے

قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

بِالْاٰخِرَةِ	حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	جَعَلْنَا(1)	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ
آخرت پر	چھپا ہوا پردہ	اور	ہم نے ڈال دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ

ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ

یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ

یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِذَا	ذَكَرْتَ
وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں (ڈال دیا)	بوجھ	اور	جب	تم ذکر کرو

اس قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا اور جب تم قرآن میں

رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

رَبَّكَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَحْدَهٗ	وَلَّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ
اپنے رب (کا)	قرآن میں	اس کے ایک ہونے (کا)	(تو) وہ پھر جاتے ہیں	اپنی پیٹھوں پر

اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ کافر نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ	اِذْ
نفرت (کرتے ہوئے)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جس (مقصد) کے لئے وہ سنتے ہیں	جب

بھاگتے ہیں ○ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر

قرآن سمجھنے سے ازلی کفار کی محرومی

کفارِ مکہ کے وزراء اور ان کا حال

= ممکن ہے لیکن دونوں کے ارادے کے بعد ہوتا کیا؟ اگر ان کے ارادوں کے مطابق حرکت اور سکون دونوں چیزیں واقع ہوں تو دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور اگر دونوں واقع نہ ہوں تو ان خداؤں کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور اگر ایک واقع ہو دوسری نہ ہو تو دونوں میں سے ایک خدا کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور جو عاجز ہے وہ خدا نہیں کیونکہ عاجز ہونا محتاجی اور نقص ہے اور واجب الوجود ہونے کے منافی ہے تو ثابت ہوا کہ دو خدا ہونا ہی محال ہے۔

(1)......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی ضد و انانیت کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس سے وہ قرآنِ کریم کو =

يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى

يَسْتَمِعُوْنَ	اِلَيْكَ	وَ	اِذْ	هُمْ	نَجْوٰۤى
وہ کان لگا کر سنتے ہیں	تمہاری طرف	اور	جب	وہ	آپس میں مشورہ کرتے (ہیں)

سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں

اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

اِذْ	يَقُوْلُ	الظّٰلِمُوْنَ	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
جب	کہتے ہیں	ظالم	نہیں	تم پیروی کررہے	مگر	ایک جادو کئے ہوئے مرد (کی)

جب ظالم کہتے ہیں: تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کررہے ہو جس پر جادو ہوا ہے ○

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

اُنْظُرْ	كَيْفَ	ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا [1]
تم دیکھو	کیسی	انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوئے

دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ گمراہ ہوئے

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا
پس وہ طاقت نہیں رکھتے	راستہ (پانے کی)	اور	انہوں نے کہا	کیا جب	ہم ہوجائیں گے	ہڈیاں

پس یہ راستہ پانے کی طاقت نہیں رکھتے ○ اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں

وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا

وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾	قُلْ	كُوْنُوْا
اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)	تم کہو	تم ہوجاؤ

اور ریزہ ریزہ ہوجائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کرکے اٹھایا جائے گا؟ ○ تم فرماؤ کہ

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کفار کے اعتراض اور ان کے جواب

═ درست طور پر سمجھ نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں بھی بوجھ ڈال دیئے جس کے باعث وہ قرآن شریف سنتے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی صحیح سمجھ ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بغیر بسا اوقات ذہن الٹا کام کرتا ہے جیسا آجکل دیکھا جارہا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یا آپ کی کسی صفت کو کسی گھٹیا چیز کے ساتھ تشبیہ دینا کفر ہے، جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم مبارک کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی جانوروں کے علم سے تشبیہ دے تو یقیناً ایسا شخص توہین کا مرتکب ہے۔

حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ

حِجَارَةً	اَوْ	حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾	اَوْ	خَلْقًا	مِّمَّا	یَكْبُرُ
پتھر	یا	لوہا	یا	کوئی (دوسری) مخلوق	(اس میں) سے جو	بڑی ہو

پتھر بن جاؤ یا لوہا ○ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں

فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ

فِیْ صُدُوْرِكُمْ	فَسَیَقُوْلُوْنَ	مَنْ	یُّعِیْدُنَا
تمہارے سینوں (خیالوں) میں	تو عنقریب وہ کہیں گے	کون	(زندگی کی طرف) لوٹائے گا ہمیں

بہت بڑی ہے تو اب کہیں گے: ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا؟

قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ

قُلِ	الَّذِیْ	فَطَرَكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَسَیُنْغِضُوْنَ	اِلَیْكَ
تم کہو	(وہی) جس نے	پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	تو اب وہ (تعجب سے) ہلائیں گے	تمہاری طرف

تم فرماؤ: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی طرف تعجب سے

رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ

رُءُوْسَهُمْ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هُوَ	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُوْنَ
اپنے سر	اور	کہیں گے	کب (ہوگا)	وہ	تم کہو	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہو

اپنے سر ہلا کر کہیں گے: یہ کب ہوگا؟ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ یہ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾	یَوْمَ [1]	یَدْعُوْكُمْ	فَتَسْتَجِیْبُوْنَ	بِحَمْدِهٖ	وَ
قریب	(جس) دن	وہ بلائے گا تمہیں	تو تم جواب دو گے	اس کی حمد کے ساتھ	اور

نزدیک ہی ہو ○ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور

1 ......یعنی جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قبروں سے میدانِ قیامت کی طرف بلائے گا تو تم سب اپنے سروں سے خاک جھاڑتے چلے آؤ گے اور اس وقت سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے ہوئے آؤ گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اُٹھانے والا ہے اور قیامت کے کٹھن اوقات کی وجہ سے یا اس کے مقابلے میں تم سمجھو گے کہ دنیا میں یا قبروں میں تمہارا قیام بڑا مختصر تھا۔

كفار كی بد اخلاقی كا جواب اخلاق سے دینے كی ہدایت

تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ

تَظُنُّوْنَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾	وَ	قُلْ	لِّعِبَادِیْ
تم سمجھوگے	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	اور	تم کہہ دو	میرے بندوں سے

تم سمجھوگے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو ○ اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں

شیطان کی انسان دشمنی

یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ

یَقُوْلُوا [1]	الَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	یَنْزَغُ
(کہ) وہ کہیں	(ایسی بات) جو	وہ	سب سے اچھی (ہو)	بیشک	شیطان	فساد ڈال دیتا ہے

کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ بیشک شیطان لوگوں کے درمیان

كفار سے متعلق مشیتِ الٰہی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم كو ایک ہدایت

بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ

بَیْنَهُمْ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	كَانَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾	رَبُّكُمْ
ان کے درمیان	بیشک	شیطان	ہے	انسان کا	کھلا دشمن	تمہارا رب

فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ○ تمہارا رب

اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ

اَعْلَمُ	بِكُمْ	اِنْ	یَّشَاْ	یَرْحَمْكُمْ	اَوْ	اِنْ	یَّشَاْ
خوب جانتا ہے	تم کو	اگر	وہ چاہے	(تو) رحم کرے تم پر	یا	اگر	وہ چاہے

تمہیں خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے

علمِ الٰہی کی شان اور انبیاء کی باہمی فضیلت کا بیان

یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ

یُعَذِّبْكُمْ	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَیْهِمْ	وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾	وَ	رَبُّكَ
(تو) عذاب دے تمہیں	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان (بناکر)	اور	تمہارا رب

تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بناکر نہیں بھیجا ○ اور تمہارا رب

[1]...... مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بدکلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ کافروں سے وہ بات کیا کریں جو نرم ہو یا پاکیزہ ہو، ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو حتی کہ کفار اگر بے ہودگی کریں تو اُن کا جواب اُنہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ انفرادی طور پر تو کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینا اب بھی سنت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ دلیل تو قوی دو مگر بے ہودہ بات منہ سے نہ نکالو۔ فی زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کی سخت حاجت ہے کیونکہ ہمارے ہاں دلیل سے پہلے گولی اور گالی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔

زبور کس نبی پر

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا					
اَعْلَمُ	بِمَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لَقَدْ	فَضَّلْنَا
خوب جانتا ہے	(ان) کو جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے فضیلت دی
خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بیشک ہم نے نبیوں میں					

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ							
بَعْضَ النَّبِیّٖنَ	عَلٰى بَعْضٍ	وَّ	اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾	قُلِ	
بعض نبیوں (کو)	بعض پر	اور	ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	تم کہو	
ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ تم فرماؤ:							

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ				
ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَلَا یَمْلِكُوْنَ
پکارو	ان کو جنہیں	تم نے (معبود) گمان کیا	اس کے سوا	تو وہ اختیار نہیں رکھتے
پکارو انہیں جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ تم سے تکلیف ہٹانے کا				

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ						
كَشْفَ الضُّرِّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا	تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
تکلیف ہٹانے (کا)	تم سے	اور	نہ	(اسے) پھیر دینے (کا)	یہ لوگ	جن (مقبول بندوں) کی
اختیار نہیں رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے کا ○ وہ مقبول بندے						

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اوصاف

یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ				
یَدْعُوْنَ	یَبْتَغُوْنَ	اِلٰى رَبِّهِمُ	الْوَسِیْلَةَ[1]	اَیُّهُمْ
عبادت کرتے ہیں	وہ تلاش کرتے ہیں	اپنے رب کی طرف	وسیلہ	(کہ) ان میں کون
جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون				

1 ...... کفار کے گروہوں میں سے کوئی بتوں کو پوجتا تھا اور کوئی فرشتوں کو، یونہی عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عزیر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ جن مقربینِ بارگاہِ الٰہی کو یہ لوگ پوجتے ہیں وہ تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں تو کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے اور جو وسیلے کو شرک کہے وہ اس=

اَقْرَبُ وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ

اَقْرَبُ	وَ	یَرْجُوْنَ	رَحْمَتَهٗ	وَ	یَخَافُوْنَ
زیادہ مقرب (ہے)	اور	وہ امید رکھتے ہیں	اس کی رحمت (کی)	اور	ڈرتے ہیں

زیادہ مقرب ہے۔ وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے

عَذَابَهٗؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنْ

عَذَابَهٗ	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ	كَانَ	مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾	وَ	اِنْ
اس کے عذاب (سے)	بیشک	تیرے رب کا عذاب	ہے	ڈرنے کی چیز	اور	نہیں

ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ○ اور

قوموں کی ہلاکت و عذاب سے متعلق تقدیرِ الٰہی

مِّنْ قَرْیَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَوْ

مِّنْ قَرْیَةٍ	اِلَّا	نَحْنُ	مُهْلِكُوْهَا	قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	اَوْ
کوئی بستی	مگر	ہم	ہلاک کرنے والے ہیں اسے	قیامت کے دن سے پہلے	یا

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے ختم کر دیں گے یا

مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِیْدًاؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

مُعَذِّبُوْهَا	عَذَابًا شَدِیْدًا	كَانَ	ذٰلِكَ	فِی الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
عذاب دینے والے ہیں اسے	سخت عذاب	ہے	یہ	کتاب میں	لکھا ہوا

اسے سخت عذاب دیں گے۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○

کفار کی مطلوبہ نشانیاں نہ بھیجنے کی حکمت

وَ مَا مَنَعَنَاۤ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ اِلَّاۤ اَنْ

وَ	مَا مَنَعَنَاۤ[1]	اَنْ	نُّرْسِلَ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّاۤ	اَنْ
اور	نہیں باز رکھا ہمیں	(اس سے) کہ	ہم بھیجیں	نشانیوں کو	مگر	(اس بات نے) کہ

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اس چیز نے باز رکھا کہ

= آیت کے مطابق معاذَ اللہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی شرک کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

1 ...... کفارِ مکہ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو وحی کی کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی اُمت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو اُن کو ہلاک کرکے نیست و نابود کر دیا جائے گا، اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کرکے ایمان =

نشانیوں کو جھٹلانے کی ایک مثال

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَؕ وَ اٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ

كَذَّبَ	بِهَا	الْاَوَّلُوْنَ	وَ	اٰتَیْنَا	ثَمُوْدَ	النَّاقَةَ
جھٹلایا	ان (نشانیوں) کو	پہلے لوگوں (نے)	اور	ہم نے دی	ثمود (کو)	اونٹنی

ان نشانیوں کو پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَاؕ وَ مَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا

مُبْصِرَةً	فَظَلَمُوْا	بِهَا	وَ	مَا نُرْسِلُ	بِالْاٰیٰتِ	اِلَّا
آنکھیں کھولنے والی	تو انہوں نے ظلم کیا	اس پر	اور	ہم نہیں بھیجتے	نشانیوں کو	مگر

واضح نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے ہی

سب لوگ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ

تَخْوِیْفًا ﴿۵۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لَكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	اَحَاطَ(1)
ڈرانے (کے لئے)	اور	جب	ہم نے فرمایا	تم سے	بیشک	تمہارے رب (نے)	گھیرا ہوا ہے

بھیجتے ہیں ○ اور جب ہم نے تم سے فرمایا: بیشک سب لوگ

لوگوں کیلئے آزمائش بنائی جانے والی دو چیزیں

بِالنَّاسِؕ وَ مَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْۤ اَرَیْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً

بِالنَّاسِ	وَ	مَا جَعَلْنَا(2)	الرُّءْیَا	الَّتِیْۤ	اَرَیْنٰكَ	اِلَّا	فِتْنَةً
لوگوں کو	اور	ہم نے نہیں بنایا	(اس) مشاہدہ (کو)	جو	ہم نے دکھایا تمہیں	مگر	آزمائش

تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ کو جو مشاہدہ کرایا اسے

تنبیہات پر کفار قریش کا حال

لِّلنَّاسِ وَ الشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِؕ وَ

لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّجَرَةَ	الْمَلْعُوْنَةَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَ
لوگوں کے لئے	اور	(اس) درخت (کو)	(جس پر) لعنت کی گئی	قرآن میں	اور

لوگوں کیلئے آزمائش بنادیا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور

= نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(1)...... قرآن و حدیث میں جہاں بھی یہ مذکور ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے یا احاطہ کئے ہوئے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں جسمانی اعتبار سے گھیرنا مراد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے کہ وہ جسم سے پاک ہے۔ (2)...... یہاں دکھانے سے مراد معراج کی رات کی وہ سیر ہے جس کی خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ والوں کو دی، =

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا حسد

نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾ ع وَ اِذْ

نُخَوِّفُهُمْ	فَمَا یَزِیْدُهُمْ	اِلَّا	طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ
ہم ڈراتے ہیں انہیں	تو وہ نہیں زیادہ کرتا انہیں	مگر	بڑی سرکشی (میں)	اور	جب

ہم انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان کی بڑی سرکشی میں اضافہ کر دیتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ

قُلْنَا (1)	لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔

ابلیس کا عزم

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ ج قَالَ اَرَءَیْتَكَ

قَالَ	ءَاَسْجُدُ	لِمَنْ	خَلَقْتَ	طِیْنًا ﴿۶۱﴾	قَالَ	اَرَءَیْتَكَ
اس نے کہا	کیا میں سجدہ کروں	(اس) کو جسے	تو نے بنایا	مٹی (سے)	کہنے لگا	بھلا دیکھ تو

اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا؟ ○ کہنے لگا: بھلا دیکھ تو

هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ٘ لَىِٕنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

هٰذَا	الَّذِیْ	كَرَّمْتَ	عَلَیَّ	لَىِٕنْ	اَخَّرْتَنِ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
یہ	جسے	تو نے معزز بنایا	مجھ پر	ضرور اگر	تو نے مہلت دی مجھے	قیامت کے دن تک

جسے تو نے میرے اوپر معزز بنایا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کے پیروکاروں کی سزا

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّیَّتَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ

لَاَحْتَنِكَنَّ	ذُرِّیَّتَهٗۤ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾	قَالَ	اذْهَبْ
(تو) ضرور میں پیس ڈالوں گا	اس کی اولاد (کو)	سوائے	تھوڑے (لوگوں کے)	فرمایا	تو چلا جا

تو ضرور میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ○ اللہ نے فرمایا: چلا جا

== حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْه سن کر اسے ماننے کی وجہ سے صدیق بن گئے اور کفارِ مکہ سن کر مزید انکار میں چلے گئے۔

1 ...... یہاں سے ایک مرتبہ پھر حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ان کی قوم اور ان کے اہلِ زمانہ کی طرف سے پہنچنے والی مشقتوں کا ذکر فرمایا جبکہ اس آیت سے یہ بیان فرمایا کہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ان کے مخالفین کی ایسی ہی روش رہی ہے، ان میں سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھ لیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے ==

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

فَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	فَاِنَّ	جَهَنَّمَ	جَزَآؤُكُمْ
تو جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	تو بیشک	جہنم	تمہاری سزا

تو ان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم تم سب کی

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾	وَ	اسْتَفْزِزْ (1)	مَنِ	اسْتَطَعْتَ	مِنْهُمْ
بھرپور سزا (ہے)	اور	پھسلا دے	جسے	(پھسلانے کی) تو طاقت رکھتا ہے	ان میں سے

بھرپور سزا ہے ○ اور تو اپنی آواز کے ذریعے جسے پھسلا سکتا ہے

بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

بِصَوْتِكَ	وَ	اَجْلِبْ	عَلَيْهِمْ	بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
اپنی آواز کے ذریعے	اور	چڑھائی کر دے	ان پر	اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے

پھسلا دے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے چڑھائی کر دے

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ

وَ	شَارِكْهُمْ	فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (2)	وَ	عِدْهُمْ	وَ
اور	شریک ہو جا ان کا	مالوں اور اولاد میں	اور	وعدہ کرتا رہ ان سے	اور

اور مالوں اور اولاد میں تو ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کرتا رہ اور

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ

مَا يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾	اِنَّ	عِبَادِيْ	لَيْسَ
نہیں وعدہ کرتا ان سے	شیطان	مگر	فریب (کا)	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے

شیطان ان سے دھوکے ہی کے وعدے کرتا ہے ○ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر

گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کو دیا جانے والا اختیار

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ابلیس کو اختیار حاصل نہیں

=پہلے مقرب بندے ہیں، انہیں ابلیس کی طرف سے کیسی شدید مشقت کا سامنا ہوا۔

1...... شیطان کے پھسلانے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کا پھسلانا وسوسے ڈالنا اور معصیت کی طرف بلانا ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد گانے باجے اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ 2...... بعض مفسرین کے نزدیک مال و اولاد میں شریک ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو، ابلیس اس میں شریک ہے، مثلاً سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور یونہی فسق و ممنوعات میں خرچ کرنا، نیز زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں=

معرفتِ الٰہی کا ایک ذریعہ

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ

لَكَ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنٌ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾	رَبُّكُمُ
تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	اور	کافی ہے	تمہارا رب	کارساز	تمہارا رب

تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب

الَّذِىْ يُزْجِىْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِى الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

الَّذِىْ	يُزْجِىْ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	فِى الْبَحْرِ	لِتَبْتَغُوْا
(وہ ہے) جو	جاری کرتا ہے	تمہارے لیے	کشتیاں	دریا میں	تاکہ تم تلاش کرو

وہ ہے کہ تمہارے لیے دریا میں کشتیاں جاری کرتا ہے تاکہ تم

مصیبت و راحت کے وقت کفار کا حال

فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾	وَ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ
اس کا فضل	بیشک وہ	ہے	تم پر	مہربان	اور	جب	پہنچے تمہیں	تکلیف

اس کا فضل تلاش کرو، بیشک وہ تم پر مہربان ہے ○ اور جب تمہیں دریا میں

فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا

فِى الْبَحْرِ	ضَلَّ	مَنْ	تَدْعُوْنَ	اِلَّاۤ	اِيَّاهُ	فَلَمَّا
دریا میں	(تو) گم ہو جاتے ہیں	جن کی	تم عبادت کرتے ہو	سوا	اس کے	پھر جب

مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب

نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾

نَجّٰىكُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اَعْرَضْتُمْ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾
وہ نجات دیتا ہے تمہیں	خشکی کی طرف	تم منہ پھیر لیتے ہو	اور	ہے	آدمی	بڑا ناشکرا

تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ○

═جن میں شیطان کی شرکت ہے جبکہ زنا اور ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

1 ......انہی آیات کی بنا پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور انہی کو سامنے رکھ کر علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ

اَفَاَمِنۡتُمۡ	اَنۡ	یَّخۡسِفَ	بِکُمۡ	جَانِبَ الۡبَرِّ[1]	اَوۡ
تو کیا تم بے خوف ہوگئے	(اس سے) کہ	وہ دھنسا دے	تمہارے ساتھ	خشکی کا کنارہ	یا

کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا

یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿۶۸﴾ اَمۡ

یُرۡسِلَ	عَلَیۡکُمۡ	حَاصِبًا	ثُمَّ	لَا تَجِدُوۡا	لَکُمۡ	وَکِیۡلًا ﴿۶۸﴾	اَمۡ
بھیج دے	تم پر	پتھر	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	کوئی حمایتی	یا

تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ ○ یا

اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡهِ تَارَةً اُخۡرٰی

اَمِنۡتُمۡ	اَنۡ	یُّعِیۡدَکُمۡ	فِیۡهِ	تَارَةً اُخۡرٰی
تم بے خوف ہوگئے	(اس سے) کہ	وہ لوٹا دے تمہیں	اس (دریا) میں	دوسری مرتبہ

تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے

فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ فَیُغۡرِقَکُمۡ

فَیُرۡسِلَ	عَلَیۡکُمۡ	قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ	فَیُغۡرِقَکُمۡ
پھر بھیج دے	تمہارے اوپر	(جہاز) توڑنے والی آندھی	تو وہ غرق کردے تمہیں

پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیج دے تو وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب

بِمَا کَفَرۡتُمۡ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِهٖ

بِمَا	کَفَرۡتُمۡ	ثُمَّ	لَا تَجِدُوۡا	لَکُمۡ	عَلَیۡنَا	بِهٖ
(اس کے) سبب کہ	تم نے کفر کیا	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	ہمارے خلاف	اس (ہلاکت) پر

غرق کردے پھر تم اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ جو اس پر ہم سے کوئی

1 ...... آیت کا مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اللہ تعالیٰ کے تحت قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر جگہ بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔

انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

تَبِيعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَ

تَبِيعًا ﴿٦٩﴾	وَ	لَقَدْ	كَرَّمْنَا (1)	بَنِيْٓ اٰدَمَ	وَ
مطالبہ کرنے والا، پیچھا کرنے والا	اور	ضرور بیشک	ہم نے عزت دی	آدم کی اولاد (کو)	اور

مطالبہ کرسکے ○ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور

حَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ

حَمَلْنٰهُمْ	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ	رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	وَ
ہم نے سوار کیا انہیں	خشکی اور تری میں	اور	رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور

انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور

فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ ع

فَضَّلْنٰهُمْ	عَلٰى كَثِيْرٍ	مِّمَّنْ	خَلَقْنَا	تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾
برتری دی انہیں	بہت سی (مخلوق) پر	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بڑی برتری

انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی ○

روزِ قیامت کی یاد دہانی

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ

يَوْمَ	نَدْعُوْا	كُلَّ اُنَاسٍ	بِاِمَامِهِمْ (2)	فَمَنْ	اُوْتِيَ
(جس) دن	ہم بلائیں گے	سب لوگوں (کو)	ان کے امام کے ساتھ	تو جسے	دیا جائے گا

یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ

كِتٰبَهٗ	بِيَمِيْنِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	يَقْرَءُوْنَ	كِتٰبَهُمْ	وَ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو یہ لوگ	پڑھیں گے	اپنا اعمال نامہ	اور

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور

1 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، علم، قوتِ گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قد و قامت عطا کئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں، انہیں دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں، تمام چیزوں پر غلبہ دیا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک کو تسخیر کرچکا اور مریخ تک کی معلومات حاصل کرچکا ہے، بحر و بر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عزت دی ہے اور انسان کو بقیہ تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ 2 ...... بعض مفسرین کے =

دنیا میں گمراہی کا آخرت کا نقصان

لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ﴿٧١﴾ وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى

لَا یُظْلَمُوْنَ	فَتِیْلًا ﴿٧١﴾	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ هٰذِهٖۤ	اَعْمٰى
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)	اور	جو	ہوگا	اس (زندگی) میں	اندھا

ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور جو اس زندگی میں اندھا ہوگا

فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿٧٢﴾

فَهُوَ	فِی الْاٰخِرَةِ	اَعْمٰى	وَ	اَضَلُّ	سَبِیْلًا ﴿٧٢﴾
تو وہ	آخرت میں (بھی)	اندھا (ہوگا)	اور (بلکہ)	زیادہ بھٹکا ہوا (ہوگا)	راستے (سے)

وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ ہوگا ○

کفار کا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو باطل کی دعوت دینا

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اِنْ	كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ (1)	عَنِ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	بیشک	قریب تھا کہ وہ ہٹا دیتے تمہیں	(اس) سے	جو	ہم نے وحی بھیجی

اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹا دیں جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ﳓ وَ اِذًا

اِلَیْكَ	لِتَفْتَرِیَ	عَلَیْنَا	غَیْرَهٗ	وَ	اِذًا
تمہاری طرف	تاکہ تم بہتان باندھو	ہم پر	اس (وحی) کے علاوہ (کسی بات کا)	اور	اس وقت

بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کر دو اور اس وقت

لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ﴿٧٣﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ

لَّاتَّخَذُوْكَ	خَلِیْلًا ﴿٧٣﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ	ثَبَّتْنٰكَ
ضرور وہ بنا لیتے تمہیں	گہرا دوست	اور	اگر نہ ہوتا	کہ	ہم ثابت قدم رکھتے تمہیں

وہ آپ کو گہرا دوست بنا لیں ○ اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے

═نزدیک یہاں "امام" سے مراد وہ پیشوا ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں صالحین کو ہی اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہی کے ساتھ حشر ہو۔

1 ...... قبیلہ ثقیف کا ایک وفد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کر لیں تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے، ان میں سے ایک بات ایسی تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کو کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی═

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا ایک ناکام منصوبہ

لَقَدۡ کِدۡتَّ تَرۡکَنُ اِلَیۡہِمۡ شَیۡـًٔا قَلِیۡلًا ﴿۷۴﴾ اِذًا

لَقَدۡ	کِدۡتَّ تَرۡکَنُ	اِلَیۡہِمۡ	شَیۡـًٔا قَلِیۡلًا ﴿۷۴﴾ (۱)	اِذًا
(تو) ضرور بیشک	تم مائل ہو جاتے	ان کی طرف	کچھ تھوڑا	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت

تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے ○ اور اگر ایسا ہوتا

لَّاَذَقۡنٰکَ ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ وَ ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ

لَّاَذَقۡنٰکَ	ضِعۡفَ الۡحَیٰوۃِ	وَ	ضِعۡفَ الۡمَمَاتِ
ضرور ہم چکھاتے تمہیں	دنیوی زندگی میں دگنی (سزا)	اور	موت کے بعد دگنی (سزا)

توہم تمہیں دنیوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَکَ عَلَیۡنَا نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾ وَ اِنۡ

ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَکَ	عَلَیۡنَا	نَصِیۡرًا ﴿۷۵﴾	وَ	اِنۡ
پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	ہم پر (ہمارے مقابل)	کوئی مددگار	اور	بیشک

پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے ○ اور بیشک

کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ مِنَ الۡاَرۡضِ لِیُخۡرِجُوۡکَ مِنۡہَا وَ

کَادُوۡا لَیَسۡتَفِزُّوۡنَکَ	مِنَ الۡاَرۡضِ	لِیُخۡرِجُوۡکَ	مِنۡہَا	وَ
قریب تھا کہ وہ پھسلا دیں تمہیں	(اس سر) زمین سے	تاکہ وہ نکال دیں تمہیں	اس سے	اور

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس سر زمین سے پھسلا دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال دیں اور

رسول کے جانے کے بعد عذاب آجانا دستورِ الٰہی ہے

اِذًا لَّا یَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّۃَ مَنۡ

اِذًا	لَّا یَلۡبَثُوۡنَ	خِلٰفَکَ	اِلَّا	قَلِیۡلًا ﴿۷۶﴾	سُنَّۃَ	مَنۡ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	وہ نہ ٹھہرتے	تمہارے پیچھے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	(ان کا) طریقہ	جو

اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے تھوڑی ہی مدت ٹھہرتے ○ جیسے ہمارے

==عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت اور معاملات کی نگہبانی تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کر سکیں۔

1 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کی بات کا رد اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور معصومیت کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہر وقت اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شاملِ حال رہتی ہے چنانچہ فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر ہم تمہیں معصوم بنا کر ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ثابت قدم==

٨٧

قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

قَدْ	اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	مِنْ رُّسُلِنَا	وَ	لَا تَجِدُ	لِسُنَّتِنَا
تحقیق	ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	اپنے رسولوں میں سے	اور	تم نہیں پاؤ گے	ہمارے قانون میں

ان رسولوں کا طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی

نمازوں کی فرضیت اور اوقات کا بیان

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ

تَحْوِیْلًا ﴿۷۷﴾	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ	اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ	وَ
کوئی تبدیلی	قائم کرو	نماز	سورج ڈھلنے سے	رات کے اندھیرے تک	اور

نہ پاؤ گے ○ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تہجد کی فرضیت اور آپ کا مقام و مرتبہ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ (1)	اِنَّ	قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	كَانَ	مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ
صبح کا قرآن	بیشک	صبح کا قرآن	ہے	(کہ اس پر فرشتے) حاضر ہوتے ہیں	اور	رات کا کچھ حصہ

صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ○ اور رات کے کچھ حصے میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤى اَنْ

فَتَهَجَّدْ	بِهٖ	نَافِلَةً (2)	لَّكَ	عَسٰۤى	اَنْ
تو تہجد پڑھو	اس (حصے) میں	زیادہ ہے	(خاص) تمہارے لیے	قریب ہے	کہ

تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک دعا کی تعلیم

یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

یَّبْعَثَكَ	رَبُّكَ	مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ (3)	وَ	قُلْ	رَّبِّ
فائز فرمائے گا تمہیں	تمہارا رب	مقامِ محمود (پر)	اور	تم کہو	اے میرے رب

آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں ○ اور اے حبیب! یوں عرض کرو

=رکھا اور اگر بالفرض ایسا ہوتا کہ آپ ان کی طرف جھکتے تو ہم تمہیں دنیاوی زندگی میں دُگنی سزا اور موت کے بعد دُگنی سزا کا مزہ چکھاتے کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ دوسروں سے بلند تر ہے اس لئے آپ سے پاکیزگی اور کردار میں عظمت کا تقاضا بھی دوسروں کی بنسبت زیادہ ہے۔

1 ......اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رُکن ہے اور عربی کا ایک عام قاعدہ ہے کہ ایک جز بول کر بعض اوقات پورا کل مراد ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآنِ کریم میں ہی یہ قاعدہ کئی جگہ موجود ہے جیسے نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ 2 ......نمازِ تہجد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ=

اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ اجۡعَلۡ

اَدۡخِلۡنِیۡ	مُدۡخَلَ صِدۡقٍ	وَّ	اَخۡرِجۡنِیۡ	مُخۡرَجَ صِدۡقٍ (1)	وَّ	اجۡعَلۡ
داخل فرما مجھے	سچا داخل کرنا	اور	نکال مجھے	سچا نکالنا	اور	بنادے

کہ اے میرے رب مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لئے

حق کی آمد اور باطل کے مٹنے کا اعلان

لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ

لِّیۡ	مِنۡ لَّدُنۡکَ	سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ﴿۸۰﴾	وَ	قُلۡ	جَآءَ	الۡحَقُّ	وَ
میرے لئے	اپنے پاس سے	مددگار غلبہ، قوت	اور	تم کہو	آیا	حق	اور

اپنی طرف سے مددگار قوت بنادے ○ اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور

قرآن مجید کی عظمت و شان

زَهَقَ الۡبَاطِلُ ؕ اِنَّ الۡبَاطِلَ کَانَ زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ

زَهَقَ	الۡبَاطِلُ	اِنَّ	الۡبَاطِلَ	کَانَ	زَهُوۡقًا ﴿۸۱﴾	وَ	نُنَزِّلُ
مٹ گیا	باطل	بیشک	باطل	تھا (ہی)	مٹنے والا	اور	ہم اتارتے ہیں

باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ○ اور ہم قرآن میں

مِنَ الۡقُرۡاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَ

مِنَ الۡقُرۡاٰنِ	مَا	هُوَ	شِفَآءٌ (2)	وَّ	رَحۡمَةٌ	لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ	وَ
قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے	اور

وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور

راحت و تکلیف میں کافر کا حال

لَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَاۤ اَنۡعَمۡنَا

لَا یَزِیۡدُ	الظّٰلِمِیۡنَ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۸۲﴾	وَ	اِذَاۤ	اَنۡعَمۡنَا
وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر

═ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ 3 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کریں گے۔

1 ......مفسرین نے اس کے بہت سے مطالب و معانی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) میرا داخل ہونا اور نکلنا پسندیدہ طریقے سے کردے، جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا کام۔ (2) مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور قبر سے اٹھاتے وقت ═

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖۚ وَ اِذَا

اِذَا	وَ	بِجَانِبِهٖ	نَاٰ	وَ	اَعْرَضَ	عَلَى الْاِنْسَانِ
جب	اور	اپنی طرف پر، سمیت	دور ہٹ جاتا ہے	اور	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	انسان پر

احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے اور جب

مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

يَّعْمَلُ	كُلٌّ	قُلْ	يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ (1)	كَانَ	الشَّرُّ	مَسَّهُ
کام کرتے ہیں	سب	تم کہو	مایوس	(تو) وہ ہو جاتا ہے	برائی	پہنچتی ہے اسے

اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ○ تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز پر

عَلٰى شَاكِلَتِهٖؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى

اَهْدٰى	هُوَ	بِمَنْ	اَعْلَمُ	فَرَبُّكُمْ	عَلٰى شَاكِلَتِهٖ
زیادہ ہدایت والا (ہے)	وہ	(اس) کو جو	خوب جانتا ہے	تو تمہارا رب	اپنے انداز پر

کام کرتے ہیں تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ ہدایت کے

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ؑ وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِؕ قُلِ الرُّوْحُ

الرُّوْحُ	قُلِ	عَنِ الرُّوْحِ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	وَ	سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ (2)
روح	تم کہو	روح کے متعلق	وہ پوچھتے ہیں تم سے	اور	راستے (کے اعتبار سے)

راستے پر ہے ○ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: روح

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

اِلَّا	مِّنَ الْعِلْمِ	مَاۤ اُوْتِيْتُمْ	وَ	مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ
مگر	علم سے	(اے لوگو) تمہیں نہیں دیا گیا	اور	میرے رب کے حکم سے (ایک چیز ہے)

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم

کافر کا ایک عیب

روح کے بارے میں سوال کا جواب

ع

=عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔

1...... اِس سے معلوم ہوا کہ آرام و راحت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں لمبی دعائیں مانگنا اور اگر قبولیت میں دیر ہو تو مایوس ہو جانا کافر یا غافل کی علامت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تینوں عیبوں سے پاک و صاف رہیں۔ 2...... اِس آیت کی روشنی میں ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے=

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾	وَ	لَىٕنْ	شِئْنَا	لَنَذْهَبَنَّ(1) بِالَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بہت تھوڑا	اور	ضرور اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور لے جاتے (اسے) جو	ہم نے وحی کی

دیا گیا ہے ۝ اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں

اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ۙ

اِلَیْكَ	ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	بِهٖ	عَلَیْنَا	وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾
تمہاری طرف	پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	اس پر	ہم پر (ہمارے حضور)	وکالت کرنے والا

اسے لے جاتے پھر تم اپنے لئے اس پر ہمارے حضور کوئی وکیل نہ پاتے ۝

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	اِنَّ	فَضْلَهٗ	كَانَ	عَلَیْكَ	كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب سے (کی)	بیشک	اس کا فضل	ہے	تم پر	بڑا

مگر تمہارے رب کی رحمت ہی ہے۔ بیشک تمہارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ۝

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ

قُلْ	لَّىٕنِ	اجْتَمَعَتِ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلٰۤى	اَنْ
تم کہو	ضرور اگر	جمع ہو جائیں، متفق ہو جائیں	انسان	اور	جن	(اس) پر	کہ

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	وَلَوْ	كَانَ	بَعْضُهُمْ
وہ لے آئیں اس قرآن کی مانند	(تو) وہ نہ لا سکیں گے اس کا مثل	اگرچہ	ہوں	ان کے بعض

اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

== کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے، پھر جو شخص اپنے نفس میں بھلائی، اطاعت اور شکر پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور جو اپنے نفس میں شر، فسق، ناشکری اور مایوسی پائے تو وہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کرلے۔

(1)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس قرآن کو سینوں اور صحیفوں سے محو فرما دیتے، پھر آپ کوئی وکیل نہ پاتے جو ہماری بارگاہ میں آپ کے لئے اس قرآن کو لوٹا دینے کی وکالت کرتا لیکن آپ کے رب کی رحمت ہی ہے کہ اس نے قیامت تک اسے باقی رکھا اور ہر طرح کی==

قرآنِ مجید کے ذریعے اتمامِ حجت

لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

لِبَعْضٍ	ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾	وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	لِلنَّاسِ
بعض کے	مددگار	اور	ضرور بیشک	ہم نے بار بار بیان کیا	لوگوں کے لیے

مددگار ہو○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ٘ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	فَاَبٰۤى	اَكْثَرُ النَّاسِ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال سے	تو نہ مانا	اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا

اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے تو اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے کے علاوہ نہ مانا○

تصدیقِ رسالت کیلئے کفار کے مطالبات اور انہیں جواب

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

وَ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ (1)	لَكَ	حَتّٰى	تَفْجُرَ
اور	انہوں نے کہا	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے	تم پر	یہاں تک کہ	تم جاری کردو

اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ

لَنَا	مِنَ الْاَرْضِ	یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾	اَوْ	تَكُوْنَ	لَكَ	جَنَّةٌ
ہمارے لیے	زمین سے	کوئی چشمہ	یا	ہو	تمہارے لیے	کوئی باغ

زمین سے کوئی چشمہ بہادو○ یا تمہارے لیے کھجوروں

مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾ۙ اَوْ

مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ عِنَبٍ	فَتُفَجِّرَ	الْاَنْهٰرَ	خِلٰلَهَا	تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾	اَوْ
کھجوروں اور انگوروں سے	تو تم جاری کردو	نہریں	اس کے درمیان	بہتی ہوئی	یا

اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کردو○ یا

= کمی بیشی اور تبدیلی سے محفوظ فرما دیا۔ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا فضل ہے جیسے اُس نے آپ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا، آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتمُ النّبیین کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔

1 ...... جب قرآنِ کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور واضح معجزات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی ضد، عناد اور حق سے دشمنی کا حد سے گزرنا دیکھا تو =

تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ

تُسْقِطَ	السَّمَآءَ	كَمَا	زَعَمْتَ	عَلَیْنَا	كِسَفًا	اَوْ
تم گرادو	آسمان	جیسا	تم نے گمان کیا(کہا)	ہمارے اوپر	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	یا

تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرادو جیسا تم نے کہا ہے یا

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾	اَوْ	یَكُوْنَ	لَكَ	بَیْتٌ
تم لے آؤ اللہ	اور	فرشتوں (کو)	(ہمارے) سامنے	یا	ہو	تمہارے لئے	کوئی گھر

اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ ○ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا

مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ

مِّنْ زُخْرُفٍ	اَوْ	تَرْقٰى	فِی السَّمَآءِ	وَ	لَنْ نُّؤْمِنَ
سونے سے (کا)	یا	تم چڑھ جاؤ	آسمان میں	اور	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے

گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی

لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗؕ

لِرُقِیِّكَ	حَتّٰى	تُنَزِّلَ	عَلَیْنَا	كِتٰبًا	نَّقْرَؤُهٗ
تمہارے چڑھ جانے پر (بھی)	یہاں تک کہ	تم اتار دو	ہمارے اوپر	ایک کتاب	ہم پڑھیں اسے

ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔

انسانوں کیلئے انسان کو نبی بنانے کی وجہ

ع ۱۰

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ؑ وَ

قُلْ (1)	سُبْحَانَ رَبِّیْ	هَلْ	كُنْتُ	اِلَّا	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾	وَ
تم کہو	میرا رب پاک ہے	کیا(یعنی نہیں)	ہوں میں	مگر	ایک آدمی	(اللہ کا) بھیجا ہوا	اور

تم فرماؤ: میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں ○ اور

= آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(1)...... کفار کے تمام مطالبات کے جواب میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی جواب دینے کا ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچا دینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا ہے اور جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں اُن سے بہت زیادہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرما چکا لہٰذا حجت پوری ہو چکی ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْۤا	اِذْ	جَآءَهُمُ	الْهُدٰۤى
نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب	آئی ان کے پاس	ہدایت

لوگوں کو ایمان لانے سے ان کے پاس ہدایت آجانے کے بعد اسی بات نے منع کر رکھا ہے

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اَبَعَثَ	اللّٰهُ	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾
مگر	(اس بات نے) کہ	انہوں نے کہا	کیا بھیجا	اللہ (نے)	ایک آدمی (کو)	رسول (بنا کر)

کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا؟○

کفار پر اتمامِ حجت

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا

قُلْ [1]	لَّوْ	كَانَ	فِی الْاَرْضِ	مَلٰٓىٕكَةٌ	یَّمْشُوْنَ	مُطْمَىٕنِّیْنَ	لَنَزَّلْنَا
تم کہو	اگر	ہوتے	زمین میں	فرشتے	جو چلتے	اطمینان سے	(تو) ضرور ہم اتارتے

تم فرماؤ: اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا

عَلَیْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَلَكًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًۢا
ان پر	آسمان سے	کوئی فرشتہ	رسول (بنا کر)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے○ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی اور کفار کی سزا

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾	وَ
میرے اور تمہارے درمیان	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا	اور

اللہ کافی گواہ ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے○ اور

(1)...... کفار کے جواب میں مزید فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو کہ اگر انسانوں کی بجائے زمین میں صرف فرشتے رہائش پذیر ہوتے جو یہاں چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو رسول بھی انسان ہی بنایا جاتا ہے۔ فرشتوں کیلئے فرشتہ ہی رسول بھیجا جاتا کیونکہ وہ اُن کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو اُن کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَ مَنْ یُّضْلِلْ

مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ
جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہوتا ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے اور جنہیں وہ گمراہ کردے

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ نَحْشُرُهُمْ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	نَحْشُرُهُمْ
توتم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	مددگار	اس کے سوا	اور	ہم اٹھائیں گے انہیں

توتم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ [1]	عُمْیًا	وَّ	بُكْمًا	وَّ	صُمًّا	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ
قیامت کے دن	ان کے چہروں کے بل	اندھا	اور	گونگا	اور	بہرا	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)

ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

كُلَّمَا	خَبَتْ	زِدْنٰهُمْ	سَعِیْرًا ﴿۹۷﴾	ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ
جب کبھی	وہ بجھنے لگے گی	(تو) ہم زیادہ کردیں گے ان کے لئے	بھڑکانا	یہ	ان کی سزا (ہے)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے ۝ یہ ان کی سزا ہے

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا

بِاَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا
(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے انکار کیا	ہماری آیتوں کا	اور	کہا	کیا جب

اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگے: کیا جب

کفار کی سزا کے اسباب

النصف

[1]......اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو منہ کے بل اٹھائے گا، اس سے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، کافر کو اس کے چہرے کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ رب جس نے اسے دنیا میں دو قدموں پر چلایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلائے؟ (یعنی وہ اس بات پر ضرور قادر ہے۔) (بخاری، ۴/۲۵۲، الحدیث: ۴۷۶۰)

كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾

كُنَّا	عِظَامًا	وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾
ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں	اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)

ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟○

منکرینِ آخرت کو جواب

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَلَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

الْاَرْضَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	یَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ	وَ
زمین (کو)	(وہ) قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	پیدا فرمادے	ان (لوگوں) کی مثل	اور

زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کر دے اور

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى

جَعَلَ	لَهُمْ	اَجَلًا	لَّا	رَیْبَ	فِیْهِ	فَاَبَى
اس نے مقرر کر رکھی ہے	ان کے لیے	ایک مدت	نہیں	کوئی شک	اس میں	تو نہ مانے

اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے

کفار کے بخل کا حال

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

الظّٰلِمُوْنَ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾	قُلْ	لَّوْ	اَنْتُمْ	تَمْلِكُوْنَ [1]
ظالم	مگر	کفر کرنا، ناشکری کرنا	تم کہو	اگر	تم	مالک ہوتے

کفر کے علاوہ کچھ ماننے سے انکار کر دیا○ تم فرماؤ: اگر تم لوگ

[1] ...... کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے شہر میں نہریں اور چشمے جاری کر دیئے جائیں تاکہ ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی معیشت بہتر ہو جائے۔ اس پر جواب دیا گیا کہ مال کی فراوانی پر حرص ولالچ اور بخل ختم ہو جانا چاہیے لیکن ان کا معاملہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہو جائیں تو بھی ان کی حرص، لالچ اور بخل ختم نہ ہو گا اور یہ لوگ دوسروں کو نفع پہنچانے کا کوئی کام نہ کریں گے۔

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ	اِذًا	لَّاَمْسَكْتُمْ
میرے رب کی رحمت کے خزانوں (کے)	اس وقت	ضرور تم (انہیں) روک رکھتے

میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۠ ۱۰۰ وَ لَقَدْ

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	قَتُوْرًا ۱۰۰ (1)	وَ	لَقَدْ
خرچ ہو جانے کے ڈر (سے)	اور	ہے	آدمی	بڑا کنجوس	اور	ضرور بیشک

تم (انہیں) روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے ○ اور بیشک

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات اور فرعون کا کلام

اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ

اٰتَیْنَا	مُوْسٰى	تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (2)	فَسْــٴَـلْ	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	اِذْ
ہم نے عطا کیں	موسیٰ (کو)	نو روشن نشانیاں	تو پوچھو	بنی اسرائیل (سے)	جب

ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو، جب

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى

جَآءَهُمْ	فَقَالَ	لَهٗ	فِرْعَوْنُ	اِنِّیْ	لَاَظُنُّكَ	یٰمُوْسٰى
وہ آیا ان کے پاس	تو کہا	اس سے	فرعون (نے)	بیشک میں	ضرور سمجھتا ہوں تجھے	اے موسیٰ

وہ موسیٰ ان کے پاس تشریف لائے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! بیشک میں تو یہ خیال کرتا ہوں

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون کو جواب

مَسْحُوْرًا ۱۰۱ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

مَسْحُوْرًا ۱۰۱	قَالَ	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَاۤ اَنْزَلَ	هٰۤؤُلَآءِ
جادو کا شکار	(موسیٰ نے) فرمایا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں نازل کیا	ان (نشانیوں) کو

کہ تم پر جادو کیا ہوا ہے ○ فرمایا: یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو عبرتیں کرکے

1 ...... یہاں انسان کو اس کی اصل کے اعتبار سے بڑا کنجوس فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو محتاج پیدا کیا گیا ہے اور محتاج لازمی طور پر وہ چیز پسند کرتا ہے جس سے محتاجی کا ضرر اس سے دور ہو جائے اور اس چیز کو اپنی ذات کے لئے روک لیتا ہے جبکہ اس کی سخاوت خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے اسے اپنی تعریف پسند ہوتی ہے یا ثواب ملنے کی امید ہوتی ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے بخیل ہے۔ 2 ...... وہ نو نشانیاں یہ ہیں: (1) عصا، (2) ید بیضا، (3) بولنے میں دقت جو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دور فرما دیا، (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بنناء==

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَۚ وَ اِنِّیْ

اِلَّا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	بَصَآىٕرَ	وَ	اِنِّیْ
مگر	آسمانوں اور زمین کے رب (نے)	آنکھیں کھولنے والیاں	اور	بیشک میں

آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے نازل فرمایا ہے اور اے فرعون! میں

فرعون کا ارادہ اور انجام

لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا (۱۰۲) فَاَرَادَ اَنْ

لَاَظُنُّكَ	یٰفِرْعَوْنُ	مَثْبُوْرًا (۱۰۲)	فَاَرَادَ[1]	اَنْ
ضرور گمان کرتا ہوں تجھے	اے فرعون	ہلاک ہونے والا	تو اس (فرعون) نے چاہا	کہ

یہ گمان کرتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے ○ تو فرعون نے چاہا کہ

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ

یَّسْتَفِزَّهُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	فَاَغْرَقْنٰهُ	وَ	مَنْ
وہ نکال دے ان (بنی اسرائیل) کو	زمین سے	تو ہم نے غرق کردیا اسے	اور	جو

ان (بنی اسرائیل) کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی

مَّعَهٗ جَمِیْعًا (۱۰۳) ۙ وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

مَّعَهٗ	جَمِیْعًا (۱۰۳)	وَّ	قُلْنَا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اس کے ساتھ (تھے)	سب (کو)	اور	ہم نے فرمایا	اس کے بعد	بنی اسرائیل سے

غرق کردیا ○ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اسْكُنُوا	الْاَرْضَ	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ
تم سکونت اختیار کرو	(اس) زمین (میں)	پھر جب	آئے گا	آخرت کا وعدہ

اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا

==(5) طوفان، (6) ٹڈی، (7) گھن، (8) مینڈک، (9) خون۔

[1]...... یعنی فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور اُن کی قوم کو سرزمینِ مصر سے نکال دے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت غرق کردیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور ان کی قوم کو سلامتی عطا فرمائی۔

عظمتِ قرآن اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذمہ داری

جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ

جِئْنَا بِكُمْ	لَفِيْفًا ﴿١٠٤﴾	وَ	بِالْحَقِّ	اَنْزَلْنٰهُ	وَ
ہم لے آئیں گے تمہیں	سمیٹ (کر)	اور	حق کے ساتھ (ہی)	ہم نے اتارا اس (قرآن) کو	اور

تو ہم تم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور

بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ

بِالْحَقِّ	نَزَلَ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	مُبَشِّرًا	وَّ
حق کے ساتھ (ہی)	وہ اترا	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	مگر	خوشخبری دینے والا	اور

حق کے ساتھ ہی یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور

قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیے جانے کی حکمت

نَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ

نَذِيْرًا ﴿١٠٥﴾	وَ	قُرْاٰنًا	فَرَقْنٰهُ	لِتَقْرَاَهٗ
ڈر سنانے والا	اور	قرآن (کو)	ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا اسے	تاکہ تم پڑھو اسے

ڈر سنانے والا ○ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا تاکہ تم اسے

اہلِ کتاب میں سے نیک لوگوں کا طرزِ عمل

عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾ قُلْ

عَلَى النَّاسِ	عَلٰى مُكْثٍ	وَّ	نَزَّلْنٰهُ	تَنْزِيْلًا ﴿١٠٦﴾	قُلْ
لوگوں پر	آہستگی پر (ٹھہر ٹھہر کر)	اور	ہم نے نازل کیا اسے	تھوڑا تھوڑا نازل کرنا	تم کہو

لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا ○ تم فرماؤ:

اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اٰمِنُوْا	بِهٖۤ	اَوْ	لَا تُؤْمِنُوْا	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
(اے لوگو) ایمان لاؤ	اس (قرآن) پر	یا	ایمان نہ لاؤ	بیشک	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

(اے لوگو!) تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے

وقفِ لازم

1 ...... یعنی قرآن شیاطین کے خلط ملط سے محفوظ رہا اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ لہٰذا قرآن کا ایک ایک جملہ، کلمہ اور حرف برحق ہے۔ اس آیت شریفہ کا یہ جملہ "وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" ہر ایک بیماری کے لئے عملِ مجرب ہے، مرض کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذنِ اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ

مِنْ قَبْلِهٖٓ	اِذَا	يُتْلٰى	عَلَيْهِمْ	يَخِرُّوْنَ
اس سے پہلے	جب	(اس کی) تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	(تو) وہ گر پڑتے ہیں

علم دیا گیا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ

لِلْاَذْقَانِ	سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾	وَّ	يَقُوْلُوْنَ	سُبْحٰنَ رَبِّنَآ	اِنْ	كَانَ
ٹھوڑیوں پر (کے بل)	سجدہ (میں)	اور	کہتے ہیں	ہمارا رب پاک ہے	بیشک	تھا

سجدہ میں گر پڑتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

وَعْدُ رَبِّنَا	لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾	وَ	يَخِرُّوْنَ	لِلْاَذْقَانِ
ہمارے رب کا وعدہ	ضرور (پورا) ہونے والا	اور	وہ گرتے ہیں	ٹھوڑیوں پر (کے بل)

ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تھا ○ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل

يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ

يَبْكُوْنَ [1]	وَ	يَزِيْدُهُمْ	خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ [2]	قُلِ
روتے ہوئے	اور	وہ (قرآن) بڑھا دیتا ہے ان کے	دل کا جھکنا	تم کہو

گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دلوں کے جھکنے کو اور بڑھا دیتا ہے ○ تم فرماؤ:

السجدۃ ۴

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ پر ایک اعتراض کا جواب

ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا

ادْعُوا	اللّٰهَ	اَوِ	ادْعُوا	الرَّحْمٰنَ	اَيًّا مَّا تَدْعُوْا [3]
تم پکارو	اللہ (کہہ کر)	یا	پکارو	رحمٰن (کہہ کر)	جس طرح (بھی) تم پکارو

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو

1 ...... قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے اور یونہی رونا اگر اللہ تعالٰی کے خوف سے ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو اللہ تعالٰی کے خوف سے روئے۔ (ترمذی، ۳/۲۳۶، الحدیث: ۱۶۳۹، نسائی، ص۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۵)

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم دل میں نرمی اور خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ نوٹ: یہ آیت ان آیات میں سے ہے جسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

3 ...... ایک رات حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں "یَا اللہُ یَا رَحْمٰن" فرماتے رہے۔ ابو جہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (صَلَّی اللہُ ==

نماز میں قراءت سے متعلق ایک ہدایت

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

فَلَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	وَ	لَا تَجْهَرْ	بِصَلَاتِكَ [1]
تو اسی کے (ہیں)	اچھے نام	اور	تم آواز زیادہ بلند نہ کرو	اپنی نماز میں

سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو

وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

وَ	لَا تُخَافِتْ	بِهَا	وَ	ابْتَغِ	بَیْنَ ذٰلِكَ	سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾
اور	نہ بالکل آہستہ کردو	اس میں	اور	تلاش کرو	اس کے درمیان	راستہ

اور نہ اسے بالکل آہستہ کردو اور دونوں کے درمیان کا راستہ تلاش کرو○

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ

وَ	قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	لَمْ یَتَّخِذْ
اور	تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	اختیار نہیں فرمایا

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے

وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ

وَلَدًا	وَّ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	شَرِیْكٌ	فِی الْمُلْكِ	وَ	لَمْ یَكُنْ
بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	بادشاہی میں	اور	نہیں ہے

بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری کی وجہ سے

لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع

لَّهٗ	وَلِیٌّ	مِّنَ الذُّلِّ	وَ	كَبِّرْهُ	تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾
اس کا	کوئی مددگار	کمزوری کی وجہ سے	اور	تم بڑائی بولو اس کی	بڑائی بولنا

اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی اچھی طرح بڑائی بیان کرو○

ع ۱۲/۱۲

═تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَاللہ)۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

[1]...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو نماز پڑھایا کرتے تو تلاوتِ قرآن کرتے وقت اپنی آواز مبارک بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سنتے تو گستاخانہ کلمات بکتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل═

آیات: 110 — رکوع: 12

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآنِ مجید کے اوصاف اور مقاصد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلٰى عَبْدِهِ (1)	الْكِتٰبَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور

لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ﴿۱﴾ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا

لَمْ یَجْعَلْ	لَّهٗ	عِوَجًا ﴿۱﴾ (2)	قَیِّمًا	لِّیُنْذِرَ	بَاْسًا شَدِیْدًا
نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ	سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ○ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ

مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

مِّنْ لَّدُنْهُ	وَ	یُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ
اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو	عمل کرتے ہیں

اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو

═ فرمائی۔ (بخاری، ۳/ ۲۶۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

(1)...... اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا بندہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی شان اس میں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہا جائے نہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا شروع کر دیا جائے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ (2)...... یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔

مشرکوں کی اندھی تقلید

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ۝۲ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًاۙ۝۳

الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا ۝۲	مّٰكِثِیْنَ	فِیْهِ	اَبَدًا ۝۳
اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	رہنے والے	اس میں	ہمیشہ

خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ۝ جس میں ہمیشہ رہیں گے ۝

وَّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًاۗ۝۴ مَا

وَّ	یُنْذِرَ	الَّذِیْنَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا ۝۴	مَا
اور	وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جو	کہتے ہیں	بنایا ہے	اللہ (نے)	کوئی بچہ	نہیں (ہے)

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ہے ۝ اس بارے میں

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآىٕهِمْؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ (1)	وَّ	لَا	لِاٰبَآىٕهِمْ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً
ان کو	اس کا	کچھ علم	اور	نہ	ان کے باپ دادا کو	وہ بہت بڑی ہے	بات

نہ تو وہ کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا۔ کتنا بڑا بول ہے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۝۵ فَلَعَلَّكَ

تَخْرُجُ	مِنْ اَفْوَاهِهِمْ	اِنْ	یَّقُوْلُوْنَ	اِلَّا	كَذِبًا ۝۵	فَلَعَلَّكَ
(جو) نکلتی ہے	ان کے مونہوں سے	نہیں	وہ کہہ رہے	مگر	جھوٹ	تو شاید تم

جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں ۝ اگر وہ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ

بَاخِعٌ (2)	نَّفْسَكَ	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ	اِنْ	لَّمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٰذَا الْحَدِیْثِ
ختم کردو گے	اپنی جان	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائیں	اس بات پر

اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو

(1)...... مراد یہ ہے کہ علم اس بات کا تقاضا ہی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کوئی اولاد بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بچے کا ہونا فی نفسہٖ محال ہے اور انہوں نے یہ بات ان چیزوں میں غور و فکر کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے کہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ (2)...... اس طرح کی آیات سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جذبۂ تبلیغ، اُمت پر رحمت و شفقت کی انتہا اور رسالت کے حقوق کو انتہائی اعلیٰ طریقے سے ادا کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جن کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ طرزِ عمل حد سے زیادہ برا ہاان کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل =

دنیا کی زینت و آرائش آزمائش ہے

دنیا فانی ہے

اصحابِ کہف کے واقعے کا ابتدائیہ

حفاظتِ ایمان کیلئے اصحابِ کہف کی غار میں پناہ گزینی اور دعا

اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً

اَسَفًا ﴿۶﴾	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِیْنَةً
غم، افسوس (کی وجہ سے)	بیشک	ہم نے بنایا	(ان چیزوں کو) جو	زمین پر (ہیں)	زینت

ختم کردو ○ بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾ وَ

لَّهَا	لِنَبْلُوَهُمْ	اَیُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ﴿۷﴾	وَ
اس (زمین) کے لئے	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	ان میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (میں)	اور

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے ○ اور

اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ اَمْ

اِنَّا	لَجٰعِلُوْنَ	مَا	عَلَیْهَا	صَعِیْدًا جُرُزًا ﴿۸﴾ (1)	اَمْ
بیشک ہم	ضرور بنانے والے (ہیں)	(اسے) جو	اس (زمین) پر (ہے)	خشک مٹی (چٹیل میدان)	کیا

بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے خشک میدان بنادیں گے ○ کیا

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا

حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ (2)	كَانُوْا	مِنْ اٰیٰتِنَا
تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے

عَجَبًا ﴿۹﴾ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ

عَجَبًا ﴿۹﴾	اِذْ	اَوَى	الْفِتْیَةُ	اِلَى الْكَهْفِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَاۤ
ایک عجیب (نشانی)	جب	پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب

ایک عجیب نشانی تھے ○ جب ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب!

=کیا ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس قدر غمزدہ ہو رہے ہیں جس سے جان چلی جانے کا خطرہ ہے۔

1 ......اِس آیت میں دنیا کی ناپائیداری اور قابلِ فنا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت دور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ اس کی فنائیت میں غور کیا جائے، آدمی جتنا اس میں غور کرتا جاتا ہے اتنی ہی دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوتی جاتی ہے۔ 2 ......اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے=

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

اٰتِنَا	مِنْ لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	وَّ	هَیِّئْ	لَنَا	مِنْ اَمْرِنَا
ہمیں عطا فرما	اپنے پاس سے	رحمت	اور	مہیا فرما	ہمارے لئے	ہمارے کام سے (میں)

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب

رَشَدًا ۝۱۰ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ۝۱۱ ثُمَّ

رَشَدًا ۝۱۰	فَضَرَبْنَا	عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ (1)	فِی الْكَهْفِ	سِنِیْنَ عَدَدًا ۝۱۱	ثُمَّ
ہدایت کے اسباب	تو ہم نے تھپکا	ان کے کانوں پر	غار میں	گنتی کے کئی سال	پھر

مہیا فرما ○ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا ○ پھر

اصحابِ کہف پر نیند طاری ہونا

اصحابِ کہف کی بیداری اور اس کا ایک مقصد

بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا

بَعَثْنٰهُمْ	لِنَعْلَمَ	اَیُّ الْحِزْبَیْنِ	اَحْصٰى	لِمَا لَبِثُوْۤا
ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ دیکھیں	دو گروہوں میں سے کس نے	زیادہ یاد رکھی	ان کے ٹھہرنے کی

ہم نے انہیں جگایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست

ع ۲ ۱۲

اَمَدًا ۝۱۲ ع نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ط

اَمَدًا ۝۱۲	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	نَبَاَهُمْ (2)	بِالْحَقِّ
مدت	ہم	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی خبر	حق کے ساتھ

بتاتا ہے ○ ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔

اصحابِ کہف کے حالات

اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ

اِنَّهُمْ	فِتْیَةٌ	اٰمَنُوْا	بِرَبِّهِمْ	وَ	زِدْنٰهُمْ
بیشک وہ	کچھ جوان (تھے)	جو ایمان لائے	اپنے رب پر	اور	ہم نے زیادہ کیا انہیں

بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں

=نام یہ ہیں۔ (1) مکسلمینا، (2) تملیخا، (3) مرطونس، (4) بینونس، (5) ساربنونس، (6) دنوانس، (7) کشفیط طنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔

1 ...... یعنی انہیں ایسی نیند سلا دیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کرسکے۔ اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پیئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کراماتِ اولیاء برحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہو سکتی ہے۔ 2 ...... اصحابِ کہف کے واقعے کی=

هُدًى ﴿١٣﴾ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا

هُدًى ﴿١٣﴾	وَّ	رَبَطْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اِذْ	قَامُوْا
ہدایت (میں)	اور	ہم نے گرہ لگادی	ان کے دلوں پر	جب	وہ کھڑے ہوئے

اضافہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہوگئے

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاْ

فَقَالُوْا[1]	رَبُّنَا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَنْ نَّدْعُوَاْ
پھر انہوں نے کہا	ہمارا رب (وہ ہے جو)	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے

تو کہنے لگے: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلٰهًا	لَّقَدْ	قُلْنَاۤ	اِذًا
اس کے سوا	کسی معبود (کی)	(اگر ایسا کیا تو) ضرور بیشک	ہم نے کہی	اس وقت

کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی

شَطَطًا ﴿١٤﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ

شَطَطًا ﴿١٤﴾	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمُنَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً
حد سے بڑھی ہوئی بات	یہ	ہماری قوم (ہے)	انہوں نے بنالئے	اس کے سوا	معبود

بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،

لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

لَوْ لَا	یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ
کیوں نہیں	وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو

=تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص541 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... اصحابِ کہف نے یہ بات دقیانوس بادشاہ کے سامنے اس وقت کی تھی جب اس نے انہیں اپنے دربار میں بلایا تھا۔

اصحابِ کہف کا باہمی کلام

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا

افْتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	كَذِبًا ﴿۱۵﴾	وَ	اِذِ	اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ (1)	وَ	مَا
بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب	تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی

اللہ پر جھوٹ باندھے؟ ○ اور (آپس میں کہا:) جب تم ان لوگوں سے اور

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا اللّٰهَ	فَاْوٗۤا	اِلَى الْكَهْفِ	يَنْشُرْ	لَكُمْ
وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کر دے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی

غار میں اصحابِ کہف کی ضروریاتِ زندگی اور حفاظت کا غیبی اہتمام

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾	وَ	تَرَى	الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ
آسانی کا سامان	اور	تم دیکھو گے	سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے

مہیا کر دے گا ○ اور اے حبیب! تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ

تَّزٰوَرُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ (2)	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

1 ...... یہاں سے جو کلام ہے یہ ان اصحابِ کہف کا آپس میں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کافر قوم میں نہ رہو بلکہ ان سے جدا ہو جاؤ اور جا کر کہیں کسی گوشہ میں چھپ جاؤ، جہاں ان کے فتنہ سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کریں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ گوشۂ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدگی اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

2 ...... یعنی ان پر سارا دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی۔

تَّقۡرِضُہُمۡ ذَاتَ الشِّمَالِ وَ ہُمۡ فِیۡ فَجۡوَۃٍ

تَّقۡرِضُہُمۡ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	ہُمۡ	فِیۡ فَجۡوَۃٍ
(تو) کترا کر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)

تو ان سے بائیں طرف کترا کر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے

مِّنۡہُ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ فَہُوَ

مِّنۡہُ	ذٰلِکَ	مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ	مَنۡ	یَّہۡدِ	اللّٰہُ	فَہُوَ
اس (غار) سے (کے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی

الۡمُہۡتَدِ ۚ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَنۡ تَجِدَ لَہٗ

الۡمُہۡتَدِ	وَ	مَنۡ	یُّضۡلِلۡ	فَلَنۡ تَجِدَ	لَہٗ
ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے

ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس کیلئے

وَلِیًّا مُّرۡشِدًا ﴿۱۷﴾ وَ تَحۡسَبُہُمۡ اَیۡقَاظًا وَّ ہُمۡ ع ۲ ۵ ۱۴

وَلِیًّا مُّرۡشِدًا ﴿۱۷﴾	وَ	تَحۡسَبُہُمۡ	اَیۡقَاظًا (۱)	وَّ	ہُمۡ
کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کرو گے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ

کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے ۝ اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے حالانکہ وہ

رُقُوۡدٌ ٭ۖ وَّ نُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ٭ۖ وَ

رُقُوۡدٌ	وَّ	نُقَلِّبُہُمۡ	ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
سو رہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

سو رہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

(۱)...... اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم انہیں دیکھو تو تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ دس محرم شریف کو ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تاکہ ایک ہی طرح لیٹے رہنے سے ان کے بدن کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کروٹ بدلتا ہے یعنی جب اصحاب کہف کروٹ بدلتے ہیں تو وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔

اصحابِ کہف کی بیداری اور مدتِ قیام سے متعلق باہمی سوال و جواب

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ

لَوِ	اطَّلَعْتَ	بِالْوَصِیْدِ	ذِرَاعَیْهِ	بَاسِطٌ	كَلْبُهُمْ (1)
اگر	تو جھانک کر دیکھ لے	غار کی چوکھٹ پر	اپنی کلائیاں	پھیلائے ہوئے (ہے)	ان کا کتا

ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر

عَلَیْهِمْ لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

عَلَیْهِمْ	لَوَلَّیْتَ	مِنْهُمْ	فِرَارًا (1)	وَّ	لَمُلِئْتَ	مِنْهُمْ
ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے	بھاگتے ہوئے	اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)

دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے

رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَ كَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا

رُعْبًا ﴿۱۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ	بَعَثْنٰهُمْ	لِیَتَسَآءَلُوْا
ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھر جائے ○ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے

بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا

بَیْنَهُمْ	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوْا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا

حالات پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا:

لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ

لَبِثْنَا	یَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ یَوْمٍ	قَالُوْا	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ
ہم ٹھہرے	ایک دن	یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے

کہ ہم ایک دن رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے

1 ...... علامہ قرطبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاءِ کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کتا اتنا بلند مقام پا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۵/۲۶۹، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخرو ہوں گے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔

بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ

بِمَا	لَبِثْتُمْ	فَابْعَثُوْۤا	اَحَدَكُمْ	بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ[1]
(اس) کو جتنا	تم ٹھہرے	تو تم بھیجو	اپنے میں سے ایک (کو)	اپنی اس چاندی کے ساتھ

جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو یہ چاندی دے کر

اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا

اِلَى الْمَدِیْنَةِ	فَلْیَنْظُرْ	اَیُّهَاۤ	اَزْكٰى	طَعَامًا
شہر کی طرف	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	کون سا	زیادہ عمدہ (ہے)	کھانا

شہر کی طرف بھیجو تا کہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَ

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ	مِّنْهُ	وَلْیَتَلَطَّفْ	وَ
تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا	اسی میں سے	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اور

پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور

لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ

لَا یُشْعِرَنَّ	بِكُمْ	اَحَدًا ﴿۱۹﴾	اِنَّهُمْ	اِنْ	یَّظْهَرُوْا[2]	عَلَیْكُمْ
ہرگز آگاہ نہ کرے	تم پر	کسی ایک (کو)	بیشک وہ	اگر	آگاہ ہو گئے	تم پر

ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ○ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا

یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ

یَرْجُمُوْكُمْ	اَوْ	یُعِیْدُوْكُمْ	فِیْ مِلَّتِهِمْ	وَ
(تو) پتھر ماریں گے تمہیں	یا	پھیر لیں گے تمہیں	اپنے دین میں	اور (اگر ایسا ہوا تو)

تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور

نصف القرآن باعتبار عدد الحروف بانّ التاء بعد الیاء من النصف الاول و اللام الثانیة من النصف الاخیر ۱۲

1 ...... اصحابِ کہف اپنے ساتھ دقیانوسی سکے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھے۔

2 ...... اصحابِ کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر و ستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔

اصحابِ کہف پر مطلع کیے جانے کی حکمت

لَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ

لَنْ تُفْلِحُوْٓا	اِذًا	اَبَدًا ﴿۲۰﴾	وَ	كَذٰلِكَ [1]	اَعْثَرْنَا	عَلَيْهِمْ
تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی	اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کردیا	ان پر

اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ○ اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کردیا

لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا

لِيَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	لَا
تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	نہیں

تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں

رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

رَيْبَ	فِيْهَا	اِذْ	يَتَنَازَعُوْنَ	بَيْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ
کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

اصحابِ کہف کی وفات کے بعد غار کے دہانے پر مسجد کی تعمیر

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ

فَقَالُوْا	ابْنُوْا	عَلَيْهِمْ	بُنْيَانًا	رَبُّهُمْ	اَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ

الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ

الَّذِيْنَ	غَلَبُوْا	عَلٰٓى اَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَيْهِمْ
ان لوگوں نے جو	غالب رہے	اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)

اپنے اس کام میں غالب رہے تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد

1 ...... ارشاد فرمایا کہ جیسے ہم نے اصحابِ کہف کو جگایا تھا اسی طرح ہم نے لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد اصحابِ کہف کے بارے میں مطلع کردیا تاکہ تمام لوگ اور بالخصوص بیدروس بادشاہ کی قوم کے منکرینِ قیامت جان لیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر اصحابِ کہف کی وفات کے بعد ان کے اردگرد عمارت بنانے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو۔ ان کا رب عَزَّوَجَلَّ انہیں خوب جانتا ہے جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی، انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں ==

اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق لوگوں کا اختلاف اور فضول سوالات کی ممانعت

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ (1)	سَیَقُوْلُوْنَ	ثَلٰثَةٌ	رَّابِعُهُمْ	كَلْبُهُمْ	وَ
مسجد	عنقریب لوگ کہیں گے	(وہ) تین (ہیں)	(جبکہ) ان کا چوتھا	ان کا کتا (ہے)	اور

بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے اور

یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ

یَقُوْلُوْنَ	خَمْسَةٌ	سَادِسُهُمْ	كَلْبُهُمْ	رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ
(کچھ) کہیں گے	پانچ (ہیں)	(اور) ان کا چھٹا	ان کا کتا (ہے)	بغیر دیکھے اندازے (ہیں)

کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں

وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْٓ

وَ	یَقُوْلُوْنَ	سَبْعَةٌ	وَّ	ثَامِنُهُمْ	كَلْبُهُمْ	قُلْ	رَّبِّیْٓ
اور	(کچھ) کہیں گے	سات (ہیں)	اور	ان کا آٹھواں	ان کا کتا (ہے)	تم کہو	میرا رب

اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۬ۙ فَلَا تُمَارِ

اَعْلَمُ	بِعِدَّتِهِمْ	مَّا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	قَلِیْلٌ	فَلَا تُمَارِ
خوب جانتا ہے	ان کی تعداد کو	نہیں جانتے انہیں	مگر	تھوڑے (لوگ)	تو تم بحث نہ کرو

ان کی تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں

فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ

فِیْهِمْ	اِلَّا	مِرَآءً ظَاهِرًا	وَّ	لَا تَسْتَفْتِ	فِیْهِمْ
ان کے بارے میں	مگر	جتنی بحث ظاہر (ہو چکی)	اور	تم نہ پوچھو	ان کے بارے میں

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہو چکی ہے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے

=گے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہلُ اللّٰہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔

ع٣ ٥ ١٥

مسلمان اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ

مِّنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَقُوْلَنَّ (1)	لِشَایْءٍ	اِنِّیْ
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں

کچھ نہ پوچھو ○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَ اذْكُرْ

فَاعِلٌ	ذٰلِكَ	غَدًا ﴿۲۳﴾	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	اذْكُرْ
کرنے والا (ہوں)	یہ	کل	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کرلو

کل یہ کرنے والا ہوں ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب

رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ

رَّبَّكَ	اِذَا	نَسِیْتَ (2)	وَ	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّهْدِیَنِ	رَبِّیْ
اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ	دکھادے مجھے	میرا رب

تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

اصحابِ کہف کے غار میں ٹھہرنے کی مدت

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾	وَ	لَبِثُوْا	فِیْ كَهْفِهِمْ	ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ	وَ
اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور

اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

علمِ الٰہی کی شان اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان

ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ

ازْدَادُوْا	تِسْعًا ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثُوْا
انہیں مزید ہوئے	نو (سال)	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے

نو سال زیادہ ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

(1)...... یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں کرلوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ایسا کروں گا، بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کے نہ کہے۔ (2)...... اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (۱) اگر اِنْ شَآءَ اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (2) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کرلو۔

لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْؕ

لَهٗ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَبْصِرْ بِهٖ	وَ	اَسْمِعْ
اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا	اور	کتنا سننے والا (ہے)

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘ وَّ لَا یُشْرِكُ

مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا یُشْرِكُ
نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا

ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں

فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ

فِیْ حُكْمِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۶﴾	وَ	اتْلُ (1)	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ
اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)	اور	تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی گئی ہے	تمہاری طرف

کسی کو شریک نہیں کرتا ○ اور اپنے رب کی کتاب سے

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﵀ وَ لَنْ تَجِدَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	لَنْ تَجِدَ
اپنے رب کی کتاب سے	نہیں	کوئی بدلنے والا	اس کی باتوں کو	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے

اس وحی کی تلاوت کرو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہرگز

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾	وَ	اصْبِرْ (2)	نَفْسَكَ	مَعَ الَّذِیْنَ
اس کے سوا	کوئی پناہ	اور	روک کر رکھو	اپنی جان	ان لوگوں کے ساتھ جو

اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ○ اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو

تلاوتِ قرآن کرتے رہنے کا حکم

نیک لوگوں اور فقراء سے تعلق رکھنے اور ان سے قریب رہنے کا حکم

(1)...... اصحابِ کہف کا واقعہ مکمل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اگرچہ اصحابِ کہف کے واقعے کے اختتام کے طور پر ہے لیکن قرآنِ پاک کے عمومِ الفاظ کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ (2)...... سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے۔ اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لانے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

يَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ	يُرِيْدُوْنَ	وَجْهَهٗ
پکارتے ہیں، عبادت کرتے ہیں	اپنے رب (کی)	صبح اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کی رضا

صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

وَ	لَا تَعْدُ (1)	عَيْنٰكَ	عَنْهُمْ	تُرِيْدُ	زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
اور	نہ پھریں	تمہاری آنکھیں	ان سے	چاہتے ہوئے	دنیوی زندگی کی زینت	اور

اور تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ کر اوروں پر نہ پڑیں اور

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ

لَا تُطِعْ	مَنْ	اَغْفَلْنَا	قَلْبَهٗ	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ	اتَّبَعَ
بات نہ مان	(اس کی) جو	ہم نے غافل کردیا	اس کے دل (کو)	اپنی یاد سے	اور	وہ پیچھے چلا

اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے

هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ

هَوٰىهُ	وَ	كَانَ	اَمْرُهٗ	فُرُطًا ﴿۲۸﴾	وَ	قُلِ	الْحَقُّ
اپنی خواہش (کے)	اور	ہے	اس کا کام	حد سے گزرا ہوا	اور	تم کہہ دو	حق

پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا ○ اور تم فرما دو کہ حق

مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ	شَآءَ	فَلْيُؤْمِنْ	وَّ	مَنْ	شَآءَ
تمہارے رب کی طرف سے (ہے)	تو جو	چاہے	تو وہ ایمان لائے	اور	جو	چاہے

تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

متکبر کفار کو تنبیہ

الثلثة

1 ...... اس حکم میں قیامت تک کے مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ غافلوں، متکبروں، ریاکاروں، دنیاداروں کی نہ مانا کریں اور ان کے مال و دولت پر نظریں نہ جمائیں بلکہ مخلص، صالح، غرباء و مساکین کے ساتھ تعلق رکھیں اور ان ہی کی اطاعت کیا کریں۔ دنیا کی محبت میں گرفتار مالداروں کی بات ماننا دین کو برباد کردیتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ مال اور مالدار فی نفسہٖ نہ برے ہیں اور نہ اچھے بلکہ مال کا غلط استعمال اور ایسے مالدار برے ہیں اور چونکہ مالدار عموماً نفس پرستی میں پڑ جاتے ہیں اسی لئے ان کی مذمت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

فَلْیَكْفُرْ	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلظّٰلِمِیْنَ(1)	نَارًا	اَحَاطَ	بِهِمْ
تو وہ کفر کرے	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	ظالموں کے لیے	آگ	گھیر لیں گی	ان کو

کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں

سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا

سُرَادِقُهَا	وَ	اِنْ	یَّسْتَغِیْثُوْا	یُغَاثُوْا
اس کی دیواریں	اور	اگر	وہ (پانی کی) فریاد کریں گے	(تو) ان کی فریاد پوری کی جائے گی

انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

بِمَآءٍ	كَالْمُهْلِ	یَشْوِی	الْوُجُوْهَ
(اس) پانی کے ساتھ	(جو) پگھلائے ہوئے تانبے جیسا (ہوگا)	وہ بھون دے گا	(ان کے) چہرے

پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔

باعمل مسلمانوں کو بشارت

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بِئْسَ	الشَّرَابُ	وَ	سَآءَتْ	مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کیا ہی برا	پینا (ہے)	اور	کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اِنَّا	لَا نُضِیْعُ	اَجْرَ	مَنْ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	بیشک	ہم ضائع نہیں کرتے	(اس کا) ثواب	جو

نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو

(1)......اس آیتِ مبارکہ میں ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے ورنہ یاد رکھے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

اَحۡسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ ج اُولٰٓئِکَ لَهُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ

اَحۡسَنَ	عَمَلًا ﴿۳۰﴾	اُولٰٓئِکَ	لَهُمۡ	جَنّٰتُ عَدۡنٍ	تَجۡرِیۡ
اچھا (ہو)	عمل (میں)	یہ لوگ	ان کے لیے	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں

اچھے عمل کرنے والے ہوں ○ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے

مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ

مِنۡ تَحۡتِهِمُ	الۡاَنۡهٰرُ	یُحَلَّوۡنَ	فِیۡهَا	مِنۡ اَسَاوِرَ
ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں	کنگن

نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن

مِنۡ ذَهَبٍ وَّیَلۡبَسُوۡنَ ثِیَابًا خُضۡرًا مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ

مِنۡ ذَهَبٍ	وَّ	یَلۡبَسُوۡنَ	ثِیَابًا خُضۡرًا	مِّنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ[1]
سونے سے (کے)	اور	وہ پہنیں گے	سبز کپڑے	باریک ریشم اور موٹے ریشم سے (کے)

پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے

مُّتَّکِـِٕیۡنَ فِیۡهَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ ؕ نِعۡمَ الثَّوَابُ ؕ وَ

مُّتَّکِـِٕیۡنَ	فِیۡهَا	عَلَی الۡاَرَآئِکِ	نِعۡمَ	الثَّوَابُ	وَ
تکیے لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	تختوں پر	کیا ہی اچھا (ہے)	ثواب	اور

وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور

ع ۴ ۱٦

ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا حال

حَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾ ع وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَیۡنِ جَعَلۡنَا

حَسُنَتۡ	مُرۡتَفَقًا ﴿۳۱﴾	وَ	اضۡرِبۡ[2]	لَهُمۡ	مَّثَلًا	رَّجُلَیۡنِ	جَعَلۡنَا
وہ کیا ہی اچھی ہے	آرام کی جگہ	اور	بیان کرو	ان سے	حال	دو مردوں (کا)	ہم نے بنائے

جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے ○ اور ان کے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے

1 ...... ریشمی لباس اور سونے چاندی کے کنگن جنتی لباس ہیں، دنیا میں عورتوں کیلئے حلال اور مردوں کیلئے حرام ہیں۔ ریشم کے لباس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص564 کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو آدمیوں کا یعنی ایک مسلمان اور ایک کافر کا حال بیان کیا ہے اور کافر و مومن دونوں کو دعوتِ فکر دی ہے کہ اس واقعے میں غور کر کے اپنا اپنا انجام سمجھیں۔

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا

لِاَحَدِهِمَا	جَنَّتَیْنِ	مِنْ اَعْنَابٍ	وَّ	حَفَفْنٰهُمَا
ان دونوں میں سے ایک کے لئے	دو باغ	انگوروں سے (کے)	اور	ہم نے ڈھانپ دیا انہیں

ایک آدمی کیلئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے اور ان دونوں باغوں کو

بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ

بِنَخْلٍ	وَّ	جَعَلْنَا	بَیْنَهُمَا	زَرْعًا ﴿۳۲﴾ (1)	كِلْتَا	الْجَنَّتَیْنِ	اٰتَتْ
کھجوروں سے	اور	بنادی	ان کے درمیان	کھیتی	دونوں	باغوں (نے)	دیدیئے

کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی بنادی ○ دونوں باغوں نے اپنے اپنے پھل

اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْــٴًـا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا

اُكُلَهَا	وَ	لَمْ تَظْلِمْ	مِّنْهُ	شَیْــٴًـا	وَّ	فَجَّرْنَا	خِلٰلَهُمَا
اپنے پھل	اور	کمی نہ کی	اس سے	کچھ	اور	ہم نے جاری کردی	ان دونوں کے بیچ

دیدیئے اور اس میں کچھ کمی نہ کی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے ایک نہر

نَهَرًا ﴿۳۳﴾ ۙ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

[illegible]

نَهَرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَانَ	لَهٗ	ثَمَرٌ (2)	فَقَالَ	لِصَاحِبِهٖ	وَ	هُوَ
ایک نہر	اور	تھے	اس کے پاس	پھل	تو اس نے کہا	اپنے ساتھی سے	اور	وہ

جاری کردی ○ اور اس آدمی کے پاس پھل تھے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ

یُحَاوِرُهٗۤ (3)	اَنَا	اَكْثَرُ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	اَعَزُّ
فخریہ باتیں کرتا رہتا تھا اس سے	(کہ) میں	زیادہ ہوں	تجھ سے	مال (میں)	اور	زیادہ طاقتور ہوں

اس سے فخر و غرور کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ (اس سے کہا) میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے

1 ...... آس پاس سبز باغ ہو اور بیچ میں ہرا ابھرا کھیت ہو تو دیکھنے میں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اس سے مالک اپنی تمام ضروریات پوری کرلیتا ہے، کھیت سے غذا اور باغ سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔

2 ...... یعنی اس باغ والے کافر آدمی کے پاس باغ کے علاوہ اور بھی بہت سامال واسباب جیسے سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کا مال تھا۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نعمتوں پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور مومن کو ذلیل جاننا کفار کا کام ہے۔

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ

نَفَرًا ﴿۳۴﴾	وَ	دَخَلَ [1]	جَنَّتَهٗ	وَ	هُوَ	ظَالِمٌ
افراد (کے اعتبار سے)	اور	وہ داخل ہوا	اپنے باغ (میں)	اور (حالانکہ)	وہ	ظلم کرنے والا (تھا)

زیادہ طاقتور ہوں ○ اور وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر

لِّنَفْسِهٖۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ

لِّنَفْسِهٖ	قَالَ	مَاۤ اَظُنُّ	اَنْ	تَبِیْدَ	هٰذِهٖۤ	اَبَدًا ﴿۳۵﴾	وَّ
اپنی جان پر	اس نے کہا	میں گمان نہیں کرتا	کہ	فنا ہوگا	یہ (باغ)	کبھی	اور

ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہوگا ○ اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىٕمَةًۙ وَّ لَىٕنْ رُّدِدْتُّ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآىٕمَةً	وَّ	لَىٕنْ	رُّدِدْتُّ
میں گمان نہیں کرتا	(کہ) قیامت	قائم ہونے والی (ہے)	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

اِلٰى رَبِّیْ	لَاَجِدَنَّ	خَیْرًا مِّنْهَا	مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ [2]	قَالَ
میرے رب کی طرف	(تو) ضرور میں پالوں گا	اس (باغ) سے بہتر	پلٹنے کی جگہ	کہا

لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پالوں گا ○ اس کے ساتھی نے

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ

لَهٗ	صَاحِبُهٗ	وَ	هُوَ	یُحَاوِرُهٗۤ	اَكَفَرْتَ
اس سے	اس کے ساتھی (نے)	اور	وہ	فخریہ باتوں کا جواب دے رہا تھا اسے	کیا تو نے کفر کیا

اس کی فخر و غرور کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے ساتھ

غریب مومن کا مالدار کافر کی فخریہ باتوں کا جواب

1 ...... یہاں سے اس کافر کی غافلانہ باتوں کی ابتداء ہوتی ہے چنانچہ وہ باغات کا مالک مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے کر باغ میں گیا، وہاں اسے فخریہ طور پر ہر طرف لے کر پھرا اور مسلمان کو ہر ہر چیز دکھائی اور پھر باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو گا یعنی ساری عمر مجھے پھل دیتا رہے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کر کے جنت کی آس لگانا کافروں کا شیوہ ہے، جَو کاشت کر کے گندم کاٹنے کی امید نہیں رکھنی چاہیے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں مال ملنے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت سمجھنا کفار کا کام ہے۔

غریب مومن کی مالدار کافر کو تفہیم و نصیحت

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

بِالَّذِیْ	خَلَقَكَ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ
(اس کے) ساتھ جس نے	پیدا کیا تجھے	مٹی سے	پھر	منی سے	پھر

کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر

سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

سَوّٰىكَ	رَجُلًا ﴿۳۷﴾	لٰكِنَّا۠	هُوَ	اللّٰهُ	رَبِّیْ	وَ
بالکل صحیح بنادیا تجھے	مرد	لیکن	(میں یہی کہتا ہوں) وہ	اللہ (ہی)	میرا رب (ہے)	اور

تجھے بالکل صحیح مرد بنادیا ○ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۳۸﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اِذْ	دَخَلْتَ
میں شریک نہیں کرتا	اپنے رب کا	کسی ایک (کو)	اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تو داخل ہوا

میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ○ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

جَنَّتَكَ	قُلْتَ [1]	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	لَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
اپنے باغ (میں)	(تو) تو کہتا	جو	چاہا	اللہ (نے)	نہیں	کوئی قوت	مگر	اللہ کی مدد سے

اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰی رَبِّیْۤ

اِنْ	تَرَنِ اَنَا	اَقَلَّ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۳۹﴾	فَعَسٰی	رَبِّیْۤ
اگر	تو دیکھ رہا ہے مجھے	کم	اپنے سے	مال	اور	اولاد (میں)	تو قریب ہے	میرا رب

اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے ○ تو قریب ہے کہ میرا رب

1 ...... مسلمان نے اس کافر کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ تو اس سارے باغ اور اسباب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و نعمت کا معترف ہوتا اور اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اُس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے اور چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ یہاں سے مسلمان اور کافر کا فرق واضح ہوا کہ کافر اپنے مال و دولت اور کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے جبکہ مسلمان اپنی ہر کامیابی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باغ کی تباہی اور مالدار کافر کی ندامت

اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا

اَنْ	یُّؤْتِیَنِ	خَیْرًا	مِّنْ جَنَّتِكَ	وَ	یُرْسِلَ	عَلَیْهَا
کہ	عطا فرمادے مجھے	بہتر	تیرے باغ سے	اور	بھیج دے	(تیرے) اس (باغ) پر

مجھے تیرے باغ سے بہتر عطا فرمادے اور تیرے باغ پر

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ یُصْبِحَ مَآؤُهَا

حُسْبَانًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَتُصْبِحَ	صَعِیْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾	اَوْ	یُصْبِحَ	مَآؤُهَا
بجلیاں	آسمان سے	تو وہ ہو کر رہ جائے	چٹیل میدان	یا	ہو جائے	اس کا پانی

آسمان سے بجلیاں گرادے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ○ یا اس باغ کا پانی

غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیْطَ

غَوْرًا	فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ	لَهٗ	طَلَبًا ﴿۴۱﴾	وَ	اُحِیْطَ (1)
دھنسا ہوا	پھر تو ہرگز طاقت نہ رکھے	اس کو	تلاش کرنے (کی)	اور	گھیر لیا گیا

زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ○ اور اس کے پھل

بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ

بِثَمَرِهٖ	فَاَصْبَحَ	یُقَلِّبُ	كَفَّیْهِ	عَلٰى	مَاۤ	اَنْفَقَ
اس کے پھلوں کو	تو وہ رہ گیا	پلٹتا ہوا (ملتا ہوا)	اپنی ہتھیلیاں	(اس) پر	جو	اس نے خرچ کیا

گھیر لیے گئے تو وہ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا جو اس باغ میں

فِیْهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

فِیْهَا	وَ	هِیَ	خَاوِیَةٌ	عَلٰى عُرُوْشِهَا	وَ	یَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
اس (باغ) میں	اور	وہ (باغ)	گرا ہوا تھا	اپنی چھتوں (چھپروں) پر	اور	مالک کہہ رہا تھا	اے کاش

خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور وہ مالک کہہ رہا ہے، اے کاش!

1 ...... ارشاد فرمایا کہ اس کافر کے باغ پر عذاب آگیا اور باغ کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر ہر طرح کے مال و اسباب پھل ہلاکت میں گھیر لئے گئے اور باغ بالکل ویران ہو گیا تو وہ حسرت کے ساتھ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتارہ گیا جو اس نے باغ کی دیکھ بھال میں خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر گیا، پھر اس حال کو پہنچ کر اسے مومن کی نصیحت یاد آئی اور وہ سمجھا کہ یہ اُس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے اور اس وقت وہ کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

مالدار کافر کی بے بسی

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

لَمْ اُشْرِكْ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۴۲﴾	وَ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
میں نے شریک نہ کیا ہوتا	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)	اور	نہ تھی	اس کے پاس

میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا ○ اور اس کے پاس کوئی جماعت

فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ

فِئَةٌ	یَّنْصُرُوْنَهٗ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾
کوئی جماعت	جو مدد کرتی اس کی	اللہ کے سامنے	اور	وہ نہیں تھا	بدلہ لینے کے قابل

نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا ○

مالدار کافر اور غریب مومن کے واقعہ سے حاصل ہونے والا سبق

هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا

هُنَالِكَ(1)	الْوَلَایَةُ	لِلّٰهِ الْحَقِّ	هُوَ	خَیْرٌ	ثَوَابًا
یہیں (سے پتہ چلتا ہے کہ)	تمام اختیار	سچے اللہ کا (ہے)	وہی	سب سے بہتر	ثواب دینے والا

یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے بہتر ثواب دینے والا

دنیاوی زندگی کے ناپائیدار ہونے کی ایک مثال

ع ۱۷ ۵

وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

وَّ	خَیْرٌ	عُقْبًا ﴿۴۴﴾	وَ	اضْرِبْ	لَهُمْ	مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا(2)
اور	سب سے بہتر	انجام عطا کرنے والا	اور	بیان کرو	ان سے	(کہ) دنیاوی زندگی کی مثال

اور سب سے اچھا انجام عطا فرمانے والا ہے ○ اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهٖ
(اس) پانی کی طرح (ہے)	جسے ہم نے اتارا	آسمان سے	تو گھنا ہو کر نکلا	اس کے سبب

جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ

1 ...... یہاں اس واقعے کا سبق بیان فرمایا گیا ہے کہ یہاں پتہ چلتا ہے اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہیں۔ وہی چاہے تو پھلوں سے لدے ہوئے باغات عطا فرمادے اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں سب کچھ تہس نہس کر دے۔

2 ...... اس آیت میں دنیاوی زندگی کے قابلِ فنا ہونے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فانی دنیا پر شیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں۔

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

نَبَاتُ الْاَرْضِ	فَاَصْبَحَ	هَشِیْمًا	تَذْرُوْهُ	الرِّیٰحُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
زمین کا سبزہ	پھر وہ ہو گیا	سوکھی گھاس	جسے اڑاتی ہیں	ہوائیں	اور	ہے	اللہ

گھنا ہو کر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ

مال و اولاد اور نیک اعمال کی حقیقت

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾	اَلْمَالُ	وَ	الْبَنُوْنَ	زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا [1]	وَ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	مال	اور	بیٹے	دنیاوی زندگی کی رونق (ہیں)	اور

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور

الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

الْبٰقِیٰتُ	الصّٰلِحٰتُ [2]	خَیْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ
باقی رہنے والی	اچھی باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (میں)	اور

باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور

قیامت قائم ہوتے وقت کے ہولناک مناظر

خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ

خَیْرٌ	اَمَلًا ﴿۴۶﴾	وَ	یَوْمَ [3]	نُسَیِّرُ	الْجِبَالَ	وَ
زیادہ اچھی (ہیں)	امید (کے اعتبار سے)	اور	(جس) دن	ہم چلائیں گے	پہاڑوں (کو)	اور

امید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور

تَرَی الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ

تَرَی	الْاَرْضَ	بَارِزَةً	وَّ	حَشَرْنٰهُمْ	فَلَمْ نُغَادِرْ
تم دیکھو گے	زمین (کو)	صاف کھلی ہوئی	اور	ہم اٹھائیں گے لوگوں کو	تو ہم نہیں چھوڑیں گے

تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے (جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہوگا) اور ہم لوگوں کو اٹھائیں گے تو ان میں سے

1 ...... مال اور اولاد فی نفسہٖ تو اگرچہ دنیا ہیں لیکن یہی دو چیزیں آخرت کیلئے عظیم زادِ راہ بھی بن سکتی ہیں کیونکہ اگر مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا اور خصوصاً کوئی صدقۂ جاریہ کا کام کیا تو یہی مال نجات کا ذریعہ بنے گا اور یونہی اگر اولاد کی اچھی تربیت کی اور نیکی کے راستے پر لگایا تو ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے ساتھ اولاد کی دعائیں بھی ملتی رہیں گی۔ 2 ...... ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں، تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ 3 ...... دنیا کی فنائیت اور اسبابِ دنیا کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اب قیامت کی ہولناکی کا بیان کیا جارہا ہے۔

قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی

مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّاؕ

صَفًّا	عَلٰى رَبِّكَ	عُرِضُوْا	وَ	اَحَدًا ﴿۴۷﴾	مِنْهُمْ
صف باندھے	تیرے رب پر (کے حضور)	انہیں پیش کیا جائے گا	اور	کسی ایک (کو)	ان میں سے

کسی کو نہ چھوڑیں گے ○ اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے پیش کیے جائیں گے،

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ بَلْ

بَلْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	خَلَقْنٰكُمْ	كَمَا	جِئْتُمُوْنَا	لَقَدْ
بلکہ	پہلی بار	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جیسے	تم آئے ہمارے پاس	ضرور بیشک

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ

نامۂ اعمال ملنے کے بعد مجرموں کا حال

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ

وَ	مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾	لَكُمْ	اَلَّنْ نَّجْعَلَ	زَعَمْتُمْ
اور	کوئی وعدے کا وقت	تمہارے لیے	کہ ہم ہرگز نہیں رکھیں گے	تم نے گمان کیا تھا

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے ○ اور

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا

مِمَّا	مُشْفِقِيْنَ	الْمُجْرِمِيْنَ	فَتَرَى	الْكِتٰبُ	وُضِعَ[1]
(اس) سے جو	ڈر رہے ہوں گے	مجرموں (کو)	تو تم دیکھو گے	اعمال نامہ	رکھا جائے گا

نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہوگا

فِيْهِ وَ يَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ	يٰوَيْلَتَنَا	يَقُوْلُوْنَ	وَ	فِيْهِ
اس اعمال نامے کو کیا ہے	ہائے ہماری خرابی	کہیں گے	اور	اس میں (لکھا ہوگا)

اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ

1 ...... یہاں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جنتی اور جہنمی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کہ ہر بندے کا نامۂ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامۂ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہوگی وہ دہشت انگیز ہوگی کہ وہ نامۂ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامۂ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہوگا تو وہ نامۂ اعمال میں درج ہوگا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَ

لَا يُغَادِرُ	صَغِيْرَةً	وَّ	لَا	كَبِيْرَةً	اِلَّآ	اَحْصٰىهَا	وَ
اس نے نہیں چھوڑا	کوئی چھوٹا گناہ	اور	نہ	بڑا گناہ	مگر	گھیر اہوا ہے اسے	اور

اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیر اہوا ہے اور

وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ

وَجَدُوْا	مَا	عَمِلُوْا	حَاضِرًا(1)	وَ	لَا يَظْلِمُ	رَبُّكَ
وہ پائیں گے	جو	انہوں نے عمل کئے	(اپنے) سامنے موجود	اور	ظلم نہیں کرے گا	تیرا رب

لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

ع ۵ ۱۸

اَحَدًا ﴿۴۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا(2)	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا
کسی ایک (پر)	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

ظلم نہیں کرے گا ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان اور اس کی پیروی سے بچنے کی تاکید

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ

اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	كَانَ	مِنَ الْجِنِّ	فَفَسَقَ	عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ
سوائے	ابلیس (کے)	وہ تھا	جنوں میں سے	تو وہ نکل گیا	اپنے رب کے حکم سے

سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ	وَ	ذُرِّيَّتَهٗ	اَوْلِيَآءَ	مِنْ دُوْنِيْ	وَ	هُمْ
تو کیا تم بناتے ہو اسے	اور	اس کی اولاد (کو)	دوست	میرے سوا	اور (حالانکہ)	وہ

تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ

(1)...... اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ (2)...... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان کیا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جس طرح وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرکے مردود ہوا، تم اس طرح نہ کرنا اور اس کی اطاعت و اتباع سے بچتے رہنا۔

اشیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات منفرد و یگانہ ہے

لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۟ مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ

مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ	بَدَلًا ۟	لِلظّٰلِمِیْنَ	بِئْسَ	عَدُوٌّ	لَكُمْ
میں نے حاضر نہیں رکھا تھا انہیں	بدلہ	ظالموں کے لئے	کیا ہی برا (ہے)	دشمن (ہیں)	تمہارے

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○ نہ میں نے انہیں

خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪ وَ مَا كُنْتُ

مَا كُنْتُ	وَ	خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ (1)	لَا	وَ	خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
میں نہیں ہوں	اور	ان کی ذاتوں کو بناتے (وقت)	نہ	اور	آسمانوں اور زمین کو بناتے (وقت)

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میں

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا ۟ وَ یَوْمَ یَقُوْلُ نَادُوْا

نَادُوْا	یَقُوْلُ	یَوْمَ	وَ	عَضُدًا ۟	الْمُضِلِّیْنَ	مُتَّخِذَ
پکارو	اللہ فرمائے گا	(جس) دن	اور	مددگار	گمراہوں (کو)	بنانے والا

گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں ○ اور یاد کرو جس دن اللہ فرمائے گا:

شُرَكَآءِیَ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ

فَدَعَوْهُمْ	زَعَمْتُمْ	الَّذِیْنَ	شُرَكَآءِیَ
تو وہ پکاریں گے انہیں	تم نے (میرا شریک) گمان کیا	جنہیں	میرے شریکوں (کو)

میرے ان شریکوں کو پکارو جنہیں تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ وَ جَعَلْنَا بَیْنَهُمْ مَّوْبِقًا ۟

مَّوْبِقًا ۟ (2)	بَیْنَهُمْ	جَعَلْنَا	وَ	لَهُمْ	فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا
ایک ہلاکت کا میدان	ان کے درمیان	ہم بنا دیں گے	اور	ان کو	تو وہ جواب نہیں دیں گے

تو وہ شریک انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان بنا دیں گے ○

1 ...... مراد یہ ہے کہ اشیاء کو پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات منفرد اور یگانہ ہے۔ نہ اس کا کوئی شریکِ عمل ہے، نہ کوئی مشیر کار، پھر اس کے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

2 ...... "مَوْبِق" دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا اس سے مراد مطلقاً ہلاکت کی جگہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ مَوْبِق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (خازن، الکہف، تحت الآیۃ: ۵۲، ۳/۲۱۵، مدارک، الکہف، تحت الآیۃ: ۵۲، ص۶۵۵، ملتقطاً)

جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

وَ	رَاَ	الْمُجْرِمُوْنَ	النَّارَ[1]	فَظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ
اور	دیکھیں گے	مجرم	(جہنم کی) آگ (کو)	تو یقین کرلیں گے	کہ وہ

اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ

مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ۟۵۳ ع

مُّوَاقِعُوْهَا	وَ	لَمْ یَجِدُوْا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ۟۵۳
اس میں گرنے والے (ہیں)	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	پھرنے کی کوئی جگہ

اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے ○

ع ۱۹

نصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے طرح طرح سے بیان کی	اس قرآن میں	لوگوں کے لیے

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	اَكْثَرَ شَیْءٍ
ہر (قسم کی) مثال	اور	ہے	آدمی	ہر چیز سے زیادہ

طرح طرح سے بیان فرمائی اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر

کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ

جَدَلًا ۟۵۴ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ

جَدَلًا ۟۵۴[2]	وَ	مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْٓا	اِذْ
جھگڑنے (میں)	اور	نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب

جھگڑالو ہے ○ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انہیں

1 ...... یعنی جب مجرموں کو جہنم کی طرف چلایا جائے گا تو وہ جہنم کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے کیونکہ جہنم ہر طرف سے انہیں گھیر لے گی۔ 2 ...... یہ آیت اگرچہ بطورِ خاص نضر بن حارث نامی کافر یا اُبی بن خلف کافر کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تمام کفار داخل ہیں جو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے آگے سے صرف بحث و مباحثہ ہی کرتے ہیں اور اس آیت کے عموم میں تمام لوگ ہی داخل ہیں کیونکہ یہ انسان کی عمومی عادت ہے کہ وہ فوراً بات کو تسلیم نہیں کرتا اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو بلکہ بحث و مباحثہ کرتا ہے۔

رسولوں کا منصب اور کفار کا طرزِ عمل

جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ يَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

جَآءَهُمُ	الْهُدٰى	وَ	يَسْتَغْفِرُوْا	رَبَّهُمْ
آگئی ان کے پاس	ہدایت	اور	(اس سے کہ) وہ مغفرت مانگیں	اپنے رب (سے)

ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے کس چیز نے روکا

اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِيَهُمْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ (1)	اَوْ	يَاْتِيَهُمُ
مگر	(اس بات نے) کہ	آجائے ان پر	پہلے لوگوں کا طریقہ	یا	آجائے ان پر

سوائے اس کے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

الْعَذَابُ	قُبُلًا ﴿۵۵﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِيْنَ	اِلَّا
عذاب	بہت سی قسموں (کا)	اور	ہم نہیں بھیجتے	رسولوں (کو)	مگر

بہت سی قسموں کا عذاب آجائے ۝ اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ وَ يُجَادِلُ الَّذِيْنَ

مُبَشِّرِيْنَ	وَ	مُنْذِرِيْنَ	وَ	يُجَادِلُ	الَّذِيْنَ
خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (بناکر)	اور	جھگڑا کرتے ہیں	وہ لوگ جنھوں نے

اور ڈر کی خبریں سنانے والے بناکر ہی بھیجتے ہیں اور کافر باطل باتوں کے ذریعے

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

كَفَرُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِيُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
کفر کیا	باطل کے ساتھ	تاکہ وہ مٹادیں	اس کے ذریعے	حق (بات کو)

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق بات کو مٹادیں

1 ...... یہ کلام اس انداز میں ہے جیسے کوئی شخص سمجھانے کے باوجود بار بار غلط حرکتیں کرتا رہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ جناب کو صرف جوتوں کی ضرورت ہے۔ مراد یہ ہوتا ہے کہ اب تمہارا علاج یہی ہے۔ یہی بات کفار سے کہی گئی کہ ہدایت کی تعلیم آجانے کے بعد اب انہیں ایمان لانے اور استغفار کرنے سے صرف اسی بات نے روکا ہوا ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں جیسا عذاب آئے۔

قرآنی نصیحتوں سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم ہے

وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وَ اتَّخَذُوْۤا	اٰیٰتِیْ	وَ	مَاۤ	اُنْذِرُوْا
اور انہوں نے بنالیا	میری آیتوں، نشانیوں (کو)	اور	جس (سے)	انہیں ڈرایا گیا

اور انہوں نے میری نشانیوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

هُزُوًا ﴿۵۶﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ [1]	مِمَّنْ	ذُكِّرَ
مذاق	اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے

بنالیا○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	فَاَعْرَضَ	عَنْهَا	وَ	نَسِیَ
اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	تو وہ منہ پھیر لے	ان سے	اور	بھول جائے

نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان اعمال کو بھول جائے

کفر پر ڈٹے رہنے والوں کا انجام

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

مَا	قَدَّمَتْ	یَدٰهُ	اِنَّا	جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(ان اعمال کو) جو	آگے بھیجے	اس کے ہاتھوں (نے)	بیشک	ہم نے کر دیئے ہیں	ان کے دلوں پر

جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

اَكِنَّةً	اَنْ	یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا
غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھ سکیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں	بوجھ (رکھ دیئے ہیں)

غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں

[1] ...... ارشاد فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام قرآنِ مجید کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان آیات میں سوچ بچار اور غور و فکر نہ کرے اور کفر وغیرہ ان اعمال کے انجام کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حق کو سن نہ سکیں اور اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے کیونکہ ان کی قسمت میں ہی کفر کرنا لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہلت کا بیان

وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا

وَ	اِنْ	تَدْعُهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا[1]	اِذًا
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے	اس وقت

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت

اَبَدًا ۝۵۷ وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ

اَبَدًا ۝۵۷	وَ	رَبُّكَ	الْغَفُوْرُ	ذُو الرَّحْمَةِ	لَوْ	یُؤَاخِذُهُمْ
کبھی بھی	اور	تمہارا رب	بخشنے والا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ پکڑ لیتا انہیں

نہ پائیں گے ○ اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

بِمَا	كَسَبُوْا	لَعَجَّلَ	لَهُمُ	الْعَذَابَ[2]
(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا، اعمال کئے	(تو) ضرور جلد بھیج دیتا	ان پر	عذاب

ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ

بَلْ	لَّهُمْ	مَّوْعِدٌ	لَّنْ یَّجِدُوْا
بلکہ	ان کے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)	وہ ہرگز نہ پائیں گے

بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت ہے جس کے سامنے

سابقہ قوموں کے انجام کا بیان

دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝۵۸ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

مِنْ دُوْنِهٖ	مَوْىِٕلًا ۝۵۸	وَ	تِلْكَ	الْقُرٰۤى	اَهْلَكْنٰهُمْ
اس کے سامنے	کوئی پناہ	اور	یہ	بستیاں	ہم نے ہلاک کردیا ان (کے باشندوں) کو

کوئی پناہ نہ پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے اسباب اگرچہ مکمل طور پر جمع ہوں اس کے باوجود لوگ ان سے اس وقت تک ہدایت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایمان لاسکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی عنایت شاملِ حال نہ ہو۔

2 ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن اور کافر دونوں کو عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کا رزق منقطع کر کے ان کا مؤاخذہ نہیں فرماتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن کے ساتھ اور دائمی عذاب کافر کے ساتھ خاص ہے۔

ع ۸ ۲۰

لَمَّا ظَلَمُوْا وَ جَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۵۹ ع

لَمَّا	ظَلَمُوْا	وَ	جَعَلْنَا	لِمَهْلِكِهِمْ	مَّوْعِدًا ۵۹
جب	انہوں نے ظلم کیا	اور	ہم نے کررکھا تھا	ان کی ہلاکت کے لئے	وعدے کا وقت

جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کیلئے ایک وعدہ کررکھا تھا○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم سیکھنے کے لئے سفر

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ

وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى (1)	لِفَتٰىهُ	لَاۤ اَبْرَحُ
اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنے جوان (خادم) سے	میں نہ ٹھہروں گا

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: میں مسلسل سفر میں رہوں گا

حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ

حَتّٰۤى	اَبْلُغَ	مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ	اَوْ	اَمْضِيَ
یہاں تک کہ	پہنچ جاؤں	دوسمندروں کے ملنے کی جگہ	یا	چلتا رہوں گا

جب تک دوسمندروں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں

مردہ مچھلی کا زندہ ہونا اور خادم کو یہ بات یاد نہ رہنا

حُقُبًا ۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا

حُقُبًا ۶۰	فَلَمَّا	بَلَغَا	مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا	نَسِيَا
مدتوں	پھر جب	وہ دونوں پہنچے	ان (سمندروں) کے درمیان ملنے کی جگہ	(تو) بھول گئے

چلتا رہوں گا○ پھر جب وہ دونوں دوسمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی

حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۶۱

حُوْتَهُمَا	فَاتَّخَذَ	سَبِيْلَهٗ	فِي الْبَحْرِ	سَرَبًا ۶۱
اپنی مچھلی	تو اس (مچھلی) نے بنالیا	اپنا راستہ	سمندر میں	سرنگ (کی طرح)

بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا○

(1)...... اس رکوع سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس علم سیکھنے کے لئے جانے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیت میں ”موسیٰ“ سے مشہور پیغمبر اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات اور کثیر معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادم کا نام حضرت یوشع بن نون ہے۔ اس واقعے سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص589 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خادم سے ناشتہ طلب فرمانا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

فَلَمَّا	جَاوَزَا	قَالَ	لِفَتٰىهُ	اٰتِنَا
پھر جب	وہ (وہاں سے) گزر گئے	(تو) موسیٰ نے کہا	اپنے جوان (خادم) سے	دو ہمیں

پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا

غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا

غَدَآءَنَا	لَقَدْ	لَقِیْنَا	مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
ہمارا صبح کا کھانا	ضرور بیشک	ہمیں سامنا ہوا	اپنے اس سفر سے

لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا

نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ

نَصَبًا ﴿٦٢﴾ [1]	قَالَ	اَرَءَیْتَ	اِذْ	اَوَیْنَاۤ
بڑی مشقت (کا)	اس نے عرض کی	بھلا دیکھئے	جب	ہم نے (آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا

سامنا ہوا ہے ○ خادم نے عرض کی: سنئے! جب ہم نے اس چٹان کے پاس (آرام کیلئے)

مچھلی کا واقعہ بھول جانے پر خادم کی معذرت

اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ٘ وَ

اِلَى الصَّخْرَةِ	فَاِنِّیْ	نَسِیْتُ	الْحُوْتَ	وَ
چٹان کے پاس	تو بیشک میں	بھول گیا	مچھلی (کے بارے بتانا)	اور

ٹھکانہ بنایا تھا تو بیشک میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ	اِلَّا	الشَّیْطٰنُ	اَنْ	اَذْكُرَهٗ
نہیں بھلایا مجھے اس کو	مگر	شیطان (نے)	کہ	میں ذکر کروں اس کا

مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب تک مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن نہ پہنچے تھے تب تک انہیں تھکن اور بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی اور جب وہ منزلِ مقصود سے آگے بڑھ گئے تو تھکن اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ وہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں۔

وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ﳓ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

وَ	اتَّخَذَ	سَبِیْلَهٗ	فِی الْبَحْرِ	عَجَبًا ﴿۶۳﴾
اور	اس (مچھلی) نے بنایا	اپنا راستہ	سمندر میں	بڑا عجیب

اور (ہوا یہ ہے کہ) مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بڑا عجیب بنایا ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور واپسی

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ﳓ فَارْتَدَّا

قَالَ	ذٰلِكَ	مَا	كُنَّا نَبْغِ	فَارْتَدَّا
موسیٰ نے فرمایا	یہی	(وہ ہے) جو	ہم چاہتے تھے	تو وہ دونوں واپس لوٹے

موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات اور آپ کی شان

عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ۙ فَوَجَدَا عَبْدًا

عَلٰۤی اٰثَارِهِمَا	قَصَصًا ﴿۶۴﴾	فَوَجَدَا	عَبْدًا[1]
اپنے قدموں کے نشانات پر	پیروی کرتے ہوئے	تو انہوں نے پایا	ایک بندہ

دیکھتے واپس لوٹ گئے ○ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

مِّنْ عِبَادِنَاۤ	اٰتَیْنٰهُ	رَحْمَةً[2]	مِّنْ عِنْدِنَا	وَ
ہمارے بندوں میں سے	ہم نے عطا کی اسے	رحمت	اپنے پاس سے	اور

ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی اور

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان باہمی رفاقت کا معاہدہ

عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ

عَلَّمْنٰهُ	مِنْ لَّدُنَّا	عِلْمًا ﴿۶۵﴾	قَالَ	لَهٗ
ہم نے سکھایا اسے	اپنے پاس سے	علم	کہا	اس سے

اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا ○ اس سے موسیٰ نے

1 ...... یہ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ آپ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (یعنی ابو العباس بلیا بن ملکان) یاد رکھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ (صاوی، الکہف، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/۱۲۰۷)

2 ...... اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۲۸/۶۱۰)

مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰۤی اَنْ تُعَلِّمَنِ

مُوْسٰی	هَلْ	اَتَّبِعُكَ	عَلٰۤی	اَنْ	تُعَلِّمَنِ (1)
موسیٰ (نے)	کیا	میں پیروی کروں تمہاری	(اس شرط) پر	کہ	تم سکھادو مجھے

کہا: کیا اس شرط پر میں تمہارے ساتھ رہوں کہ تم مجھے وہ درست بات

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ اِنَّكَ

مِمَّا	عُلِّمْتَ	رُشْدًا ﴿۶۶﴾	قَالَ	اِنَّكَ
(اس میں) سے جو	تمہیں سکھائی گئی ہے	نیک بات	کہا	بیشک تم

سکھادو جو تمہیں سکھائی گئی ہے ○ جواب دیا: آپ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَ كَیْفَ

لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۶۷﴾ (2)	وَ	كَیْفَ
ہرگز طاقت نہ رکھو گے	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)	اور	کس طرح

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○ اور آپ

تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

تَصْبِرُ	عَلٰى	مَا	لَمْ تُحِطْ	بِهٖ	خُبْرًا ﴿۶۸﴾
تم صبر کرو گے	(اس بات) پر	جو	تم نے احاطہ نہیں کیا	اس کا	علم (سے)

اس بات پر کس طرح صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ○

قَالَ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

قَالَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	صَابِرًا	وَّ
موسیٰ نے کہا	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا	اللہ (نے)	صبر کرنے والا	اور

موسیٰ نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ عاجزی اور ادب سے پیش آئے۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع کام دیکھنا پڑیں گے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ ممنوع کام دیکھ کر صبر کر سکیں۔

ع ۹ / ۲۱

کشتی توڑنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اعتراض

حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

لَاۤ اَعْصِیْ	لَكَ	اَمْرًا ﴿۶۹﴾	قَالَ	فَاِنِ
میں خلاف ورزی نہیں کروں گا	تمہارے	کسی حکم (کی)	اس نے کہا	تو اگر

میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا ○ کہا، تو اگر

اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی

اتَّبَعْتَنِیْ (1)	فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ	عَنْ شَیْءٍ	حَتّٰۤی
تمہیں پیروی کرنی ہے میری	تو تم سوال نہ کرنا مجھ سے	کسی چیز کے بارے	یہاں تک کہ

آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانْطَلَقَا وقفة حَتّٰۤی اِذَا

اُحْدِثَ	لَكَ	مِنْهُ	ذِكْرًا ﴿۷۰﴾	فَانْطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا
میں خود کر دوں	تم سے	اس سے (کا)	ذکر	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب

میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کر دوں ○ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب

رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا

رَكِبَا	فِی السَّفِیْنَةِ	خَرَقَهَا	قَالَ	اَخَرَقْتَهَا
وہ سوار ہوئے	کشتی میں	(تو) اس بندے نے چیر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تم نے چیرا ہے اسے

کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی کو چیر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے اسے اس لیے چیر دیا

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ

لِتُغْرِقَ	اَهْلَهَا	لَقَدْ	جِئْتَ	شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾	قَالَ
تاکہ تم غرق کر دو	اس کشتی والوں (کو)	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت برا کام	اس نے کہا

تاکہ کشتی والوں کو غرق کر دو، بیشک یہ تم نے بہت برا کام کیا ○ کہا:

1 ......یعنی حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو آپ میرے کسی ایسے عمل کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا جو آپ کی نظر میں ناپسندیدہ ہو جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کر دوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مرید کے آداب میں سے ہے کہ وہ اپنے استاد اور پیر کے افعال پر تاحدِ رخصتِ شرع زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمادیں۔

اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

اَلَمْ اَقُلْ	اِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۷۲﴾
کیا میں نے نہ کہا تھا	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہیں رکھے گا	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)

کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معذرت

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ

قَالَ	لَا تُؤَاخِذْنِیْ	بِمَا	نَسِیْتُ	وَ	لَا تُرْهِقْنِیْ
موسیٰ نے کہا	تم مواخذہ نہ کرو میرا	(اس) پر جو	میں بھول گیا	اور	نہ ڈالو مجھے

موسیٰ نے کہا: میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کرو اور مجھے میرے کام کی طرف سے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا

مِنْ اَمْرِیْ	عُسْرًا ﴿۷۳﴾	فَانْطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا	لَقِیَا
میرے کام کی طرف سے	مشکل (میں)	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب	انہیں ملا

مشکل میں نہ ڈالو ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب انہیں

غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ

غُلٰمًا [1]	فَقَتَلَهٗ	قَالَ	اَقَتَلْتَ	نَفْسًا زَكِیَّةً
ایک لڑکا	تو اس بندے نے قتل کردیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تو نے قتل کردیا	ایک پاکیزہ جان (کو)

ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر

بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

بِغَیْرِ نَفْسٍ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَیْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
کسی جان کے بدلے کے بغیر	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت ناپسندیدہ کام

ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا۔ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے ○

1 ...... یعنی کشتی سے اتر کر وہ دونوں چلے اور ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ وہاں انہیں ایک لڑکا ملا جو کافی خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پھر نہ رہا گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا کو قتل کر دیا؟ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے۔

عنوانات

یادداشت

(دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرما لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آرہی ہیں۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net